ربوہ ص ۴۳

# ماہنامہ تحریک جدید

سالنامہ

صلح ۱۳۵۳

جنوری ۱۹۷۴

ایڈیٹر نسیم سیفی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز یورپ میں

وقت کا تقاضہ...
انتھک محنت!

ہم سب کو انتھک محنت سے اپنی مشکلات پر قابو پانا ہے اور اپنے ملک کی تعمیرِ نو کیلئے ٹھوس بنیادیں استوار کرنا ہیں۔ آیئے ہم ایک ہو جائیں، محنت کریں، سادگی اپنائیں، کفایت شعار بنیں، پیداوار بڑھائیں، برآمدات کو فروغ دیں ـــــ اور اپنے ملک کو مستحکم بنانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

راہِ ترقی میں پیش پیش **یو بی ایل** یونائیٹڈ بینک لمیٹڈ

اسٹریٹیجک بینک

MBL.S.7.193.7LUG

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

# ماہنامہ تحریکِ جدید ربوہ

صلح ۱۳۵۳ھ ش

(جنوری ۱۹۷۴ء)

## سالنامہ

ایڈیٹر

## نسیم سیفی

سالانہ چندہ ——— ۲ روپے

فی پرچہ ——— ۲۰ پیسے

قیمت پرچہ ھذا اچھاس پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# ترتیب


- اسلام کا احیاء (اداریہ) صـ۲
- دورۂ یورپ حضور ایدہ اللہ ۵
- مقامِ خلافت اور اس کی عظمت و اہمیت ۹
- حضرت المصلح الموعود رضؓ کے متعلق تاثرات ۱۶
- منزلِ مقصود (نظم) ۴۶
- دُرِّ ثمیں " ۴۷
- امریکہ میں تبلیغِ اسلام ۴۸
- اشتہارات ۵۰



پبلشر :- عبداللطیف خان

پرنٹر :- سید عبدالحی

مطبع :- ضیاء الاسلام پریس ربوہ

مقامِ اشاعت :- دفتر ماہنامہ تحریکِ جدید

دفاتر تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

تاریخ اشاعت :- ہر ماہ کی دس تاریخ

فون نمبر :- ۶۷۸

رجسٹرڈ نمبر ایل :- ۶۷۶

کتابت :- حمید الدین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۱ | ماہنامہ تحریکِ جدید ربوہ | شمارہ ۱

صلح ۱۳۵۳ھ ش

(جنوری ۱۹۷۴ء)

ادارہ

# اسلام کا احیاء

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کا مقصد احیاءِ اسلام تھا۔ اور احیاءِ اسلام کی اوّلین شرط یہ ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کی رضاء کے ماتحت زندگی بسر کریں اور اپنے ہر قول اور اپنے ہر فعل کو اللہ تعالیٰ کے احکام کے ساتھ وابستہ کر دیں۔ ہر وہ شخص جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی منادی سُنکر حضور پر ایمان لاتا ہے اس کا یہ فرض قرار پاتا ہے کہ وہ خود بھی اسلامی زندگی بسر کرے اور دوسرے بھائیوں کو بھی — دنیا بھر کے انسانوں کو — اس راہ پر لگانے کی بھرپور کوشش کرے۔

اس مقصد کے حصول کے لئے اور ہر احمدی کو اس مقصد کے حصول کی مساعی میں شریک کرنے کے لئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے تحریکِ جدید کا آغاز فرمایا۔ اور اگرچہ شروع میں یہی معلوم ہوتا تھا کہ یہ تحریک ایک محدود وقت — تین سال — کے لئے ہے لیکن وقت اور وقت کی ضرورت نے یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچا دی کہ یہ تحریک کسی صورت میں بھی محدود نہیں ہو سکتی۔ یہ زندگی کی وسعتوں کی طرح وسیع ہے اور قیامت تک کے عرصہ کے لئے ممتد ہے۔

حضور رضی اللہ عنہ نے جب اس تحریک کا آغاز فرمایا تھا تو شروع ہی میں بتا دیا تھا کہ :-

"تحریکِ جدید دراصل اسلام کے احیاء کا نام ہے"

اور

"تحریکِ جدید کا کام ان مستقل تحریکات میں سے ہے جس میں حصّہ لینے والے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے مستحق ہوں گے جس طرح بدر کی جنگ میں شامل ہونیوالے صحابہؓ اللہ تعالیٰ کے خاص فضلوں کے مورد ہوں گے"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چونکہ احیاءِ اسلام کا کام اب قیامت تک جاری رہے گا اِس لئے تحریکِ جدید بھی انشاء اللہ قیامت تک جاری رہے گی۔ اور یہ بھی ضروری ہے کہ جماعت کا ہر فرد اس میں شمولیت کرے۔ حضورؓ فرماتے ہیں:۔

"گو اِس تحریک میں شامل ہونا اختیاری ہوگا مگر جو شخص شامل ہونے کی اہلیت رکھنے کے باوجود اِس خیال کے ماتحت شامل نہیں ہوگا کہ خلیفہ نے شمولیت کو اختیاری قرار دیا ہے وہ مرنے سے پہلے اِس دنیا میں یا مرنے کے بعد اگلے جہان میں پکڑا جائے گا"

حضور کا یہ ارشاد کس قدر واضح ہے کہ درحقیقت جماعت کے ہر فرد کو اِس تحریک میں حصّہ لینا چاہیئے۔ مزید وضاحت کے لئے حضورؓ نے فرمایا:۔

"تمام لوگوں تک پہنچنے کے لئے ہمیں آدمیوں کی ضرورت ہے، ہمیں عزم و استقلال کی ضرورت ہے ہمیں دعاؤں کی ضرورت ہے جو خدا تعالیٰ کے عرش کو ہلا دیں۔ اور انہیں چیزوں کے مجموعے کا نام تحریکِ جدید ہے"

چونکہ عزم و استقلال کی ضرورت ہے اِس لئے حضورؓ نے فرمایا:۔

"میرا منشاء یہ ہے کہ دوستوں کے اندر استقلال پیدا کروں چاہے اِس کے لئے مجھے ان کے گلوں میں جھولیاں ڈالنی پڑیں اور بھیک منگوانی پڑے۔ اب مَیں ان کے اندر وہ حالت پیدا کرنی چاہتا ہوں کہ ان کی شکل سے ظاہر ہو کہ یہ اللہ تعالیٰ کے دَر کے فقیر ہیں"

تحریکِ جدید کی کامیابی کے سلسلہ میں حضورؓ نے جماعت کو رات دن ایک کر کے کام کرنے کی تلقین فرمائی حضورؓ نے فرمایا:۔

"مَیں جماعت کو پھر توجہ دلاتا ہوں کہ تحریکِ جدید تمہیں اس وقت تک کامیاب نہیں کر سکتی جبتک رات دن ایک کر کے کام نہ کرو۔ اپنی راتوں اور دنوں پر قبضہ نہ کر لو۔ اور ایسی عادت نہ ڈال لو کہ جس کام کو اختیار کرو ایسی طرح کرو کہ جس طرح ہمارے ملک میں کہتے ہیں "تخت یا تختہ" جب تک، یہ روح پیدا نہ ہو، جب تک کوئی شخص اپنے آپ کو فنا کرنے کے لئے تیار نہ ہو اس وقت تک

کامیابی حاصل نہیں ہو سکتی۔"

نہ صرف رات دن ایک کر کے بلکہ حضورؓ نے یہ بھی تلقین فرمائی کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"یاد رکھو کہ قربانی وہی ہے جو موت تک کی جاتی ہے۔ پس جو آخر تک ثابت قدم رہتا ہے وہی ثواب بھی پاتا ہے۔"

درمیان میں قربانی کو چھوڑ دینے سے پہلے کی گئی قربانی بھی بیکار ثابت ہوتی ہے۔ اور بشاشت نہ ہو تو قربانی بے فائدہ ہو جاتی ہے۔ حضورؓ نے اس سلسلہ میں فرمایا:۔

"اگر کوئی شخص سالہا سال سے قربانیاں کر رہا ہے مگر اس کے اندر بشاشتِ ایمان پیدا نہیں ہوتی تو اس کی رُوح کو اس کی قربانیوں کا کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا۔"

قربانی کی اہلیت پیدا کرنے کے لئے حضورؓ نے فرمایا:۔

"پس جہاں تحریکِ جدید کی غرض جماعت کے اندر سادہ زندگی کی رُوح پیدا کرنا اور اسلامی تمدن کا صحیح شعور پیدا کرنا ہے وہاں تحریکِ جدید کی ایک اہم ترین غرض یہ بھی ہے کہ سب قوموں کو تنور کے پاس لا کر بٹھا دیا جائے تاکہ ضرورت پر اُس میں سے ایسے لوگ پیدا ہوتے جائیں جو حکم ملتے ہی اس تنور میں کُود جائیں اور اپنی جان کو سلسلہ اور اسلام کے لئے قربان کر دیں۔ اگر سب لوگ تنور کے اردگرد نہیں بیٹھیں گے تو چند لوگ بھی تنور کے اندر کُودنے کے لئے میسّر نہیں آ سکیں گے۔"

چونکہ اِس قربانی کی اہلیت پیدا کرنے کے لئے تبلیغ اور تعلیم و تربیت کی اشد ضرورت ہے اِس لئے حضورؓ نے تبلیغ اور تعلیم و تربیت کے لوازمات کا بھی ذکر فرمایا۔ حضورؓ نے اِس بات کو یوں بیان فرمایا:۔

"تبلیغ اور تعلیم و تربیت دو نہایت ہی اہم کام ہیں اور انہی دونوں کاموں کو تحریکِ جدید میں مدِّ نظر رکھا گیا ہے۔ تعلیم و تربیت کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے سادہ غذا، سادہ لباس، خود ہاتھ سے کام کرنا، سینما کا ترک، غریبوں کی امداد، بورڈنگ تحریکِ جدید اور ورثہ وغیرہ تجویز کئے گئے ہیں اور یہ تمام باتیں ایسی ہیں کہ جن کو کسی وقت بھی ترک نہیں کیا جا سکتا۔ بعض تو موجودہ صورت میں ہی ہر وقت قابلِ عمل رہیں گی اور انہیں کسی صورت میں بھی چھوڑا نہیں جا سکتا۔"

چونکہ یہ ساری تحریک اسلام کے احیاء کے لئے تھی اِس لئے تمام مطالبات بھی اسی قسم کے تھے جو اس مقصد کے حصول میں ممد ہوں۔ تمام مطالبات کا خلاصہ حضورؓ نے یوں بیان فرمایا:۔

"اِن مطالبات کا خلاصہ چار باتیں ہیں۔ اوّل جماعت کے افراد میں عملی زندگی پیدا کرنا خصوصاً نوجوانوں کے اندر بیداری اور عملی جوش پیدا کرنا۔ دوسرے جماعتی کاموں کی بنیاد (باقی صفحہ ۸ پر)

مرتبہ: ابوالاقبال

# حالیہ دورۂ یورپ کے دوران

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

# کا

# اخبارات کے نمائندوں سے مختلف مواقع پر خطاب

---

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے انگلستان پہنچتے ہی لندن ائرپورٹ پر پریس کے نمائندگان سے مختصر سا خطاب فرمایا اور انہیں بتایا کہ حضور کے اِس دورے کا اصل مقصد یہ ہے کہ جماعت کے دوستوں سے ملاقات ہو۔ نیز حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے حاضرین کی توجہ اِس طرف مبذول کروائی کہ عنقریب ان پر بہت بھاری ذمہ داریاں پڑنے والی ہیں ان کے لئے تمام احباب کو تیار رہنا چاہیئے۔ اِس سلسلہ میں حضور نے اِس امر پر زور دیا کہ انسانیت کو تباہی سے بچانے کے لئے اتحاد کی ضرورت ہے جب تک تمام لوگ متحد ہو کر اخلاص کے ساتھ یہ کوشش نہیں کرینگے کہ انسانیت کو تباہی کے گڑھے میں نہ گرنے دیا جائے اس وقت تک یہ نہیں کہا جا سکتا کہ دنیا کا مستقبل محفوظ ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اوّل تو ان لوگوں کو ہی مسائل حل کرنے چاہئیں جو اِس وقت برسرِ اقتدار ہیں یا رہنمائی کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں لیکن اگر انہوں نے ایسا نہ کیا تو نئی نسل کو یقیناً ایسا کرنا پڑے گا اور اِس طرح انکی ذمہ داری اور بھی بڑھ جائے گی۔ حضور نے نوجوانوں کو یہ نصیحت فرمائی کہ انہیں مشاہدے کی عادت ڈالنی چاہیئے اور مسائل کے متعلق غور کرنے اور کسی نتیجہ پر پہنچنے کی صلاحیت پیدا کرنی چاہیئے۔

۲۷ جولائی کو نماز جمعہ کے بعد حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ایک اخبار یارک پوسٹ اینڈ آرگس کے نمائندے کو شرفِ ملاقات عطا کیا۔ اِس ملاقات کے دوران حضور نے فرمایا کہ ایک دینی رہنما کے لئے ضروری ہے کہ اس میں پیش بینی بھی ہو اور دُور رسی بھی۔ چنانچہ حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے ان دونوں باتوں کا ملکہ عطا فرمایا ہے۔ چیئرمین ماؤزے تنگ کے نظریات کے متعلق بات کرتے ہوئے

حضور نے فرمایا کہ مَیں نے یہ اندازہ لگایا ہے کہ چیئرمین ماؤ انسانی اعمال میں باہم تضاد کا قائل نہیں ہے اور درحقیقت قرآن کریم کے مطالعہ سے بھی یہی پتہ چلتا ہے کہ انسان کو راہِ راست پر رہنے کے لئے اپنے اعمال میں سے تضاد کو دُور کرنا لازمی ہے۔ اِس موقع پر حضور نے مسلمانوں کی موجودہ حالت پر افسوس کا اظہار فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تو تمام علوم کا سرچشمہ ان کے ہاتھ میں دیا تھا — یعنی قرآن کریم — لیکن وہ اس سے مُنہ موڑ کر دیگر مختلف جانب دیکھنے لگے۔ حضور نے فرمایا مَیں ایک عاجز انسان ہوں لیکن میری طاقت کا اصل راز دعائیں ہیں مَیں تو دعا کے بغیر ایک قدم بھی نہیں چلتا۔

نیز حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ میری زندگی کا اصل مشن قرآن کریم کی وسیع سے وسیع تر اشاعت ہے۔ مَیں چاہتا ہوں کہ ہر شخص کے ہاتھ میں اللہ تعالیٰ کی یہ کتاب پہنچے اور دنیا ایک نہایت وسیع پیمانے پر اس سے فائدہ اُٹھائے۔ کتنے افسوس کی بات ہے کہ مسیح ناصریؑ کی تعلیم محدود ہونے کے باوجود اس کی کثرت سے اشاعت کی جاتی ہے اور قرآن کریم جو ایک بیش بہا خزانہ ہے اس کی طرف مسلمانوں کو پوری توجہ نہیں ہے۔ حضور نے اپنی تعلیم القرآن سکیم کا بھی ذکر فرمایا کہ اس کے ذریعہ سب سے پہلے قرآن کریم کا پڑھنا اور پھر ترجمہ اور اس کے بعد تفسیر سکھانا مقصود ہے۔

۲۰ اگست کو حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سیلون اوکس کے مقام پر ایک ہارس شو (HORSE SHOW) دیکھنے تشریف لے گئے۔ شو کے بعد حضور ایک ایسے اخباری نمائندے سے ملے جو کچھ عرصہ لاہور میں رہ چکے تھے اور کسی حد تک اُردو میں بات کر سکتے تھے۔ ان سے اور ان کے ایک اَور ساتھی صحافی سے بات کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ اُس انگلستان میں جس میں حضور نے تعلیم حاصل کی تھی اور آج کے انگلستان میں بہت فرق ہے اور یہ فرق انگلستان کو تنزّل کی طرف لے گیا ہے۔ اب لوگوں میں اعتماد اور یقین مفقود ہو چکا ہے اور عام طور پر یہ احساس پایا جاتا ہے کہ منزل نامعلوم ہے اور راستہ تاریک۔ حضور کی یہ بات سُنکر مسٹر مارٹن پیٹرک (جو لاہور میں رہ چکے ہیں) کہنے لگے "غالباً اِسی لئے مادیت کا زور بڑھتا چلا جا رہا ہے۔"

۲۳ اگست کو جرمنی میں ٹیلیویژن کے کارکنوں نے حضور کی تصاویر اُتاریں اور انٹرویو لیا۔ اِس انٹرویو کے دَوران حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا "مَیں تو ایک عاجز انسان ہوں اور مَیں تمام ایسی باتوں سے نفرت کرتا ہوں جن میں تصنّع کا رنگ پایا جاتا ہو البتہ مَیں ہر شخص سے محبت کرتا ہوں چاہے مَیں اسے جانتا ہوں یا نہ جانتا ہوں۔ آپ میری تصویر تو بے شک لیں لیکن اِس کا صرف اور صرف یہ مقصد ہونا چاہیئے کہ اِس تصویر کے ذریعہ آپ میرا پیغام یعنی اسلام کا پیغام لوگوں تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ میری مسکراہٹ اس یقین کا نتیجہ ہے جو مجھے اپنے پیدا

Digitized by Khilafat Library Rabwah.

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کرنیوالے کی ہستی اور اس کی طاقتوں پر ہے۔ مجھے اِس بات پر بھی یقین ہے کہ وہ وقت آنیوالا ہے جب جرمن لوگوں کا مذہب اسلام ہوگا۔"

حضور نے مزید فرمایا کہ مذہب (اسلام) اور سائنس میں کسی قسم کا تضاد نہیں پایا جاتا۔ اور یہ بھی اِس بات کی دلیل ہے کہ عنقریب اسلام کو دنیا قبول کرلے گی اور اس کی برکات سے بہرہ اندوز ہونے لگے گی۔ مَیں یہ نہیں کہتا کہ ضرور آپ ہی ۔۔ لیکن اگر آپ نہیں تو آپ کے بچے یعنی آج سے دوسری نسل حلقہ بگوشِ اسلام ہو جائے گی۔ آج سے ایک عرصہ قبل مَیں نے خواب میں دیکھا تھا کہ جرمن لوگوں کے دلوں پر کلمہ طیبہ ۔۔ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ۔۔ لکھا ہوا ہے۔ مَیں سمجھتا ہوں کہ اس خواب کا یہی مطلب ہے کہ آپ لوگ جلد مسلمان ہو جائینگے۔"

(یہ حضور کے الفاظ کا خلاصہ ہے)

اسی روز شام کے وقت ایک پریس کانفرنس بھی منعقد کی گئی۔ اس کانفرنس کے دوران حضور نے فرمایا کہ احمدیت اور عیسائیت میں وہی فرق ہے جو اسلام اور عیسائیت میں فرق ہے۔ ہم یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام ایک نبی تھے لیکن ان کے خدا یا خدا کا بیٹا ہونے سے انکار کرتے ہیں۔

حضور نے مزید فرمایا کہ دنیا میں روحانی انقلاب بھی برپا ہوتے رہے ہیں اور مادی انقلاب بھی۔ ان تمام انقلابات میں سے سب سے بڑا انقلاب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ دنیا میں برپا ہوا اِس انقلاب کو درجہ بدرجہ آگے بڑھا کر اللہ تعالےٰ ہمارے زمانہ تک لے آیا ہے اور اب اسلام کے ساری دنیا میں مؤثر طریق پر پھیل جانے کا وقت آگیا ہے۔ چونکہ یہ سب سے بڑا انقلاب ہے اور اِس میں تمام انسانی ضروریات اور متوقع ترقیات کو مدِّ نظر رکھا گیا ہے اِس لئے اِس کے بعد مزید کسی انقلاب کی ضرورت نہیں۔ گذشتہ چودہ سو سال میں ہر مقامی ضرورت کو مقامی مجدّدین کے ذریعہ پورا کیا جاتا رہا ہے اب عالمگیر طور پر تمام ضروریات کو پورا کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا گیا ہے حضور قیامت تک کے لئے مجدّد ہیں۔

جب حضور سے جماعت کی کارکردگی کے متعلق پوچھا گیا تو حضور نے فرمایا کہ ہماری جماعت نہایت اخلاص کے ساتھ چندے دیتی ہے ۔۔ لازمی چندے بھی اور طوعی چندے بھی ۔۔ اور اللہ تعالیٰ اِن رقوم میں بے انتہاء برکت ڈالتا ہے چنانچہ ہمارے تمام کام پورے ہوتے چلے جاتے ہیں۔ دنیاداروں کا روپیہ گھٹتا ہے لیکن ہمارا روپیہ بڑھتا ہے۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ہر پیسے کو بابرکت بنا دیتا ہے۔

ترقی کے اسلامی اصولوں پر گفتگو کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ اسلامی نظام میں ہر شخص کو موقع دیا جائے گا کہ وہ اپنے قویٰ (جسمانی اور ذہنی) کو پوری طرح نشوونما دے اور ان سے پورا پورا فائدہ اُٹھائے۔ جب ایک عورت نے سوال کیا کہ کیا عورتوں کو

بھی یہ مواقع بہم پہنچائے جائیں گے تو حضور نے فرمایا کہ
مَیں نے جب تمام انسانوں کا ذکر کیا ہے اور عورتیں
انسانوں ہی میں شامل ہیں تو یقیناً عورتوں کو بھی
مردوں کی طرح پورا پورا موقع دیا جائے گا۔

پریس کانفرنس کے بعد چائے کے موقع پر دیگر
اصحاب سے بھی اسلامی مسائل کے متعلق نہایت دلچسپ
گفتگو ہوئی۔

۲۵ر اگست کو سوئٹزرلینڈ میں ایک پریس کانفرنس
منعقد کی گئی اس موقع پر حضور نے جماعت کی تعداد
اور کارکردگی کو نہایت واضح الفاظ میں بیان فرمایا اور
یہ بھی بتایا کہ جہاں ہمارے مشن اس وقت موجود نہیں
ہیں وہاں مشن کا نہ ہونا ہماری کسی کوتاہی کی وجہ سے
نہیں ہے بلکہ اس کی اصل وجہ یہ ہے کہ مقامی طور
پر وہاں مشن کھولنے کی اجازت نہیں ہے۔ مثال
کے طور پر اشتراکی ممالک۔ اِس سلسلہ میں حضور نے
اشتراکیت کے متعلق بھی اپنے خیالات کا اظہار
فرمایا۔

اِس دلچسپ سوال کے جواب میں کہ آپ کی
جماعت اور حکومتِ پاکستان کے کیا تعلقات ہیں
حضور نے فرمایا کہ ہماری جماعت کے پاکستان
کی حکومت سے وہی تعلقات ہیں، جو ایک اچھے
شہری کے اپنی حکومت کے ساتھ ہونے
چاہئیں۔

---

# اکرادیہ (بقیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بجائے مالی بوجھ کے ذاتی قربانیوں پر
زیادہ رکھنا۔ تیسرے جماعت میں ایک
ایسا فنڈ تحریکِ جدید کا قائم کر دینا
جس کے نتیجہ میں تبلیغ کے کام میں مالی
پریشانیاں روک پیدا نہ کریں۔ چوتھے
جماعت کو تبلیغی کاموں کی طرف پہلے
سے زیادہ توجہ دلانا۔"

ہم نے تحریکِ جدید کے متعلق حضرت مصلح موعود
رضی اللہ عنہ کے اپنے الفاظ میں بعض ضروری باتیں
آپ کے سامنے رکھ دی ہیں۔ اب آپ ان پر غور کریں
کہ آپ کس حد تک اِن باتوں پر عمل پیرا ہیں اور
کیا آپ جس قدر عمل کرتے ہیں اسی قدر بلکہ اس سے
زیادہ نتائج نکلتے ہیں یا نہیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو نہایت بشاشت کے
ساتھ قربانیاں پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور
ہماری اِن حقیر قربانیوں کو اسلام کے احیاء کے
عوامل میں شامل کرتے ہوئے ہمیں زندگی کے آخری
دم تک اِس راہ پر گامزن رہنے کی سعادت نصیب
کرے۔

اٰمین اللّٰھمّ اٰمین

---

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# مقامِ خلافت اور اسکی عظمت و اہمیّت

## حضرت مسیح موعود علیہ السّلام و خلفاءِ سلسلہ احمدیہ کے بصیرت افروز ارشادات

### ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

رسُولوں کے وجود کو ظلّی طور پر قائم رکھنے کا آسمانی نظام :-

"چونکہ کسی انسان کے لئے دائمی طور پر بقا نہیں لہذا خدا تعالیٰ نے ارادہ کیا کہ رسولوں کے وجود کو جو تمام دنیا کے وجودوں سے اشرف و اولیٰ ہیں ظلّی طور پر ہمیشہ کے لئے تا قیامت قائم رکھے۔ سو اسی غرض سے خدا تعالیٰ نے خلافت کو تجویز کیا تا دنیا کبھی اور کسی زمانہ میں برکاتِ رسالت سے محروم نہ رہے۔"

(شہادۃ القرآن ص۵۸)

طوفانِ حوادث سے حفاظت کا ذریعہ

"جب کوئی رسول یا مشائخ وفات پاتے ہیں تو دنیا پر ایک زلزلہ آجاتا ہے اور وہ ایک بہت ہی خطرناک وقت ہوتا ہے مگر خدا کسی خلیفہ کے ذریعہ اس کو ہٹاتا ہے اور پھر گویا اس امر کا از سرِ نَو اس خلیفہ کے ذریعہ اصلاح و استحکام ہوتا ہے۔"

(الحکم ۱۴ اپریل ۱۹۰۸ء)

جماعتِ احمدیہ میں خلافت کے آسمانی نظام کے قیام کی بشارت :-

"یہ خدا تعالیٰ کی سُنّت ہے اور جب سے کہ اس نے انسان کو زمین میں پیدا کیا ہمیشہ اِس سُنّت کو وہ ظاہر کرتا رہا ہے کہ وہ اپنے نبیوں اور رسولوں کی مدد کرتا ہے اور ان کو غلبہ دیتا ہے۔..... اور جس راستبازی کو وہ دنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں اس کی تخم ریزی انہیں کے ہاتھ سے کر دیتا ہے لیکن اس کی پوری تکمیل ان کے ہاتھ سے نہیں کرتا بلکہ ایسے وقت میں ان کو وفات دے کر جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے ساتھ رکھتا ہے مخالفوں کو ہنسی اور ٹھٹھے اور طعن و تشنیع کا موقع دے دیتا ہے۔ اور جب وہ ہنسی ٹھٹھا کر چکتے ہیں تو پھر ایک دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھاتا ہے اور ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے جنکے ذریعہ سے وہ مقاصد جو کسی قدر ناتمام رہ گئے تھے

اپنے کمال کو پہنچتے ہیں۔ غرض دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے (۱) اوّل خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے (۲) دوسرے ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے اور دشمن زور میں آجاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ اب کام بگڑ گیا اور یقین کر لیتے ہیں کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائے گی اور خود جماعت کے لوگ بھی تردّد میں پڑ جاتے ہیں اور ان کی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں اور کئی بدقسمت مُرتد ہونے کی راہیں اختیار کر لیتے ہیں، تب خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے۔ پس وہ جو آخیر تک صبر کرتا ہے خدا تعالیٰ کے اس معجزہ کو دیکھتا ہے جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے وقت ہوا جبکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی موت ایک بے وقت موت سمجھی گئی اور بہت سے بادیہ نشین نادان مرتد ہو گئے اور صحابہؓ بھی مارے غم کے دیوانوں کی طرح ہو گئے تب خدا تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا اور اسلام کو نابود ہوتے ہوتے تھام لیا.... سو اے عزیزو جبکہ قدیم سے سُنّت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلاوے۔ سو اب ممکن نہیں کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سُنّت کو ترک کر دے اس لئے تم میری اِس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک میں نہ جاؤں لیکن جب میں جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(الوصیۃ)

---

## ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ

### خلیفہ بنانا انسان کا کام نہیں

"میں نے تمہیں بارہا کہا ہے اور قرآن مجید سے دکھایا ہے کہ خلیفہ بنانا انسان کا کام نہیں ہے بلکہ خدا تعالیٰ کا کام ہے۔ آدم کو خلیفہ بنایا۔ کس نے؟ اللہ تعالیٰ نے۔ فرمایا۔ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً اس خلافتِ آدمؑ پر فرشتوں نے اعتراض کیا کہ حضور وہ مُفْسِدٌ فِی الْاَرْض اور مُفْسِكُ الدَّم۔ مگر انہوں نے اعتراض کر کے کیا پھل پایا۔ تم قرآن مجید میں پڑھ لو کہ آخر انہیں آدم کے لئے سجدہ کرنا پڑا۔ پس اگر کوئی مجھ پر اعتراض کرے اور وہ اعتراض کرنے والا فرشتہ بھی ہو تو میں اسے کہہ دوں گا کہ آدم کی خلافت کے سامنے سربسجود ہو جاؤ تو بہتر ہے اور اگر وہ اِباء و استکبار کو اپنا شعار بنا کر ابلیس بنتا ہے تو پھر یاد رکھے کہ ابلیس کو آدمؑ کی مخالفت نے

کیا پھل دیا۔

پھر میں کہتا ہوں کہ اگر کوئی فرشتہ بن کر بھی میری خلافت پر اعتراض کرتا ہے تو سعادت مند فطرت اُسے اُسْجُدُوْا لِاٰدَمَ کی طرف لے آئے گی۔ اگر ابلیس ہے تو وہ اس دربار سے نکل جائے گا۔ پھر دوسرا خلیفہ داؤد تھا۔ یٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِيْفَةً فِي الْاَرْضِ داؤد کو بھی خدا ہی نے خلیفہ بنایا۔ اس کی مخالفت کرنے والوں نے تو یہاں تک ایجی ٹیشن کی کہ وہ انارکسٹ لوگ آپ کے قلعہ پر حملہ آور ہوئے اور کود پڑے۔ مگر جس کو خدا نے خلیفہ بنایا تھا کون تھا جو اس کی مخالفت کر کے نیک نتیجہ دیکھ سکے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کو خلیفہ بنایا.... کیا تم نہیں دیکھتے کروڑوں انسان ہیں جو ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما پر درود پڑھتے ہیں۔ میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ مجھے بھی خدا ہی نے خلیفہ بنایا ہے۔" (بدر ۴ر جولائی ۱۹۱۲ء)

## خلیفہ بنانا جنابِ الٰہی کا کام ہے

"کسی قسم کا خلیفہ ہو اس کا بنانا جنابِ الٰہی کا کام ہے۔ آدم کو بنایا تو اُس نے۔ داؤد کو بنایا تو اُس نے۔ ہم سب کو بنایا تو اس نے۔ پھر حضرت نبی کریمؐ کے جانشینوں کو ارشاد ہوتا ہے وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا۔ جو مومنوں میں سے خلیفہ ہوتے ہیں ان کو بھی اللہ ہی بناتا ہے۔ انکو خوف پیش آتا ہے مگر خدا تعالیٰ ان کو تمکنت عطا کرتا ہے جب کسی قسم کی بدامنی پھیلے تو اللہ ان کے لئے امن کی راہیں نکال دیتا ہے۔ جو ان کا منکر ہو اس کی پہچان یہ ہے کہ اعمالِ صالحہ میں کمی ہوتی چلی جاتی ہے اور وہ دینی کاموں سے رہ جاتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جنابِ الٰہی نے ملائکہ کو فرمایا کہ میں خلیفہ بناؤں گا کیونکہ وہ مقربین کو کسی آئندہ معاملہ کی نسبت جب چاہے اطلاع دیتا ہے۔ ان کو اعتراض سوجھا جو ادب سے پیش کیا۔ ایک دفعہ ایک شخص نے مجھے کہا۔ حضرت صاحب نے دعویٰ تو کیا ہے مگر بڑے بڑے علماء اس پر اعتراض کرتے ہیں۔ میں نے کہا وہ خواہ کتنے بڑے ہیں مگر فرشتوں سے بڑھ کر تو نہیں۔ اعتراض تو انہوں نے بھی کر دیا اللہ کہا اَتَجْعَلُ فِيْهَا مَنْ يُّفْسِدُ فِيْهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَآءَ کیا تُو اسے خلیفہ بناتا ہے جو بڑا فساد ڈالے اور خون ریزی کرے۔ یہ اعتراض ہے مگر مولیٰ ہم تجھے پاک ذات سمجھتے ہیں تیری حمد کرتے ہیں تیری تقدیس کرتے ہیں۔ خدا کا انتخاب صحیح تھا مگر خدا کے انتخاب کو ان کی عقلیں کب پا سکتی تھیں۔"

(الفضل ۱۷ر ستمبر ۱۹۱۳ء صفحہ ۱۵)

## خدا نے جس کو حقدار سمجھا خلیفہ بنا دیا

"..... اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے جس کو حقدار سمجھا خلیفہ بنا دیا۔ جو اس کی مخالفت کرتا ہے وہ جھوٹا اور فاسق ہے۔ فرشتے بن کر اطاعت اور فرمانبرداری

اختیار کرو۔" (بدر ۴ جولائی ۱۹۱۲ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## مجھے خدا نے خلیفہ بنایا ہے

"مجھے خدا نے خلیفہ بنا دیا ہے اب نہ تمہارے کہنے سے معزول ہو سکتا ہوں اور نہ کسی میں طاقت ہے کہ وہ معزول کرے .... دیکھو میری دعائیں عرش میں بھی سُنی جاتی ہیں۔ میرا مولا میرے کام میری دعا سے بھی پہلے کر دیتا ہے۔ میرے ساتھ لڑائی کرنا خدا سے لڑائی کرنا ہے .... جو حضرت صاحب کے فیصلہ کے خلاف کرتا ہے وہ احمدی نہیں۔ جن پر حضرت صاحب نے گفتگو نہیں کی اُن پر بولنے کا تمہیں خود کوئی حق نہیں جب تک ہمارے دربار سے تم کو اجازت نہ ملے۔ پس جب تک خلیفہ نہیں بولتا یا خلیفہ کا خلیفہ دنیا میں نہیں آتا ان پر رائے زنی نہ کرو۔" (بدر ۱۱ جولائی ۱۹۱۲ء)

## اب میں اِس کُرتے کو ہرگز نہیں اُتار سکتا

"حضرت صاحب کی تصنیف میں معرفت کا ایک نکتہ ہے وہ میں تمہیں کھول کر سُناتا ہوں، جس کو خلیفہ بنانا تھا اس کا معاملہ تو خدا کے سپرد کر دیا اور ادھر چودہ اشخاص کو فرمایا کہ تم بہیئتِ مجموعی خلیفۃ المسیح ہو۔ تمہارا فیصلہ قطعی فیصلہ ہے اور گورنمنٹ کے نزدیک بھی وہی قطعی ہے۔ پھر ان چودہ کے چودہ کو باندھ کر ایک شخص کے ہاتھ پر بیعت کرا دی کہ اسے اپنا خلیفہ مانو اور اس طرح تمہیں اکٹھا کر دیا۔ پھر نہ صرف چودہ کا بلکہ تمام قوم کا میری خلافت پر اجماع ہو گیا۔ اب جو اجماع کے خلاف کرنے والا ہے وہ خدا کا مخالف ہے چنانچہ فرماتا ہے:-

وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا

میں نے الوصیت کو خوب پڑھا ہے واقعی چودہ آدمیوں کو خلیفۃ المسیح قرار دیا ہے اور ان کی کثرت رائے کے فیصلہ کو قطعی فرمایا۔ اب دیکھو کہ ان ہی متقیوں نے (جن کو حضرت صاحب نے اپنی خلافت کے لئے منتخب فرمایا) اپنی تقویٰ کی رائے سے اپنی اجماعی رائے سے ایک شخص کو اپنا خلیفہ اور امیر مقرر کیا اور پھر نہ صرف خود بلکہ ہزارہا ہزار لوگوں کو اس کشتی پر چڑھایا جس پر خود سوار ہوئے تو کیا خدا تعالیٰ ساری قوم کا بیڑا غرق کر دے گا۔ ہرگز نہیں۔ پس تم کان کھول کر سُنو اگر اب اس معاہدہ کے خلاف کرو گے تو اَعْقَبَهُمْ نِفَاقًا فِيْ قُلُوْبِهِمْ کے مصداق بنو گے۔ میں نے تمہیں یہ کیوں سُنایا اِس لئے کہ تم میں بعض نافہم ہیں جو بار بار کمزوریاں دکھاتے ہیں۔ میں نہیں سمجھتا کہ وہ مجھ سے بڑھ کر جانتے ہیں۔

خدا تعالیٰ نے جس کام پر مجھے مقرر کیا ہے میں بڑے زور سے خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اب میں اس کُرتے کو ہرگز نہیں اُتار سکتا۔ اگر سارا جہان بھی اور تم بھی میرے مخالف ہو جاؤ تو میں تمہاری بالکل پرواہ نہیں کرتا اور نہ کروں گا۔ خدا کے مامور کا وعدہ ہے اور اس کا مشاہدہ ہے کہ وہ اِس جماعت کو ہرگز ضائع نہیں کرے گا۔ اس کے عجائباتِ قدرت بہت عجیب ہیں اور اس کی نظر بہت وسیع ہے۔ تم معاہدہ کا حق پورا کرو پھر دیکھو کس قدر ترقی کرتے ہو اور کیسے کامیاب ہوتے

ہو۔" (اخبار بدر ۲۱۔ اکتوبر ۱۹۰۹ء صفحہ ۱۱ کالم ۱)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ

## خلیفہ خدا ہی بناتا ہے

"خلیفہ خدا بناتا ہے، اس کے بنانے میں انسانی ہاتھ نہیں ہوتا، نہ وہ خود خواہش کرتا ہے اور نہ کسی منصوبے کے ذریعہ وہ خلیفہ ہوتا ہے بلکہ بعض دفعہ تو ایسے حالات میں ہوتا ہے جبکہ اس کا خلیفہ ہونا بظاہر ناممکن سمجھا جاتا ہے۔ چنانچہ یہ الفاظ کہ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ خود ظاہر کرتے ہیں کہ خلیفہ خدا ہی بناتا ہے۔ کیونکہ جو وعدہ کرتا ہے وہی دیتا ہے۔ بعض لوگ غلطی سے یہ کہتے ہیں کہ اس وعدے کا یہ مطلب ہے کہ لوگ جس کو چاہیں خلیفہ بنا لیں خدا اس کو اپنا انتخاب قرار دے دیگا مگر یہ ایسی ہی بات ہے جیسے ہمارے ایک استاد کا یہ طریق ہوا کرتا تھا کہ جب وہ مدرسہ میں آتا اور کسی لڑکے سے خوش ہوتا تو کہتا اچھا تمہاری جیب میں جو پیسہ ہے وہ میں نے تمہیں انعام میں دے دیا۔ یہ بھی ویسا ہی وعدہ بن جاتا ہے کہ اچھا تم کسی کو خود ہی خلیفہ بنا لو اور پھر یہ سمجھ لو کہ اسے مَیں نے بنایا ہے۔ اور اگر یہی بات ہو تو پھر انعام کیا ہوا؟ اور ایمان اور عملِ صالح پر قائم رہنے والی جماعت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے محبت کا امتیازی سلوک کونسا ہوا؟ وعدہ تو جو کرتا ہے وہی اسے پورا بھی کیا کرتا ہے نہ یہ کہ وعدہ تو وہ کرے اور اسے پورا کوئی اور کرے۔ پس اس آیت میں پہلی بات یہ بتائی گئی ہے کہ خلفاء کی آمد خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوگی۔ ظاہری لحاظ سے بھی یہ بات ثابت ہوتی ہے کیونکہ کوئی شخص خلافت کی خواہش کر کے خلیفہ نہیں بن سکتا۔ اسی طرح کسی منصوبے کے ماتحت بھی کوئی خلیفہ نہیں بن سکتا۔ خلیفہ وہی ہوگا جسے خدا بنانا چاہے گا۔ بلکہ لبسا اوقات وہ ایسے حالات میں خلیفہ ہوگا جبکہ دنیا اس کے خلیفہ ہونے کو ناممکن خیال کرتی ہوگی۔"

(خلافتِ راشدہ صفحہ ۱۵۳، صفحہ ۱۵۴)

## خدا تعالیٰ کی مقرر کردہ آخری اتھارٹی

"اسلامی اصول کے مطابق یہ صورت ہے کہ جماعت خلیفہ کے ماتحت ہے اور آخری اتھارٹی جسے خدا نے مقرر کیا اور جس کی آواز آخری آواز ہے وہ خلیفہ کی آواز ہے کسی انجمن، کسی شوریٰ یا کسی مجلس کی نہیں ہے یہی وہ بات ہے جس پر جماعت کے دو ٹکڑے ہو گئے۔

خلیفہ کا انتخاب ظاہری لحاظ سے بے شک تمہارے ہاتھوں میں ہے، تم اس کے متعلق دیکھ سکتے اور غور کر سکتے ہو مگر باطنی طور پر خدا کے اختیار میں ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے خلیفہ ہم قرار دیتے ہیں اور جب تک تم لوگ اپنی اصلاح کی فکر رکھو گے ان قواعد اور اصول کو نہ بھولو گے۔ جو خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ضروری ہیں تم میں خدا خلیفہ مقرر کرتا رہے گا اور اسے وہ عصمت حاصل رہے گی جو اس کام کے لئے ضروری ہے۔"

(رپورٹ مجلس مشاورت منعقدہ اپریل ۱۹۲۵ء صفحہ ۲۳)

## خلیفہ کو اُمّتِ اسلامیہ معزول نہیں کر سکتی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"ایک اعتراض یہ کیا جاتا ہے کہ جب خلیفہ انتخاب سے ہوتا ہے تو پھر اُمّت کے لئے اس کا عزل بھی جائز ہوا؟ اس کا جواب یہ ہے کہ گو خلیفہ کا تقرر انتخاب کے ذریعہ سے ہوتا ہے لیکن آیت کی نصِّ صریح اس امر پر دلالت کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ امّت کو اپنے فیصلے کا اس امر میں ذریعہ بناتا ہے اور اس کے دماغ کو خاص طور پر روشنی بخشتا ہے لیکن مقرر اصل میں اللہ تعالیٰ ہی کرتا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ کہ وہ خود ان کو خلیفہ بنائے گا۔ پس گو خلفاء کا انتخاب مومنوں کے ذریعہ سے ہوتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کا الہام لوگوں کے دلوں کو اصل حقدار کی طرف متوجہ کر دیتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ بتاتا ہے کہ ایسے خلفاء میں میں فلاں فلاں خاصیتیں پیدا کر دیتا ہوں اور یہ خلفاء ایک انعامِ الٰہی ہوتے ہیں۔ پس اس صورت میں اس اعتراض کی تفصیل یہ ہوئی کہ کیا امّت کو حق نہیں کہ وہ اس شخص کو۔ جو کامل موحد ہے، جس کے دین کو اللہ تعالیٰ نے قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے، جس کے لئے خدا نے تمام خطرات کو دُور کرنے کا وعدہ کیا ہے اور جس کے ذریعہ سے وہ شرک کو مٹانا چاہتا ہے اور جس کے ذریعہ سے وہ اسلام کو محفوظ کرنا چاہتا ہے۔ معزول کر دے۔ ظاہر ہے کہ ایسے شخص کو امّتِ اسلامیہ معزول نہیں کر سکتی۔ ایسے شخص کو تو شیطان کے چیلے ہی معزول کریں گے۔"

(خلافتِ راشدہ ص ۲۳۰، ص ۲۳۱)

## خدا نے مجھے خود خلیفہ چُنا

"صرف خلیفہ ہی اپنی زندگی میں دوسرے خلیفہ کو خلافت کے لئے نامزد کر سکتا ہے جیسا کہ حضرت خلیفہ اوّلؓ نے ۱۹۰۸ء میں مجھے نامزد کیا تھا مگر خدا تعالیٰ نے فضل کیا اور وہ بیماری سے بچ گئے اور خدا تعالیٰ نے جماعتِ احمدیہ کے فیصلہ سے مجھے خلیفہ بنوایا۔ اگر خدانخواستہ اُس وقت حضرت خلیفہ اوّلؓ فوت ہو جاتے تو ان کی اولاد بڑ مارتی کہ یہ خلافت ہمارے باپ کی دی ہوئی ہے مگر اللہ تعالیٰ نے مجھے اس لعنت سے بچا لیا اور سورۃ نور کے حکم کے مطابق مجھے خود خلیفہ چُنا اور بعد کے واقعات نے ثابت کر دیا کہ میں خدا تعالیٰ کا بنایا ہوا خلیفہ ہوں۔"

(الفضل ۳۰ جولائی ۱۹۵۶ء)

## مبارک وہ جو خدا کے فیصلہ کو قبول کرے

"اب کون ہے جو مجھے خلافت سے معزول کر سکے خدا نے مجھے خلیفہ بنایا ہے اور خدا تعالیٰ اپنے انتخاب میں غلطی نہیں کرتا۔ اگر سب دنیا مجھے مان لے تو میری خلافت بڑی نہیں ہو سکتی اور سب کے سب خدانخواستہ مجھے ترک کر دیں تو بھی خلافت میں فرق نہیں آ سکتا۔ جیسے نبی اکیلا بھی نبی ہوتا ہے اسی طرح خلیفہ اکیلا بھی خلیفہ ہوتا ہے۔ پس مبارک ہے وہ جو خدا کے فیصلہ کو قبول کرے۔"

(اشتہار "کون ہے جو خدا کے کام کو روک سکے"۔ ص ۱، ص ۱۱)

## خدا کی پہنائی ہوئی قبا میں کبھی نہیں اُتاروں گا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"اس شخص کو خدا کی معرفت سے کوئی حصّہ نہیں ملا اور وہ خدا کی حکمتوں کے سمجھنے کی اہلیّت ہی نہیں رکھتا جو مجھے کہتا ہے کہ آپ خلافت کو چھوڑ دیں۔ اس نادان کو کیا معلوم ہے کہ اس کے چھوڑنے کا کیا نتیجہ ہوگا۔ پس حضرت عثمانؓ کی طرح مَیں نے بھی کہا کہ جو قبا مجھے خدا تعالیٰ نے پہنائی ہے وہ مَیں کبھی نہیں اُتاروں گا خواہ ساری دُنیا اس کے چھیننے کے درپے ہو جائے۔ پس مَیں اب آگے ہی آگے بڑھوں گا خواہ کوئی میرے ساتھ آئے یا نہ آئے۔ مجھے خدا تعالیٰ نے بتایا ہے کہ ابتلاء آئیں گے مگر انجام اچھا ہوگا۔ پس کوئی میرا مقابلہ کر کے دیکھ لے خواہ وہ کوئی ہو انشاء اللہ مَیں کامیاب رہوں گا اور مجھے کسی کے مقابلہ کی خدا کے فضل سے کچھ بھی پرواہ نہیں ہے۔" (برکاتِ خلافت ص۲۲)

## تمہاری ترقیات خلافت کے ساتھ وابستہ ہیں

"خلافت اسلام کے اہم مسائل میں سے ایک مسئلہ ہے۔ اور اسلام کبھی ترقی نہیں کر سکتا جب تک خلافت نہ ہو۔ ہمیشہ خلفاء کے ذریعہ اسلام نے ترقی کی ہے اور آئندہ بھی اسی ذریعہ سے ترقی کرے گا اور ہمیشہ خدا تعالیٰ خلفاء مقرر کرتا رہا ہے اور آئندہ بھی خدا تعالیٰ ہی خلفاء مقرر کرے گا۔۔۔

پس تم خوب یاد رکھو کہ تمہاری ترقیات خلافت کے ساتھ وابستہ ہیں اور جس دن تم نے اس کو نہ سمجھا اور اسے قائم نہ رکھا وہی دن تمہاری ہلاکت اور تباہی کا دن ہوگا۔ لیکن اگر تم اس کی حقیقت کو سمجھے رہو گے اور اسے قائم رکھو گے تو پھر اگر ساری دُنیا مل کر بھی تمہیں ہلاک کرنا چاہے گی تو نہیں کر سکے گی اور تمہارے مقابلہ میں بالکل ناکام و نامراد رہے گی جیسا کہ مشہور ہے اسفندیار ایسا تھا کہ اس پر تیر اثر نہ کرتا تھا۔ تمہارے لئے ایسی حالت خلافت کی وجہ سے پیدا ہو سکتی ہے۔ جب تک تم اس کو پکڑے رکھو گے تو کبھی دنیا کی مخالفت تم پر اثر نہ کر سکے گی۔ بے شک افراد مریں گے، مشکلات آئیں گی، تکالیف پہنچیں گی مگر جماعت کبھی تباہ نہ ہوگی بلکہ دن بدن بڑھے گی اور اسوقت تم میں سے کسی کا دشمنوں کے ہاتھوں مرنا ایسا ہی ہوگا جیسا کہ مشہور ہے کہ اگر ایک دیو کٹتا ہے تو ہزاروں پیدا ہو جاتے ہیں تم میں سے اگر ایک مارا جائے گا تو اس کی بجائے ہزاروں اس کے خون کے قطروں سے پیدا ہو جائیں گے۔"

(درس القرآن المجید مطبوعہ ۱۹۲۱ء)

## خلافت کی مخالفت اور اس کا انجام

"مَیں نے خواب میں دیکھا کہ ایک شخص خلافت پر اعتراض کرتا ہے، مَیں اُسے کہتا ہوں اگر تم سچے اعتراض تلاش کر کے بھی میری ذات پر کرو گے تو خدا کی تم پر لعنت ہوگی اور تم تباہ ہو جاؤ گے کیونکہ جس درجہ پر خدا نے مجھے کھڑا کیا ہے اس کے متعلق وہ غیرت رکھتا ہے۔

دراصل اس مقام کی عزت کیلئے خدا تعالیٰ اسکے مخالفین کو تباہ کر دیتا ہے۔ دیکھو پہلے خلفاء پر لعنت کرنیوالے خود کس طرح لعنتوں کے نیچے آگئے۔ تم میں سے بھی اگر کوئی خلافت کی مخالفت کریگا تو پکڑا جائے گا۔" (درس القرآن المجید مطبوعہ ۱۹۲۱ء)

# حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے متعلق تاثرات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## ۱

مکرم جناب شیخ مبارک احمد صاحب
سابق رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ :-

سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذات بابرکات جمیل و حسین سیرت و صورت کی مالک تھی۔ آپ کی ہر بات دلربا اور ہر کام دلکش تھا۔ گفتار و رفتار دلفریب تھی۔ آپ کی مجلس علم و عرفان کا چشمہ تھی۔ بے شمار اہم جماعتی، قومی، خاندانی اور دیگر ذمہ داریوں کا بے پایاں بوجھ آپ کے کندھوں پر تھا مگر ملنے والا اور دیکھنے والا ہر حال میں آپ کو شگفتہ ہی دیکھتا۔ بے شمار مرتبہ حضور پُرنور کو دیکھا۔ مجلس میں بیٹھا۔ پاؤں دبائے۔ باتیں سُنیں مجھے یاد نہیں کہ مَیں نے آپ کو تیوری چڑھائے دیکھا ہو۔ بلکہ مجلس میں آنے والوں کی پیوست اور ان کے فکر و غم کو بھی اطمینان، خوشی اور مسرت سے بہرہ اندوز کر دیتے۔ یہ بات اور یہ کیفیت اپنی ذات میں واضح ثبوت تھی کہ آپ ایک عظیم خُلق کے حامل اور متوکل اور خدا تعالیٰ کے سایہ میں زندگی بسر کرنیوالے ہیں۔ بہت سی یادیں بچپن سے جب سے خاکسار نے حضور کو دیکھنا اور ملنا شروع کیا۔ بلکہ اُس وقت سے جبکہ خاکسار کے حضور کے گھروں میں بوجہ بچپن کے بے تکلفی سے آنا جانا تھا حضور کو خنداں و شاداں ہی دیکھا۔ اور آپ سے ملنے والوں اور آپ سے تعلق رکھنے والوں میں بھی یہی بات پیدا ہوتے دیکھا۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے یہ خاکسار کے بچپن کی بات ہے عید کا موقع تھا حضور عید سے فارغ ہو کر حضرت سیّدہ اُمِّ ناصرؓ کے گھر آئے۔ سب بچے اور اہلِ بیت جمع تھے۔ ہم بھی بوجہ حضورؓ کے بچوں سے محبت و پیار اور ہماری والدہ کے حضرت سیّدہ امّ ناصرؓ سے تعلق کی وجہ سے بے تکلفی سے جا پہنچے اور کھانے پینے سے جہاں لذت اندوز ہوئے وہاں حضور کو بچوں میں کھڑا انگریزی طرز کے کھلونے کے ساتھ بچوں کے ساتھ پیار و محبت کے ساتھ کھیلتے دیکھا۔ قادیان میں ایک انگریز نومسلم نے کھلونوں کی دکان کھولی تھی۔ اس کا نام غالباً مسٹر ڈائس تھا۔ انگریزی طرز کا ایک کھلونا قینچی کی قسم کا تھا ہلکی لکڑی کا بنا ہوا۔ جسے کھولتے تو دوسرے کی ناک تک فٹ ڈیڑھ فٹ کھُل کر پہنچ جاتا۔ بچے محظوظ ہوتے اور حضور ان کے ساتھ شامل ہو کر خود بھی لُطف اندوز ہوتے۔

اللہ تعالیٰ نے حضورؓ کو لطیف مزاح سے بھی حصّہ وافر عطا کیا تھا۔ بہت بڑی ذمہ داریوں میں اور بعض اوقات فکرمندیوں کی مجالس میں بھی حضور ایسا

لطیفہ بیان فرماتے کہ مجلس کشت زعفران ہو جاتی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لمبی لمبی تقاریر اور علمی خطبات جو بعض اوقات تین تین گھنٹوں پر مشتمل ہوتے برموقع ایسے واقعات و لطائف بیان فرما دیتے کہ ساری تھکن دُور ہو جاتی اور دماغ پر کسی قسم کا بوجھ نہ رہتا۔ دفتری معاملات میں بھی ملاقاتوں کے دَوران کبھی لطیف مزاح سے معاملہ کو سلجھا دیتے اور اس کے متعلق راہ نمائی بھی فرما دیتے۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے۔ یہ ۱۹۴۹ء کی بات ہے خاکسار کے سپرد حضور نے محکمہ تبشیر کا کام فرمایا حضرت مولوی عبدالمغنی صاحبؓ وکیل التبشیر تھے۔ لیکن عملاً سارا کام خاکسار ہی کے سپرد تھا۔ حضور کی اپنی ہدایت پر اس دوران سیرالیون سے وہاں کے انچارج مبلغ صاحب نے اطلاع دی کہ مکرم بشارت احمد صاحب بشیر سندھی کے کپڑے چوری ہو گئے ہیں اور انہوں نے مطالبہ کیا کہ کپڑوں کے انتظام کے لئے رقم منظور کی جائے۔ خدا غریقِ رحمت کرے۔ انچارج مبلغ صاحب کی سفارش ایسی تھی کہ جو نہ ہونے کے برابر اور وہ بھی بمشکل ایک جوڑا کے لئے۔ خاکسار نے حضور کی خدمت میں عرض کیا کہ حضور ایک جوڑا بہت کم ہے زیادہ کے لئے اگر گنجائش نہ ہو تو دو جوڑے مکمل تو ضرور منظور کرنے چاہئیں۔ حضور مسکرائے اور کیا پیاری اور دلربا مسکراہٹ لئے فرمانے لگے تمہاری بات درست ہے فقہاء نے بھی لکھا ہے کہ بیوی کے لئے کم از کم دو جوڑے لباس کے نفقہ میں طعام کے علاوہ ہونے چاہئیں اور اس طرح اپنے لطیف مزاح سے منظوری بھی دی۔ اور ہم سب جو اس وقت حضور کے پاس تھے خورسند بھی فرمایا۔

ذمہ داری سے کام انجام دینے کے بے حد رسیا تھے اور سب کام کرنے والوں سے اسی کے متمنّی تھے۔ اور جب تک وہ کام صحیح طور پر انجام نہ پا جاتا نظر انداز نہ کرتے پوری طرح اس کا پیچھا فرماتے۔ ۱۹۴۹ء کی ہی یہ بھی بات ہے کہ ہالینڈ میں مسجد کے لئے زمین کے حصول کا معاملہ تھا۔ مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب ان دنوں ہالینڈ میں بطور مبلغ تھے۔ خط و کتابت ہو رہی تھی۔ حضور نے ہدایت فرمائی کہ زمین دارالخلافہ میں لی جائے۔ مَیں نے تحقیق سے ہالینڈ تار بھجوا دیا کہ ہیگ میں مسجد کے لئے زمین حاصل کی جائے اور حضور کو اطلاع بھجوا دی جائے حضور کے ذہن میں تھا کہ دارالخلافہ ایمسٹرڈم ہے۔ اس پر حضور نے جواب طلبی کی کہ میری ہدایت تھی کہ زمین ایمسٹرڈم میں لی جائے ہیگ کے متعلق کیوں ہدایت بھجوائی گئی۔ سہ پہر کے قریب حضور کی طرف سے یہ ارشاد آیا۔ دفتر بند ہو گئے مَیں گھر چلا گیا۔ رات ۱۰ بجے یا ۱۱ بجے کے قریب حضور کی طرف سے آدمی آیا کہ مَیں انتظار میں ہوں تمہاری طرف سے ابھی تک کوئی اطلاع نہیں آئی۔ اللہ اللہ۔ اتنی ذمہ داریوں اور مصروفیتوں کے باوجود حضور لیٹ نہیں گئے۔ سو نہیں گئے بلکہ فکرمندی سے منتظر ہیں اور معلوم کرنا چاہتے ہیں، کہ کہیں غلط قدم تو نہیں اُٹھ گیا۔ خیر مَیں اپنی جگہ شرمندہ بھی ہوا اور فکرمند بھی۔ مَیں نے

اُسی وقت حضور کو اطلاع دی کہ حضور کی ہدایت تھی
کہ دارالخلافہ میں زمین حاصل کی جائے اور تحقیق کے
بعد ہالینڈ تار دیا تھا کہ ہیگ میں زمین حاصل کی جائے
حضور کی ہدایت ایمسٹرڈم کے متعلق نہیں تھی اور نہ
ہی ایمسٹرڈم دارالخلافہ ہے۔ رات تو گذر گئی صبح
ہی مَیں نے حضرت دردؓ صاحب اور حضرت مرزا عزیز احمد
صاحبؓ اور جغرافیہ کے ایک ٹیچر اور اس زمانہ کی گرلز
سکول کی ہیڈ مسٹریس سے رابطہ پیدا کیا سب نے
ہیگ کے متعلق بتایا کہ یہی مرکزی مقام اور دارالخلافہ
ہے۔ سکول کی ہیڈ مسٹریس سے کہا کہ آپ کس بنیاد پر
یہ کہہ رہی ہیں انہوں نے جغرافیہ کی کتاب بھجوا دی
جس میں لکھا ہوا تھا کہ ہیگ دارالخلافہ ہے۔ خاکسار
نے حضور کی خدمت میں وہ کتاب نشان لگا کر بھجوا
دی جس پر حضور کو اطمینان بھی ہوا اور ازراہِ مہربانی
و شفقت خاکسار کی اس دوڑ بھاگ اور فکرمندی
پر خوشی کا اظہار فرمایا کہ اچھا کیا ہے۔ الحمدللہ کہ ہیگ
میں پھر زمین خریدی گئی اور بعد میں مسجد تعمیر ہو گئی۔ یہ
ایک واقعہ ہے حضور کی زندگی میں ہزاروں واقعات
اِس قسم کے ملتے ہیں کہ ذمہ داری کا احساس آپ پر غالب
رہتا تھا اور اپنے ساتھ خدمت گاروں سے بھی یہی
توقع رکھتے اور ان کی اس رنگ میں تربیت فرماتے۔

مَیں نے اِس بات کو بھی نوٹ کیا ہے کہ حق کے
معاملہ میں اور نظام کے معاملہ میں کوئی انسان خواہ کس
قدر غریب یا چھوٹے عہدہ کا ہی کیوں نہ ہو حضور
کے نزدیک وہ بڑے سے بڑے عہدیدار بلکہ عزیز سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عزیز رشتہ دار بلکہ اس کے مقابلہ میں اگر ایک طرف
حضور کے اپنے بیٹے بھی کیوں نہ ہوں حضور اس
غریب اور چھوٹے عہدے یا خاندان کے فرد کا ساتھ
دیتے اور ان بڑوں کا یا عزیزوں کا لحاظ نہ کرتے۔
مَیں اِس سلسلہ میں کئی واقعات بیان کر سکتا ہوں لیکن
دو ایک ایسی باتیں بیان کر دیتا ہوں کہ جن کا تعلق
خاکسار سے ہے۔

نیروبی میں جماعت کے پریذیڈنٹ حضور
کے ایک بہت ہی قریبی عزیز تھے۔ وہ جماعت میں
بہت عزّت کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔ میرے دل
میں بھی ان کی بے حد عزّت تھی۔ سچ تو یہ ہے کہ وہ ولی اللہ
تھے۔ میری مراد حضرت سید محمود اللہ شاہ صاحبؓ سے
بعض لوگوں کو یہ شکایت پیدا ہوئی کہ ان کے عہدہ
کے ساتھ Head of the Ahmadiyya
کے الفاظ نہ استعمال ہوا
Community
کریں۔ وہ جماعت کے پریذیڈنٹ ہیں۔" ہیڈ آف دی
کمیونٹی" اب ایک ایسی اصطلاح معروف ہو گئی
ہے جو جماعتِ احمدیہ کے امام اور خلیفہ کے متعلق
استعمال ہوتی ہے۔ اِس سے لوگوں میں غلط فہمی پیدا
ہوتی ہے۔ اگرچہ بظاہر اتنی بڑی بات نہ تھی لیکن
بعض لوگوں نے اسے بہت اُچھالا اور بحیثیت امیر
جماعت مجھ سے ذکر کیا بلکہ تحریراً مطالبہ کیا کہ اِس کے
متعلق آپ کوئی ہدایت جاری کریں۔ مَیں نے اپنے
محبّ حضرت سید محمود اللہ شاہ صاحبؓ کو جن کا میرے
دل میں بہت ادب و احترام تھا اور ہے ہدایت جاری کر دی

کہ بات معمولی ہے لیکن اس سے فتنہ پیدا ہونے کا
Digitized by Khilafat Library Rabwah
اندیشہ ہے اور جماعت کی معروف اصطلاح کے پیشِ نظر
آپ مقامی جماعت کے پریذیڈنٹ کی حیثیت سے
صرف پریذیڈنٹ کے الفاظ استعمال کرنے کی ہدایت
لوکل سیکرٹریوں کو فرماویں۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے
وہ بے نفس آدمی تھے انہوں نے فوراً تعمیل کر دی۔ ادھر
مَیں نے حضرت خلیفہ ثانی رضی اللہ عنہ کو اپنے اطمینان
کے لئے لکھا کہ اِس طرح بعض لوگوں نے یہ معاملہ اُٹھایا
ہے اور مَیں نے ان وجوہ کی بناء پر "ہیڈ آف دی
کمیونٹی" کے الفاظ کا استعمال پریذیڈنٹوں کے لئے
بند کر دیا ہے اور حضرت شاہ صاحب کو بھی لکھ دیا
ہے۔ اگر یہ ہدایت خاکسار نے درست دی ہے تب
بھی اور اگر درست نہیں تب بھی حضور اِس بارہ میں
عاجز کی ہدایت کی اصلاح فرماویں۔ معاً خاکسار کو
حضور کی طرف سے ہدایت موصول ہوئی آپ کا
اقدام درست ہے۔

ایک اَور واقعہ عرض کر دیتا ہوں کہ نیروبی
میں بعض متفنی لوگوں نے ایک دفعہ ایک فتنہ کھڑا
کرنے کی کوشش کی۔ بعض ناواقف اور ناتجربہ کار
مبلّغوں کو بھی ملوّث کرنے کی کوشش کی۔ اس پر حضور
نے ان کی خواہش پر ایک کمیشن بغرض تحقیقات مقرر
فرمایا۔ چونکہ یہ لوگ کھاتے پیتے اور بظاہر دنیاداری
کے لحاظ سے اثر و رسوخ والے تھے انہوں نے ایک
اقدام کی کامیابی پر حضور کی خدمت میں لکھا کہ عرصۂ
تحقیقات کے لئے شیخ مبارک احمد کو عہدۂ امارت سے
معطّل کر دیا جائے۔ حضور نے ان کے اِس مطالبہ پر لکھا
کہ مَیں نے محض آپ لوگوں کی تسلّی کے لئے کمیشن مقرر
کیا ہے ورنہ مَیں شیخ مبارک احمد میں کوئی قصور نہیں
دیکھتا۔ یعنی کمیشن کا جب فیصلہ ہوگا تو تم لوگوں کو
معلوم ہو جائے گا کہ تم ہی قصوروار ہو۔ خدا کی شان
کہ ایسے سب لوگ جو اس فتنہ میں ملوّث تھے انہیں
کسی نہ کسی رنگ میں دینی اور دنیاوی تکلیف کا
سامنا کرنا پڑا۔ اللہ تعالیٰ رحم کرے۔

ایک اَور معاملہ میں حضورؓ کے بعض عزیزوں
کے قریبی رشتہ داروں نے تکلیف دہ صورت پیدا
کر دی۔ مَیں مدّتِ عرصہ خاموش رہا۔ حضور نے مجھے لکھا
کہ تم اِس لئے خاموش رہے ہو کہ یہ شخص میرے عزیز کا
رشتہ دار ہے۔ اگر میرا لڑکا بھی یہ حرکت کرتا تو مَیں اسے
سزا دیتا۔ پھر انہی لوگوں سے تعلق رکھنے والی ایک معمّر
خاتون حضور کو بہت لمبا چوڑا ایک خط لکھا۔ حضور
نے فرمایا کہ خلافت کے کام کے انجام دینے میں
رشتہ داروں کی نہیں سُنتا اور وہ خط واپس کر دیا۔

الغرض یہ ظاہر و باہر ہے کہ حضور کی ذاتِ
گرامی ایک بہت بلند شخصیت، اعلیٰ کیریکٹر کی مالک اور
انصاف و حق کے اعلیٰ پیمانہ پر تھی۔

حضور کی شفقت و مہربانیوں کے تو لاتعداد
واقعات ہیں۔ ان شفقتوں میں سے ایک خاص بات
حضور کی ذاتِ گرامی میں جو نمایاں طور پر پائی جاتی تھی
وہ قدر دانی کا جذبہ ہے۔ کسی کام یا فرض کی عمدہ طور
پر ادائیگی پر مختلف طریق سے اس کا ذکر فرماتے۔ اسکی

قدر کرتے۔ خوشی کا اظہار فرماتے اور دعاؤں سے
نوازتے۔ مجھے یاد ہے کہ ۱۹۵۳ء میں جب خاکسار نے
قرآن کریم کے سواحیلی ترجمہ کی مطبوعہ کاپی سب سے
پہلے بذریعہ ہوائی ڈاک حضور کی خدمت میں دعا
اور اشاعت کی اجازت کی غرض سے بھجوائی تو بذریعہ
تار حضور نے مبارکباد اور اس کی تقسیم و اشاعت کی
اجازت فرماتے ہوئے دعا سے نوازا۔ بعد میں مجھے
معلوم ہوا کہ جب یہ کاپی حضور کی خدمت میں پہنچی
تو اس وقت کے تصنیف کے انچارج جو تحریک میں
مقرر تھے حضور نے انہیں بلایا اور انہیں وہ کاپی دکھلا
کر فرمایا دیکھو کیسی عمدہ طباعت، کیسا عمدہ کام۔
اس شخص کے پاس نہ سٹاف، نہ رقم اور غیر ملکی زبان میں
یہ ترجمہ اور دس ہزار کی تعداد میں اس کی اشاعت۔
آپ لوگوں کے پاس ذرائع ہیں۔ رقم ہے۔ آدمی ہیں
مگر ابھی تک تم انگریزی میں بھی مکمل ترجمہ شائع
نہیں کر سکے۔ اور اس شخص نے غیر ملک میں جا کر زبان
سیکھی۔ ذرائع مہیا کئے اور آخر کام کو پایہ تکمیل
تک پہنچایا۔ اُس وقت کے انچارج تصنیف نے خود یہ
بات سُنائی اور کہا کہ اس کے بعد ہم نے ہالینڈ سے
مکمل ترجمہ انگریزی کا پھر شائع کروایا۔

جب حضور لندن تشریف لے گئے بغرض علاج
تو مسجد لندن میں ایک کانفرنس مبلغین کی منعقد فرمائی
اس میں بھی حضور نے متعدد مرتبہ اس اہم کام کا ذکر
خیر فرمایا چنانچہ اس وقت کے انچارج مبلغ لندن نے
خاکسار کو نیروبی اپنے خط میں حضور پُر نور کی اِس
قدر دانی اور شفقت اور خوشی کے اظہار سے اطلاع
دے کر ممنون فرمایا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک خاص بات کا خاکسار پر گہرا اثر ہے
اور وہ یہ کہ دوسرے مذاہب یا لیڈران کے لئے
احترام کے جذبات رکھتے اور آپ اپنے طریق کار سے
اِس بات کی تلقین فرماتے کہ مذہبی رہنماؤں یا لیڈروں
کا احترام ضروری ہے۔ اِس سلسلہ میں کئی باتیں خاکسار
کے علم میں ہیں۔ مثال کے طور پر ایک بات عرض کرتا ہوں
ایک دفعہ ہز ہائی نیس آغا خان سر سلطان شاہ محمد
نیروبی تشریف لائے۔ وہاں اسماعیلی جماعت خاصی تعداد
میں پائی جاتی ہے۔ ہمارے بعض جوشیلے دوستوں نے
تبلیغ کے جذبہ سے گجراتی زبان میں پمفلٹ شائع کئے
اور کچھ ہز ہائی نس کے متعلق بھی لکھا اور نیروبی جماعتہ
کے سامنے یہ پمفلٹ تقسیم کئے۔ حضور کو جب اِس کی
اطلاع ملی تو بہت بُرا منایا اور فرمایا کہ اگر میں وہاں
آپ کے پاس آؤں اور اِس موقع پر دوسرے لوگ
جماعت کے خلاف یا میرے متعلق مخالفانہ مواد
شائع کر کے میری موجودگی میں جبکہ لوگ مجھے ملنے
آئے ہوں تقسیم کریں آپ پسند کریں گے؟ آپ نے
اس کو معیوب سمجھا اور توجہ دلائی کہ ہر کام کا ایک
وقت ہوتا ہے۔ ایسے وقت میں جبکہ کسی قوم کے
رہنما یا بزرگ آئے ہوئے ہوں ان کے عقیدتمندوں
میں ایسا لٹریچر تقسیم کرنا مناسب نہیں ہوتا۔ بلکہ حضورؑ
کو یہ بات بہت پسند تھی کہ مختلف اقوام و مذاہب
کے راہنماؤں کے ساتھ عزت و احترام کے ساتھ پیش

آنا چاہیئے۔ اِس سے ملنے جُلنے اور تبلیغ کے زیادہ مواقع پیدا ہوتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

باوجود اِس کے کہ آپ بے حد مہربان اور شفیق تھے اور اپنے خدام کے ساتھ کریمانہ برتاؤ فرماتے لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ کو خاص رُعب عنایت فرمایا تھا۔ ہزاروں میل دُور بیٹھے ہوئے بھی جب حضور کی ہدایات موصول ہوتیں تو ان پر دلی محبت اور اخلاص کے ساتھ عمل درآمد کرنے کی کوشش کی جاتی۔ کئی دفعہ ایسا ہوا کہ ہدایات کی تعمیل پر اُسی وقت کمربستہ ہو گئے اور جب تک ان پر عمل درآمد نہ کر لیا چین سے نہ بیٹھے ایسا احساس ہوتا کہ حضور ہمارے قریب ہی ہیں اور ہمارے کاموں کی نگرانی فرما رہے ہیں۔ بعض دفعہ ایسا بھی ہوا کہ بعض ہدایات اِس قسم کی تھیں جن پر عملدرآمد صرف ایک آدھ دن کی بات ہی نہ تھی بلکہ لگاتار ان پر عمل کرنا ہوتا تھا۔ بعض عمومی ہدایات ہوتیں لیکن دل پر یہ اثر ہوتا کہ یہ ہمارے لئے ہی ہیں۔ ایک دفعہ حضور رضی اللہ عنہ نے "آپ کی تلاش ہے" کے عنوان سے کچھ امور تحریر فرمائے۔ الفضل میں شائع ہوئے۔ ہر ایک فدائی احمدی نے یہی سمجھا کہ یہ ہدایات میرے لئے ہی ہیں۔ ان میں مختلف باتوں کی طرف توجہ دلائی گئی تھی۔ ایک بات حضور نے اس میں یہ لکھی کہ کیا آپ "گلیوں میں جھاڑو دے سکتے ہیں"۔ مَیں ان دنوں ٹبورا (تنزانیہ) میں مقیم تھا۔ مشن ہاؤس کے ساتھ والے مکان میں ایک اسماعیلی لیڈر رہتے تھے۔ صبح کی نماز کا فریضہ ادا کر کے جب مَیں مسجد سے مشن ہاؤس واپس آتا تو جھاڑو اُٹھا کر سڑک پر آجاتا اور اور اسے صاف کرنے لگتا۔ اس اسماعیلی دوست کی بیگم دو تین روز یہ نظّارہ دیکھ کر خاموش رہیں۔ ایک دن میرے لگاتار اِس کام کے کرنے پر بے اختیار ہو کر پوچھنے لگیں۔ شیخ صاحب! یہ کیا کام آپ نے شروع کیا ہے۔ اتنا بڑا اسلام کا مشنری ہو کر گلیوں میں جھاڑو دیتا ہوں!! ان کے تعجّب کو دُور کرنے کے لئے مَیں نے کہا بہن ہمارے امام کا اخبار الفضل میں ایک اعلان آیا ہے جس کا عنوان ہے "مجھے آپکی تلاش ہے" کام ختم کر لوں تو تمہیں سُناتا ہوں۔ چنانچہ اخبار الفضل گھر سے لاکر انہیں سُنانا شروع کیا۔ ان کے خاوند بھی آگئے۔ بے حد متأثر ہوئے۔ کہنے لگیں آپ کا امام تو ہزاروں میل دُور بیٹھا ہے آپ اگر یہ نہ کرتے تو ان کو کیا علم تھا۔ مَیں نے کہا یہ درست ہے لیکن امام کو دکھانے کے لئے نہیں بلکہ خدا کو دکھانے کے لئے کہ جو امام ہمارے لئے مقرر ہوا اس کی فرمانبرداری صرف سامنے ہی نہیں اس سے ہزاروں میل دُور بھی کرنا ضروری ہے۔ یہ سُنکر بہت متاثر ہوئے۔

یہ تاثیر، یہ جذب اللہ تعالیٰ نے حضرت خلیفۃ ثانی رضؓ کی ہدایات اور نصائح میں رکھا تھا اور ایک رعب آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا ہوا تھا جس کا اثر دُور دراز علاقوں میں بیٹھے ہوئے خدام پر بھی ہوتا۔ یہ محض آپ کے خلیفۃ اللہ ہونے کے باعث تھا۔ اپنے ان خاص بندوں کو اللہ تعالیٰ ایسی رُوحانی نعمتوں سے نوازتا ہے اور ان کو ایک خاص جذب و تاثیر سے

بہرہ ور کرتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضؓ میں ایک خاص بات یہ تھی جس کا خاکسار پر بہت گہرا اثر ہے کہ اپنے خدام اور مخلص سے کام کرنے والے کارکنوں کے واجبی وقار اور احترام کا خیال رکھتے۔ کئی واقعات اِس ضمن میں بیان کئے جا سکتے ہیں۔ خاکسار ۱۹۴۹ء میں مشرقی افریقہ سے گیارہ سال بعد واپس آ رہا تھا۔ ہندوستان کی تقسیم ہو چکی تھی۔ ستمبر، اکتوبر کا مہینہ تھا۔ خاکسار کے متعلق حضور کو علم تھا کہ فلاں تاریخ کو بذریعہ سمندری جہاز کراچی پہنچ رہا ہوں۔ حضور ان دنوں کوئٹہ میں تھے۔ کراچی جماعت کے امیر محترم چوہدری محمد عبداللہ خاں صاحب مرحوم و مغفور کو حضور نے بذریعہ تار خاکسار کے استقبال اور پھر کوئٹہ بھجوانے کی ہدایت فرمائی۔ جہاز جب بندرگاہ پر پہنچا تو دیکھا کہ جماعت کا کثیر طبقہ اپنے معزز و محترم امیر صاحب کی معیّت میں کنارہ پر موجود ہے۔ محترم چوہدری صاحب جہاز کے اندر آئے۔ ضروری کارروائی سے فارغ ہو کر نیچے لے گئے۔ احباب سے معانقہ و مصافحہ ہوا۔ اسی دن بہت بڑی پارٹی جماعت نے خاکسار کے استقبالیہ کے سلسلہ میں دی۔ میرے ساتھ ایک طرف محترم امیر صاحب اور دوسری طرف محترم محمد نواز صاحب کٹکی بیٹھے ہوئے تھے جو اُن دنوں سیکرٹری اصلاح و ارشاد تھے۔ کٹکی صاحب مجھے کان میں کہنے لگے کہ "حضور کو آپ سے بہت پیار ہے"۔ مجھے خوشی بھی ہوئی لیکن اُس وقت انہیں میں نے کہا کہ حضور کو اپنے سب خدام سے پیار ہے۔ وہ کہنے لگے۔ درست ہے مگر آپ سے بہت پیار ہے۔ میں نے کہا آپ کو کیسے علم ہے؟ کہنے لگے ہمیں یہاں کسی مبلّغ کے آنے پر خلیفۂ وقت کی طرف سے کبھی ہدایت نہیں ہوئی حضور نے آپ کے متعلق بذریعہ تار کچھ ہدایات امیر صاحب کو بھجوائی ہیں۔ حضور کی شفقت و محبت اور اس کریمانہ سلوک کے متعلق علم ہوا تو آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ مجھ جیسے نالائق پر یہ شفقت۔ اس سے اگلے دن خاکسار کوئٹہ پہنچا۔ سٹیشن پر حضرت مولانا درد صاحبؓ اور سارا عملہ پرائیویٹ سیکرٹری کا اور دوسرے احباب موجود تھے۔ حضور کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضور نے شرفِ معانقہ و مصافحہ بخشا اور اِس حالت میں پایا کہ حضور اِس عاجز کے انتظار میں بیٹھے تھے۔

ایک اَور واقعہ بیان کر کے اب اِس مضمون کو ختم کرتا ہوں ورنہ حضور رضی اللہ عنہ کی ذاتِ گرامی تو روحانی برکتوں اور تاثیرات کا ایک خزانہ ہے اور آپ کے متعلق تاثرات کا بیان بھی حقیقتاً کوئی آسان کام نہیں۔ ہر شخص اور ہر خادم کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے ان برگزیدہ بندوں کا جو سلوک ہوتا ہے اس سے وہ یہی محسوس کرتا ہے کہ مجھ سے ہی حضور کا ایک خاص معاملہ تھا۔ خدام کے واجبی وقار کے سلسلہ میں یہ واقعہ جو ذیل میں درج کرتا ہوں بتاتا ہے کہ آپ کو نظام اور اس کی مختلف کڑیوں کے احترام کا خاص خیال رہتا تھا۔ جب خاکسار مشرقی

افریقہ گیا تو شروع کے چند سالوں میں جماعت کی مالی حالت بہت نازک تھی۔ خاکسار کا اور مشن کا خرچ مقامی جماعت پر تھا۔ سالہا سال ریلوے کے تھرڈ کلاس میں انتہائی تکلیف دہ سفر کرنا پڑتا تھا۔ ایک دفعہ ٹانگانیکا گیا تو وہاں کے دوستوں نے مجھے کہا کہ ریلوے مشنریوں سے سفر کا رعائتی کرایہ چارج کرتی ہے۔ Single fare میں آنے جانے کا سفر ہو جاتا ہے آپ سیکنڈ کلاس میں سفر کیا کریں۔ یہاں کی تھرڈ کلاس ہمارے ملک کی تھرڈ کلاس کی طرح نہیں ہے۔ چنانچہ میں نے ٹانگانیکا ریلوے میں اس رعایت سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے سیکنڈ کلاس میں سفر کرنا شروع کر دیا۔ اس پر نیروبی کے بعض حلقوں میں باتیں ہونے لگیں اور نوبت بایں جا رسید کہ ان دنوں مکرم ڈاکٹر شاہ نواز خاں صاحب رخصت پر مشرقی افریقہ سے قادیان آ رہے تھے اس حصّہ جماعت نے انہیں پیغام دیا کہ حضور سے یہ کہہ دیں کہ شیخ صاحب سیکنڈ کلاس میں سفر کرتے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب نے یہ پیغام من وعن حضور کی خدمت میں پہنچا دیا اور بحیثیت امین اپنا فرض ادا کر دیا۔ حضور نے سنتے ہی سخت ناراضی کا اظہار کیا اور فرمایا کہ میرے مبلّغ کو واپس کر دیں۔ دس شلنگ کا کوئی چپڑاسی رکھ لیں جو مسجد میں آنے جانے والوں کو گن لیا کرے۔ ڈاکٹر صاحب اپنی جگہ پریشان۔ اور یہ بات قصرِ خلافت سے نکل کر میرے والد صاحب کو بتا دی۔ لیکن جونہی حضور کے اِس جواب سے نیروبی کے اس طبقہ کو اطلاع ہوئی جنہوں نے یہ پیغام بھجوایا تھا سخت بے چین ہوئے اور شرمندہ بھی۔ اور پھر زندگی کے آخر تک انہوں نے نہ صرف خاکسار کے ساتھ بلکہ دوسرے مبلّغوں کے ساتھ بھی شریفانہ برتاؤ، حُسنِ سلوک اور عزّت و احترام کا معاملہ رکھا۔ بعد میں تو خاکسار کے لمبا عرصہ وہاں رہنے جو رُبع صدی سے بھی زائد کا عرصہ ہے اخوّت اور باپ بیٹے کے سے تعلقات جماعت کے افراد کے ساتھ ہو گئے۔ خدا ان کے اخلاص میں جزائے خیر دے۔ اپنے امام کے اشارہ کو پاتے ہی اپنی غلطی کی اصلاح کر لی اور اِس بات کو سمجھ لیا کہ نظام کا احترام اور نظام کے ہر حصّہ کا احترام ضروری ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## ۲

مکرّم جناب مولانا نذیر احمد صاحب مبشّر سابق امیر و مبلّغ انچارج احمدیہ جماعت غانا۔ مغربی افریقہ:۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ ایک اولوالعزم ہستی تھے۔ اِس سلسلہ میں دو واقعات کا ذکر کرتا ہوں۔

قادیان میں ایک دفعہ موضع بھینی میں سکھوں نے شرارت کرنی چاہی اور احمدیوں پر حملہ کر دیا۔ یہ خبر سُنتے ہی قادیان کے احباب اس طرف بھاگے۔ اس وقت میری عمر ابھی چھوٹی ہی تھی۔ احمدیہ بورڈنگ ہاؤس میں جو بڑی عمر کے طلباء تھے وہ بھی بھینی کی طرف دوڑے

اس موقع پر میں نے دیکھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ اکیلے ہی بغیر کسی پہرہ دار کے بازار میں مدرسہ احمدیہ کے سامنے تشریف لے آئے اور بڑے جرأت آمیز لہجہ میں مجھے فرمایا کہ یہ اعلان کرو الصلوٰۃ جامعۃً جس کا مقصد یہ تھا کہ دوست اجتماعی طور پر جائے وقوعہ کی طرف بھاگ پڑیں۔ اس وقت حضور پر ایک عجیب کیفیت طاری تھی جس سے حضور کی جرأت کا بآسانی اندازہ لگایا جاسکتا تھا۔

جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کشمیر کمیٹی کے صدر تھے حضور ایک جلسہ کے انعقاد کے لئے سیالکوٹ تشریف لے گئے۔ احرار کی طرف سے سخت مخالفت تھی لیکن باوجود اس مخالفت کے حضور نے شہر سیالکوٹ کے قلعہ پر تقریر شروع فرمادی۔ مخالفین ہزاروں کی تعداد میں حملہ آور ہوئے اور انہوں نے سٹیج پر اینٹیں اور پتھر برسانے شروع کر دیئے لیکن حضور کے عزم میں بالکل کوئی لغزش نہ آئی اور حضور نے اس موقع پر ایک پُرجلال و شوکت تقریر فرمائی۔ مَیں بھی وہاں موجود تھا اور حضور کی حفاظت کے لئے پہرے پر کھڑا تھا۔ جب شریر اپنی شرارتوں سے باز نہ آئے تو حضور نے اپنے پرائیویٹ سیکرٹری مکرم مولوی عبدالرحیم صاحب درد کو ڈپٹی کمشنر سیالکوٹ کے پاس یہ کہہ کر بھجوایا کہ "ہم ایک گھنٹے سے اس انتظار میں ہیں کہ آپ اِن شرارتیوں کا انتظام کریں گے لیکن پولیس کوئی انتظام نہ کر سکی۔ اب اگر آئندہ پانچ منٹ کے اندر اندر اِن شرپسندوں کو مار بھگائیں تو بہتر ورنہ ہم خود ایسا انتظام کرنے پر مجبور ہوں گے اور نتائج کی ذمہ داری آپ پر ہوگی۔"

حضور کے اِس پیغام کے پہنچتے ہی پولیس نے لوگوں کو منتشر ہونے کا حکم دیا اور سختی کرنے کی دھمکی دی جس پر شرپسند بھاگ گئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## حضور کی دُوربین نظر

۱۹۳۵ء کے اواخر میں مکرم مولوی نذیر احمد صاحب علیؓ نے اخبار الفضل میں اعلان کروایا کہ گولڈ کوسٹ کے مشن کے لئے ایک مولوی فاضل کی خدمات درکار ہیں جو وہاں کی جماعت کے لوگوں کو عربی کی تعلیم دے سکے اور اس شخص کے اخراجات احمدیہ مشن گولڈ کوسٹ کے ذمہ ہوں گے۔ یہ اعلان پڑھتے ہی مَیں نے اپنی خدمات بلا کسی شرط کے پیش کر دیں۔ میرے علاوہ بعض اَور مولوی فاضل صاحبان نے بھی اپنے نام پیش کئے لیکن انہوں نے بعض شرائط پیش کیں۔ لیکن جب یہ درخواستیں حضورؓ نے ملاحظہ فرمائیں تو فرمایا کہ مولوی نذیر احمد سیالکوٹی کو منتخب کر لیا جائے کیونکہ جو لوگ شرائط پیش کرتے ہیں وہ کام نہیں کیا کرتے۔ چنانچہ حضرت امیرالمومنینؓ نے مجھے گولڈ کوسٹ بھجوا دیا اور اللہ تعالیٰ نے مجھے بہت لمبا عرصہ تک جو عرصہ ربع صدی سے بھی زیادہ بنتا ہے اس ملک میں خدمتِ اسلام کی توفیق بخشی۔

## حضور کی توجّہ کا اثر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دَورانِ عرصہ تبلیغ کئی مشکلات پیش آئیں لیکن جب کبھی بھی حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دعا کے لئے لکھا تو قبل اس کے کہ حضور کی طرف سے خط کا جواب آتا وہ کام جو کہ درپیش ہوتا وہ ہو جاتا۔ یہ حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خاص توجہ کا اثر تھا۔

## خدّام کے کام کی قدر دانی

حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں یہ ایک خاص وصف تھا کہ حضور اپنے خدام کے کام کی بہت قدر دانی فرمایا کرتے تھے۔ اور بسا اوقات اپنی گفتگو، تقاریر اور خطبات میں اس کا اظہار فرما دیا کرتے تھے۔ چنانچہ اِس کی دو مثالیں پیش کی جاتی ہیں۔

حضورؓ نے ایک خطبہ ۲۵ ستمبر ۱۹۴۲ء کو دیا جو الفضل یکم اکتوبر ۱۹۴۲ء میں شائع ہوا اس میں حضور نے متعدد مبلّغین کی خدمات کو سراہتے ہوئے خاکسار کے متعلق یہ فرمایا:-

"ان کے علاوہ مولوی نذیر احمد صاحب مبشر سیالکوٹی آج کل گولڈ کوسٹ میں کام کر رہے ہیں۔ یہاں گو جماعتیں پہلے سے قائم ہیں مگر وہ اکیلے کئی ہزار کی جماعت کو سنبھالے ہوئے ہیں پھر ان کی قربانی اِس لحاظ سے بھی خصوصیت رکھتی ہے کہ وہ آنریری طور پر کام کر رہے ہیں جماعت انکی کوئی مدد نہیں کرتی۔ وہ بھی سات آٹھ سال سے اپنے عزیزوں اور رشتہ داروں سے جُدا ہیں بلکہ تبلیغ پر جانے کی وجہ سے وہ اپنی بیوی کا رخصتانہ بھی نہیں کرا سکے"۔

جب خاکسار گیارہ سالہ تبلیغی دَورہ کے بعد جنوری ۱۹۴۷ء میں قادیان واپس آیا تو مدرسہ احمدیہ کے صحن میں مجھے ایک عصرانہ دیا گیا جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے افریقہ میں تبلیغ کے موضوع پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا:-

"وہ قومیں جن کی تعداد ہم سے کہیں زیادہ ہے انہیں یہ سعادت حاصل نہیں ہوئی اور مولوی نذیر احمد صاحب (مبشّر) کو اس عمارت کی ایک بنیادی اینٹ بننے کی سعادت حاصل ہوئی جس کو ہم نے وہاں قائم کرنا ہے"۔

(الفضل ۱۵ جنوری ۱۹۴۷ء)

## حضورؓ میں اپنے خدّام کیلئے جذبۂ محبّت

جیسا کہ اوپر ذکر ہو چکا ہے کہ خاکسار جنوری ۱۹۴۷ء میں اپنے پہلے گیارہ سالہ تبلیغی دَورے کے بعد واپس قادیان آیا تو اُس وقت حضور اس خادم کے استقبال کے لئے قادیان ریلوے سٹیشن پر تشریف نہ

لاسکے لیکن استاذی المکرم حضرت سید سرور شاہ صاحبؓ
کو اپنی کار دے کر اِس خادم کے استقبال کے لئے
روانہ کیا لیکن دوسرے دن جب مَیں حضور کی ملاقات
کے لئے قصرِ خلافت میں حاضر ہوا تو حضور نے نہایت
ہی محبت بھرے انداز میں فرمایا کہ میری ایک بچی بیمار
تھی اِس لئے مَیں سٹیشن پر نہیں پہنچ سکا اور اس کے
بعد حضور مجھ سے بغلگیر ہوئے اور کافی عرصہ تک
مجھے اپنے بازوؤں میں دبائے ہوئے بغلگیر رہے جس کا
اثر اب تک مجھ پر ہے۔

اِسی ضمن میں مَیں ایک اور واقعہ کا ذکر بھی
کر دیتا ہوں جو کہ حضور کی اپنے خدام کے لئے
بے پایاں محبت کا بیّن ثبوت ہے۔ فروری ۱۹۴۷ء
میں خاکسار کی شادی کی تقریب عمل میں آئی۔ بارات
کے موقع پر حضرت امیر المومنینؓ بھی تشریف فرما ہوئے
اِس تقریب کے بعد بغیر اِس کے کہ میں حضور سے حضور
کی کار کا مطالبہ کرتا حضور میرے لئے خود ہی اپنی کار
چھوڑ کر پیدل محلہ دارالرحمت سے واپس قصرِ خلافت
تشریف لے گئے جس کا حضور کے تشریف لے جانے
کے بعد مجھے علم ہوا کہ حضور میرے لئے اپنی کار چھوڑ گئے
ہیں۔ حضور کے اِس اظہارِ محبت اور عزت افزائی کی یاد
مجھے کئی بار ستاتی ہے۔

## ایک خواب

ایک دفعہ مَیں نے خواب میں دیکھا کہ مَیں مسجد میں
نماز پڑھا کر سالٹ پانڈ مشن ہاؤس کے بالائی حصّہ میں
اپنے سونے کے کمرہ میں داخل ہوا تو کیا دیکھتا ہوں کہ
میرے پلنگ پر ایک بزرگ نہایت ہی خوبصورت سفید
ریش سوئے ہوئے ہیں۔ مجھے یہ بتایا گیا کہ یہ حضرت
ابراہیم علیہ السلام ہیں۔ اس کے بعد میرا ذہن اس طرف
منتقل کیا گیا کہ یہ حضرت سلمان فارسیؓ ہیں۔ اس کے
بعد یکدم مَیں نے دیکھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ
نہایت ہی سفید پگڑی باندھے ہوئے میرے پلنگ کے
پاس کھڑے تشریف فرما ہیں جس سے مَیں نے یہ تاثر لیا کہ
حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کو حضرت ابراہیم علیہ السلام
اور حضرت سلمان فارسیؓ کے ساتھ کوئی خاص تعلق ہے

۳

مکرم جناب چوہدری محمد شریف
صاحب سابق مبلغ بلادِ عربیہ و گیمبیا:۔
خاکسار عہدِ خلافتِ اولیٰ میں بتاریخ ۲۳۔
جنوری ۱۹۱۲ء ہوشیار پور کے ایک گاؤں (جھنگڑ کلاں)
تحصیل دسوہہ میں پیدا ہوا۔ ۱۹۱۶ء میں اپنے والد
صاحب چوہدری عبدالرزاق (مرحوم و مغفور) کے
ساتھ پہلی مرتبہ قادیان میں آیا اور ایک دو دن اپنے
سب سے بڑے بھائی (چوہدری غلام رسول صاحب
ٹھیکیدار) کے پاس جو ان دنوں بمع اہل و عیال قادیان
میں نور ہسپتال کے مشرقی طرف سامنے والے مکان
مملوکہ حضرت منشی محمد اسمٰعیل صاحب سیالکوٹی میں
رہتے تھے اور دارالمسیح اور تعمیرات سلسلہ احمدیہ
(منارۃ المسیح وغیرہ) میں حضرت نانا جان میر ناصر نواب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صاحبؓ کے سایہ عاطفت میں تعمیر کا کام کرتے تھے)
ٹھہر کر ہم پٹھانکوٹ (جہاں ہمارے والد صاحبؓ
گورنمنٹ کنٹریکٹر تھے) چلے گئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پھر ۱۹۱۷ء کے جلسہ سالانہ پر اپنی والدہ صاحبہ
(چراغ بی بی دختر حضرت مولوی وزیر الدین صاحب
صحابی ۱۲ از ۳۱۳ اصحاب حضرت مسیح موعود و مہدی
معہود علیہ السلام) اور خالہ صاحبہ (برکت بی بی) وغیرہ
کے ہمراہ جلسہ سالانہ پر آیا اور جلسہ سالانہ میں شامل
ہو کر واپس چلے گئے۔ جلسہ سالانہ ان ایام میں مسجد نور
میں منعقد ہوا کرتا تھا اور اسی مسجد میں خلافتِ ثانیہ کا
انتخاب بھی مارچ ۱۹۱۴ء میں عمل میں آیا تھا۔

جولائی ۱۹۱۷ء میں ہمارے والد صاحب
پٹھانکوٹ میں ہی اپنے مولیٰ حقیقی سے جا ملے (غفر اللہ
لہٗ) اور اللہ تعالیٰ نے مجھ پر اپنا یہ فضل و احسان کیا
کہ مجھے دینی تعلیم و تربیت دینے کے لئے ۱۹۱۸ء میں
قادیان میں لے آیا اور بلادِ عربیہ کو بطور مبلغ انچارج
روانہ ہونے تک متواتر ۲۰ سال حضرت مصلح موعود
صاحبزادہ میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح
الثانی رضی اللہ عنہ وارضاہ کے سایۂ عاطفت میں پرورش
پانے اور حضور سے فیوض و برکات حاصل کرنے کا موقع
عطا فرمایا۔ اور پھر حضور کی زندگی میں ۴۳ سال تک
سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ہندوستان، پاکستان، بلادِ عربیہ
اور مغربی افریقہ میں خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائی
اور یہ خاکسار حضور کی شفقتوں اور عنایاتِ خاصہ کا
مورد رہا جن میں سے چند ایک کا (أَمَّا بِنِعْمَةِ
رَبِّكَ فَحَدِّثْ) کے ماتحت یہاں ذکر کرتا ہوں۔

والحمد للہ اوّلًا واٰخرًا وظاھرًا وباطنًا

(۱) جب ہم (خاکسار اور خاکسار کی خالہ صاحبہ
برکت بی بی اہلیہ اللہ یار صاحب ٹھیکیدار بٹالوی) ۱۹۱۸ء
میں قادیان میں ہجرت کر کے آئے۔ گرمیوں کا موسم تھا
ہمارے خالو صاحب (اللہ یار) قادیان میں لکڑی
کے ٹال کا کام کرتے تھے اور یہ ٹال اس ریتلے میدان
میں واقع تھا جو ڈسٹرکٹ بورڈ پرائمری سکول اور
حضرت قاضی عبدالرحیم صاحب بھٹی کے مکان کے
بالمقابل واقع تھا جہاں بعد میں بہت سی دکانیں اور
ڈاک خانہ وغیرہ تعمیر ہوئے، ہمارے خالو صاحب
(اللہ یار ٹھیکیدارؓ حال مدفون قطعہ خاص صحابہ مقبرہ
بہشتی قادیان) نے اس میدان میں ایک جھونپڑی
لکڑی اور گھاس پھونس کی بنائی ہوئی تھی۔ ان ایام میں
حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ اپنے دیگر رفقاء، حضرت
صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب، مرزا گل محمد صاحب،
ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب وغیرہ کے ساتھ تعلیم الاسلام
ہائی سکول کی گراؤنڈز میں فٹ بال وغیرہ کھیلتے، دیکھنے اور
دیگر جماعتی تقریبات وغیرہ میں شامل ہونے کے لئے اسی
گلی میں سے آیا اور جایا کرتے تھے جو اس ٹال اور حضرت
قاضی عبدالرحیم صاحب کے گھر کے آگے سے گزرتی تھی اور
ضیاء الاسلام پریس بھی جو اس وقت ہاتھ سے چلایا کرتا
تھا اسی گلی میں واقع تھا۔

ایک دن شام کے وقت حضورؓ اس گلی میں سے
گذر رہے تھے اور اتفاق سے میری خالہ صاحبہ چارپائی

رہی تھیں حضور نے اس چکّی کی آواز کو سُنا اور وہاں بمع جملہ رفقاء کرام کھڑے ہو گئے۔ خالو صاحب سے حال وغیرہ دریافت فرمایا اور حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ کو (جن کے ذمّہ حضور کی طرف سے اپنی زمینوں اور جائیداد کا اہتمام و انصرام تھا) فرمایا کہ ٹھیکیدار صاحب کو کوئی زمین دے دیں۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے حضور کے ارشاد کی تعمیل فرما دی اور ہمارے خالو صاحب کو محلہ ارائیاں (حلقہ مسجد فضل) میں ڈھاب کے کنارہ پر محض لِلّٰہ بغیر کسی قیمت کے زمین کا ایک ٹکڑا عنایت فرما دیا جس پر ہمارے خالو صاحب نے اپنی استطاعت کے مطابق مکان بنا لیا اور ہم حضور کی للّٰہی شفقت کے سبب سے گھاس پھُوس کی جھونپڑی سے اس مکان میں منتقل ہو گئے، اور یہ مکان قادیان سے ہجرت تک (۱۹۴۷ء) بہت سے غرباء اور مساکین کے لئے (جنہیں ہمارے خالو صاحب اور خالہ صاحبہ اپنے پاس لے آیا کرتے تھے) ملجأ اور مأوٰی بنا رہا اور ہمیں بھی وسط جون ۱۹۲۹ء تک اسی مکان میں خالہ صاحبہ اور خالو صاحب کے ساتھ رہتا رہا۔ اور حضور کی یہ پہلی شفقت تھی جو باوجود بچپن سال گذر جانے کے میں بھُول نہیں سکا اور نہ انشاء اللہ آئندہ بھُولے گی۔ سچ ہے ؏

بر کریماں کارہا دُشوار نیست

(۲) حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کا خلافت کے ابتدائی ایام میں خلافت کا کام بھی زیادہ نہیں تھا جماعت ابھی ابتدائی حالت میں تھی۔ قادیان میں احمدیوں کی آبادی بھی بہت تھوڑی تھی۔ ۱۹۱۸ء-۱۹۱۹ء تک اگرچہ پُرانی قادیان (دارالامان) سے باہر دارالضعفاء، دارالعلوم، دارالفضل اور دارالرحمت کے محلہ جات معرضِ وجود میں آ گئے تھے لیکن ان محلہ جات میں (بجز دارالضعفاء) مکان خال خال تھے کوئی گھر یہاں اور کوئی وہاں۔ اِس لئے مساجد اقصٰی، مبارک، ناصر، نور اور فضل (اس وقت یہی پانچ مساجد تھیں) میں نماز گزاروں کی حاضری بھی آبادی کے تناسب کے لحاظ سے بہی ہوتی تھی۔ مسجد مبارک میں بھی حاضری بہت ہی محدود ہوا کرتی تھی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ پانچوں نمازیں (باستثناء نماز جمعہ جو مسجد اقصٰی میں ہوتی تھی) مسجد مبارک میں ہی پڑھایا کرتے تھے اور ہر نماز کے بعد ہم مسجد میں حضور کے مسجد سے گھر میں کھلنے والے دروازہ تک دو طرفہ قطار بنا لیا کرتے تھے اور حضور کے ساتھ مصافحہ کیا کرتے تھے۔

حضور کا یہ کمال حوصلہ تھا کہ کبھی حضور نے ہمارے بچّہ ہونے کی وجہ سے ہمیں اپنے مصافحہ سے محروم نہیں فرمایا اور کبھی ملال یا اِعراض کے نشان آپ کے چہرۂ مبارک پر میں نے نہیں دیکھے! حضور کا چہرۂ مبارک ہمیشہ مجھے درخشندہ و تابان اور دل کو سرور اور آنکھوں کو نور بخشنے والا نظر آیا اور حضور کا ملائم اور بھرا بھرا ہاتھ بچپن میں بھی نہایت پیارا نظر آیا اور روحانی و جسمانی عطروں کی خوشبو اس پر زائد ہوا کرتی تھی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۳) اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ممتاز مہاجرین اور اصحاب الصُّفّہ

کی بہت بڑی تعداد قادیان دارالامان میں زندہ موجود تھی اور مجھے ان سب کو بہت قریب سے دیکھنے کا اللہ تعالیٰ نے موقع عطا فرمایا اور مَیں نے ان سب کو حضورؑ کی محبت و اطاعت و ادب میں ایسا ہی محو پایا جیسے ایک شاگرد رشید اپنے مسلمہ بزرگ استاد کے سامنے متواضع و متأدب ہوتا ہے اور اپنی نظر بھی اس کے سامنے اونچی نہیں کرسکتا ؎

اَلطَّرِیْقَۃُ کُلُّھَا اَدَبٌ

اور حضور کا بھی یہ حال تھا کہ جب حضور کوئی عالیشان مضمون یا کتاب لکھتے تو اس کی کتابت و طباعت و اشاعت سے بھی پہلے اپنے ان اصحاب و احباب کو مسجد مبارک میں خود سُنایا کرتے تھے۔ چنانچہ تحفہ شہزادہ ویلز بھی حضور نے خود ہمیں مسجد مبارک میں سُنایا تھا اور اسی محبت کی بناء پر جو حضور کو اپنی جماعت سے تھی حضور نے فیصلہ فرمایا تھا کہ ہر احمدی صرف ایک آنہ اس کے اخراجات کے لئے دے۔ اور اِس طرح اپنے ۳۲,۲۰۸ احمدیوں کو حضور نے اِس دعوتِ اسلام کے کام میں شریک کرلیا۔ یہ کتاب ایک روحانی بادشاہ کے ایک جوان فرزند نے اِس زمانہ میں دنیا کے ایک سب سے بڑے بادشاہ کے ایک جوان فرزند کے لئے لکھی تھی اور آبِ زر سے لکھے جانے کے قابل اور ؎

من اگر سیم و زر می داشتمے
ایں براہیں بزر نگاشتمے

کی مصداق ہے۔ اور میری خوش قسمتی ہے کہ مَیں نے بھی اسے اپنے کانوں سے مسجد مبارک میں سُنا اور جو وفد قادیان سے لاہور بقیادت ہمارے ہیڈ ماسٹر صاحب حضرت قاضی محمد عبداللہ صاحب بھٹی (انگلستان کے دوسرے مبلّغ) شہزادہ ویلز کے استقبال میں اہلِ پنجاب کے ساتھ شرکت کے لئے گیا تھا اس میں یہ احقر العباد بھی شامل تھا ؎

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایں سعادت بزورِ بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

(۴) اگرچہ مَیں قادیان دارالامان میں ہی رہتا تھا اور سب تعلیم وہاں ہی حضور کے مقرر کردہ منہاج کے مطابق حاصل کی اور جامعہ احمدیہ اور مبلّغین کلاس سے بھی فارغ التحصیل ہوا اور جولائی ۱۹۳۱ء سے تبلیغ کے کام میں بھی قادیان سے باہر بھی جانے لگ گیا تھا اور اکتوبر ۱۹۳۴ء سے سلسلہ احمدیہ کا باقاعدہ مبلّغ بھی بن گیا تھا اور تقریباً ہر جمعہ، درس، جلسہ، مشاورت اور ہر ایک مجلس جس میں حضور شامل ہوئے اور اس میں جانے کے لئے کوئی روک نہ تھی (یعنی ٹکٹ وغیرہ یا کوئی خاص دعوت یا جلسہ وغیرہ) شامل ہوتا رہا۔ لیکن ۱۹۳۴ء تک مجھے خیال تھا کہ مَیں عامۃ الناس میں سے ہوں، مشار الیہم طلباء میں میرا شمار نہیں تھا اِس لئے حضور مجھے ذاتی طور پر نہیں جانتے!

اِسی سال ایک مرتبہ مَیں اپنے ایک للّٰہی محب و مخدوم دوست چوہدری شکر اللہ خان صاحب (مرحوم و مغفور) سے ڈسکہ میں (جبکہ مَیں سیالکوٹ میں مبلّغ

مقرر تھا اور مخدومی چوہدری صاحب کی مکرر بہ الحاح زوردار دعوت پر میں ہر ہفتہ ڈسکہ میں ایک دن جایا کرتا تھا) ذکر کیا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز مجھے ذاتی طور پر نہیں جانتے!

مخدومی چوہدری شکر اللہ خان صاحب نے بڑے اصرار سے فرمایا۔ کہ نہیں۔ حضور آپ کو اچھی طرح جانتے ہیں۔ اور ابھی تھوڑے دن ہی ہوئے کہ حضور لاہور میں ایک مجلس میں تشریف فرما تھے اور حضور نے جلسہ کاٹھ گڑھ (ضلع ہوشیارپور) کا ذکر فرمایا تھا اور آپ کا خاص طور پر نام لے کر بڑی خوشنودی کا اظہار فرمایا تھا۔

میں نے کہا الحمدللہ! اور اس سے مجھے بہت تسلی ہوئی کہ حضور مجھے جانتے ہیں۔

(۵) اگرچہ میرے بزرگ دوست چوہدری شکر اللہ خان صاحب (مرحوم و مغفور) کی تصدیق سے مجھے علم ہو گیا تھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ مجھے ذاتی طور پر جانتے ہیں لیکن حضور کی اس عنایت و شفقت اور میری اس غلط فہمی کا اس طرح بھی یقینی طور پر ازالہ حضور نے کر دیا کہ اوائل ۱۹۳۶ء میں حضور نے مناسب خیال فرمایا کہ ہماری (علماء یا مولوی صاحبان کی) روایتی سستی کو دور کر دیں اور ہم میں فوج کی طرح چستی پیدا کر دیں۔ اس لئے آپ نے نظارت دعوۃ و تبلیغ کو ہدایت دی کہ اس وقت جس قدر جماعتِ احمدیہ کے مبلغین مرکز میں موجود ہیں سب کو (ٹریٹوریل فورس کی طرح) فوجی ٹریننگ دی جائے اور حضرت مرزا گل محمد صاحب کو ہمارا سپہ سالار متعین کر دیا اور مجبی اخویم مولوی (سید احمد) صاحب کو ہمارا انچارج مقرر کر دیا اور سلواروں، قمیصوں اچکنوں و کوٹوں و پگڑیوں وغیرہ کی بجائے ہمیں عام فوجی لباس خاکی نیکر و قمیص و پگڑی میں ملبوس ہونا پڑا اور بندوقوں کی بجائے (جن کی حکومت کی طرف سے اجازت نہیں تھی) لاٹھیاں اٹھانا پڑیں۔ اور یہ ٹریننگ جنوری سے اپریل تک ہوتی رہی۔ فجزاہ اللہ عنا احسن الجزاء۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انہی ایام میں جب ہم ایک دن سب مبلغین (جن کا فوٹو تاریخ احمدیت جلد ۱۳ میں شائع ہو چکا ہے) اپنے انچارج صاحب کی زیرِ قیادت زنانہ جلسہ گاہ کے میدان میں (جو حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب کے مکان کے سامنے واقع تھی) پریڈ میں مصروف تھے اور نو دس بجے صبح کا وقت تھا مجبی فی اللہ چوہدری برکت علی خاں صاحب آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ و فنانشل سیکرٹری تحریکِ جدید تشریف لے آئے۔ ان کے ہاتھ میں ایک چٹھی تھی جس پر حضور کے اپنے ہاتھ کا لکھا ہوا یہ ارشاد تھا کہ جماعت سیالکوٹ شہر کی طرف سے ابھی تک وعدہ جات تحریکِ جدید سالِ رواں نہیں آئے مولوی محمد شریف صاحب فوراً وہاں چلے جائیں اور وعدہ جات تحریکِ جدید لے کر آئیں۔

ہمارے انچارج صاحب نے مجھے حکم دیدیا اور میں اسی وقت پریڈ سے ڈسمس ہو کر سیالکوٹ شہر کے لئے روانہ ہو گیا اور دو تین دن کے اندر اندر سیالکوٹ شہر کی جماعت سے تحریکِ جدید کا وعدہ گذشتہ سال

سے زیادہ لاکر حضور کی خدمت میں پیش کر دیا جس پر حضور نے خوشنودی کا اظہار فرمایا۔ اور خاکسار کو اس سے بھی زیادہ خوشی یہ تھی کہ حضور یقیناً مجھے ذاتی طور پر جانتے ہیں۔ اور اس وقت جبکہ حضور کے سب مبلّغینِ کرام یہاں موجود تھے جن میں سے بہت سے مجھ سے بہت زیادہ سینئر تھے حضور کا خاکسار کا نام لے کر ارشاد فرمانا میرے لئے ایک خاص خوش قسمتی اور حضور کی نوازش کا ایک دل سے نہ مٹنے والا نشان ہے۔ فجزاہ اللہ عنی احسن الجزاء۔

(۶) زمانہ گذرتا گیا۔ ۱۹۳۷ء میں یہ خاکسار حضور کی ہدایت کے مطابق ڈیرہ غازی خان میں مبلّغ ضلع تھا۔ اگست میں مجھے اچانک حضور کی طرف سے تار ملا کہ فوراً قادیان واپس آجاؤ! میں دھڑکتے ہوئے دل کے ساتھ کہ خدا جانے مجھ سے کیا قصور ہو گیا ہے کہ حضور نے مجھے بذریعہ تار واپسی کے لئے حکم دیا ہے تیسرے دن قادیان دارالامان میں پہنچ گیا۔

دوپہر کی گاڑی سے قادیان ریلوے سٹیشن پر اُترتے ہی میں نے اپنا سوٹ کیس وغیرہ قُلی کے ہاتھ اپنے گھر (واقع محلہ دارالرحمت) بھیج دیا اور خود سیدھا دفتر محترم ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ (حضرت مولوی عبدالمغنی خان صاحبؓ) کی خدمت میں پہنچا۔ اس وقت آپ اکیلے ہی دفتر میں موجود تھے۔ سخت گرمی کا موسم تھا۔ دروازے پر چِک لگی ہوئی تھی۔ میرے "السلام علیکم" کہنے پر آپ دروازہ میں تشریف لے آئے "وعلیکم السلام" فرمایا۔ اور فرمایا "آپ کب تشریف لائے ہیں؟" میں نے جواب دیا "ابھی اسی دوپہر کی گاڑی سے"! آپ نے فرمایا "حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے کہ آپ فلسطین کے لئے روانہ ہو جائیں اور اپنی اہلیہ صاحبہ کو بھی ساتھ لے جائیں۔ آپ قاضی ارشد صاحب (حبیّ فی اللہ اخویم قاضی رشید احمد صاحب ارشدؓ ہیڈ کلرک نظارت دعوۃ و تبلیغ) سے مل کر ان سے پاسپورٹ کے لئے درخواست فارم لے لیں اور کل گورداسپور جا کر داخل کروا دیں"۔ اور مجھے اجازت دے دی۔ میں السلام علیکم کہہ کر رخصت ہوا۔

یہ ہدایت سُنکر میرے دل کو قرار آیا کہ الحمدللہ! حضرت صاحب مجھ سے ناراض نہیں بلکہ اعتماد کا اظہار فرمایا ہے!

میں دفتر سے گھر (دارالرحمت) آرہا تھا۔ راستہ میں اخویم مکرم و معظم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل جالندھری کا گھر بھی تھا آپ کو بلادِ عربیہ سے واپس آئے ہوئے ابھی صرف ڈیڑھ سال ہی گذرا تھا۔ حُبُّ الْاِسْتِطْلَاعِ انسانی خاصہ ہے میں نے دل میں کہا مولانا صاحب سے دریافت کرتا ہوں کہ میرا تقرر فلسطین کے لئے کیسے ہوا؟ میں نے ان کے مکان پر دستک دی۔ دوپہر کا وقت تھا۔ مولانا صاحب نے اپنی بیٹھک کا دروازہ کھولا۔ کھڑے کھڑے علیک سلیک اور مرحبا وغیرہ کے بعد میرے سوال پر انہوں نے فرمایا کہ میں اور تو اس وقت کچھ نہیں کہہ سکتا صرف آپ کو مبارکباد دیتا ہوں کہ حضور نے آپ کا انتخاب فلسطین کے لئے بغیر کسی سے مشورہ کے فرمایا ہے! مولانا صاحب کا میں نے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شکریہ ادا کیا اور اپنے گھر پہنچ گیا۔ بعد میں معلوم ہوا کہ مولانا صاحب کی والدہ محترمہ اس روز سخت بیمار تھیں جس کے چند دن بعد وہ وفات پاکر بہشتی مقبرہ میں داخل ہوگئیں۔ غفر اللہ لھا واکرم مثواھا مرحومہ ہماری والدہ صاحبہؓ کی دِلی سہیلی تھیں اور مولانا صاحب کے ایک چھوٹے بھائی (مولوی عبدالغفور صاحب جالندھری سابق مبلغ جاپان) میرے کلاس فیلو اور ہم تقریباً ہموطن بھی تھے۔

(۷) بہ تعمیل ارشاد حضرت اقدس مَیں نے فلسطین وغیرہ بلادِ عربیہ کے لئے پاسپورٹ کی درخواست دے دی۔ ان دنوں گورنمنٹ برطانیہ نے فلسطین و عدن میں غیر ملکیوں کے داخلہ پر سخت پابندیاں لگائی ہوئی تھیں اور فلسطین میں بھی شورو شرابہ اور خون و خرابہ زوروں پر تھا۔ متواتر چھ ماہ تک اہلِ فلسطین (عربوں) کی ہڑتال بھی (جس کا آج تک کی تاریخ میں ایک ریکارڈ ہے) ہو چکی تھی۔ اِس لئے بڑی مشکل سے بٹالہ، گورداسپور اور لاہور وغیرہ کے کئی کئی چکّر لگانے کے بعد اور نظارت دعوۃ و تبلیغ و نظارت امورِ عامہ کی انتہائی کوشش اور حضور کی ذاتی غیر معمولی توجہ کی وجہ سے مجھے ایک سال کے بعد پاسپورٹ ملا اور مَیں پاسپورٹ ملنے کے ایک ہفتہ بعد قادیان سے احمدیہ مشن بلادِ عربیہ کے لئے (جس کا ہیڈ کوارٹر اس وقت فلسطین میں تھا) ستمبر ۱۹۳۸ء کے پہلے ہفتہ میں حضورؓ کی دعاؤں کے ساتھ بمع اہلیہ روانہ ہوگیا۔

(۸) بلادِ عربیہ کے لئے روانہ ہونے سے ایک ماہ قبل حضرت مصلح موعودؓ کی ایک اَور خاص الخاص شفقت و عنایت خاکسار کے حصّہ میں آئی اور میرے ازدیادِ ایمان اور معرفت کا موجب ہوئی اور وہ من وعن یہ ہے:۔

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

نظارت امورِ عامہ

صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان ضلع گورداسپور

مکرمی ناظر صاحبان و افسران صیغہ جات

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہٖ نے مولوی محمد شریف صاحب کو قاضی اِس غرض کے لئے مقرر فرمایا ہے کہ صیغہ جات اور کارکنوں کے ذمّہ سابق ٹھیکیدار[1] مہاشہ فضل حسین صاحب کی قابلِ ادا رقوم جو ہیں ان کا تصفیہ کریں۔ حضور نے نظارت ہٰذا کو ہدایت کی ہے کہ انکے فیصلہ کے بموجب ان رقوم کی وصولی کا انتظام کیا جائے سو مَیں امید کرتا ہوں کہ آپ ان سے تعاون فرمائیں گے۔

ناظر امورِ عامہ

زین العابدین

۳۸-۸-۷ "

الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ اِس سلسلہ میں ناظر صاحب اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ (حضرت چوہدری فتح محمد صاحب

---

[1] مبک ڈپو تالیف و اشاعت صدر انجمن احمدیہ قادیان۔ محمد شریف

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیال ایم۔اے) تک نے تعاون فرمایا اور یہ معاملہ چند دنوں میں بخیر و خوبی طے ہو گیا اور اِس احقر العباد نے سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شاہاں چہ عجب گر بنوازند گدارا

کا عملی نظارہ دیکھا۔ اللّٰھمّ صلّ علیٰ محمدٍ وعلیٰ اٰلہٖ وخلفاءہٖ اجمعین۔

(۹) قومی اور غیر قومی لباس کا مسئلہ مختلف رنگوں میں سامنے آتا رہتا ہے اور عورتوں کے پردہ اور طریقۂ پردہ کا مسئلہ بھی مدّتوں سے زیرِ بحث چلا آرہا ہے۔ بلادِ عربیہ کے لئے روانہ ہونے سے دس۱۰ دن قبل جب خاکسار کے لباس کی تیاری کا مرحلہ آیا تو خاکسار نے بتاریخ ۲۲ اگست ۱۹۳۸ء حضور سے استفسار کیا کہ:۔

"۴۔ شیروانی کوٹ۔ سبز پگڑی اور پتلون نما پاجامہ بیرونی مبلغین کے لئے حضور کا فرمودہ لباس ہے یا مبلغین کا خود تجویز کردہ ہے۔ اگر حضور کا تجویز کردہ نہیں تو خاکسار کے متعلق کیا ارشاد ہے کیونکہ خاکسار حضور کی اقتداء میں حضور جیسا لمبا کھلے گلے کا کوٹ استعمال کرتا ہے۔"

"۵۔ خاکسار کی بیوی شروع سے لٹھے کا سفید برقعہ لمبا استعمال کرتی ہے۔ مکرم مولوی محمد سلیم صاحب فاضل سے خاکسار نے دریافت کیا تھا انہوں نے مشورہ دیا ہے کہ سیاہ رنگ کا برقعہ ہو (جسے لوگ انگریزی برقعہ کہتے ہیں) تو بہتر ہے۔ اس کے متعلق حضور کا کیا ارشاد ہے۔"

حضور نے اس کے جواب میں میرے خط پر اپنے قلمِ مبارک سے تحریر فرمایا:۔

"سیاہ ہی مناسب ہے۔"

"انگریزی ممالک کے لئے وہ لباس ہے کیونکہ وہ کھلے گلے کا کوٹ بغیر پتلون کے گندہ لباس سمجھتے ہیں۔"

فوری

مولوی محمد شریف صاحب مبلغ فلسطین

کو واپس۔"

اور ۲۳ اگست کو حضور کا یہ ارشاد مجھے مل گیا اور حتی الوسع اس کے مطابق عمل کیا گیا اور اب تک حضور کی یہ مقدّس یادگار میرے پاس محفوظ ہے۔ اس سے حضور کی اپنے محبّوں اور خادموں کی قدم قدم پر رہنمائی کا ثبوت بھی ملتا ہے۔ فجزاہ اللہ عنا احسن الجزاء

(۱۰) فرطِ محبّت یا عقیدت سے ۱۹۳۴ء میں مجھے خیال آیا کہ حضور سے بطور تیمن و تبرک حضور کی اپنے ہاتھ سے لکھی ہوئی کوئی نصیحت مل جائے تو بڑے قسمت اِس پر میں نے حضور کی خدمت میں کسی نصیحت کے لئے درخواست سپردِ ڈاک کر دی۔

ایک سال سے زیادہ عرصہ گذر گیا حضور کی طرف سے کوئی جواب نہ آیا۔ اور میں اپنی اس درخواست کو بھی بھلا چکا تھا۔ اچانک ۹ دسمبر ۱۹۳۵ء کو سیالکوٹ شہر میں (جہاں میں متعیّن تھا) مجھے ایک ملفوف بذریعہ ڈاک ملا جس پر مندرجہ ذیل پتہ ہے:۔

"عزیزم مکرم

مولوی محمد شریف صاحب مبلغ

احمدیہ دارالتبلیغ سیالکوٹ شہر

" 18 4 84

مَیں نے اسے وصول کر کے کھولا تو اس میں یہ گرامی نامہ تھا:-

" بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

عزیزم مکرم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

اپنے مبلّغوں کے لئے مَیں اِس سے زیادہ قیمتی نصیحت کوئی نہیں سمجھتا کہ وہ بیکار نہ بیٹھیں۔

دوسرے۔ سچ بولیں

تیسرے۔ اللہ تعالیٰ سے سچّا تعلق پیدا کرنے کی کوشش کریں۔

والسّلام

خاکسار

مرزا محمود احمد

خلیفۃ المسیح الثانی

5 12/35

مَیں نے حضور کی ان نصائح کو اپنے لوحِ قلب پر لکھ لیا اور آج تک کوشش کر رہا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھے ان قیمتی نصائح پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرماتا رہے یہ مقدّس مکتوب بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے میرے پاس اب تک محفوظ ہے۔

ہمارے رسولِ مقتدیٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق اللہ تعالیٰ نے کیا خوب فرمایا ہے (لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ اَلَّا يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ) اور آپ کے خلفاء کرام کی بھی یہی شان ہے! صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَخُلَفَاءِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آمین۔

(۱۱) بلادِ عربیہ کو روانگی سے ایک دن قبل بتاریخ ۱۰ رجب ۱۳۵۷ھ (۶ ستمبر ۱۹۳۸ء) بروز بدھ مَیں حسبِ ہدایت حضور بعد نماز ظہر قصرِ خلافت میں حاضر ہوا۔ محترم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب مجھے حضور کی خدمت میں پیش کر کے نیچے چلے گئے اور بس وہاں آقا اور غلام ہی رہ گئے۔ سخت گرمیوں کا موسم تھا۔ حضور نے ململ کا کھُلی آستینوں والا کُرتہ پہنا ہوا تھا۔ ایک کُرسی پر حضور مجسّم نور و محبّت و حلم تشریف فرما تھے، سامنے والی کُرسی پر مجھے بیٹھنے کے لئے ارشاد فرمایا تین بجکر بتیس منٹ سے چار بجکر تیس منٹ تک حضور مجھے بڑی محبت اور پیار سے ہدایات دیتے رہے۔ مَیں اپنی پاکٹ بُک میں اشارۃً و خلاصۃً لکھتا گیا۔

پہلی ہدایت حضور کی طرف سے یہ تھی کہ "عرب قوم کا کیریکٹر مطالعہ کریں" اور اس کی حضور نے دو تین مثالیں بھی بیان فرمائیں۔

پھر دوسری ہدایت یہ تھی کہ

" غیر تمدّن سے مرعوب نہ ہوں ہمیشہ اپنے وقار کو قائم رکھیں"

اور اس کی حضور نے بعض مثالیں بیان فرمائیں۔

پھر وہاں کے حالات پر تبصرہ فرمایا اور اسکے متعلق قابلِ قدر اور دُور اندیشی سے پُر ہدایات دیں۔

پھر فرمایا:-

" مَیں عرصہ سے محسوس کرتا ہوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمارے مبلّغ مولوی ہیں مبلّغ نہیں۔ مبلّغ بنیں۔ مومن بنائیں۔ حوالہ جات کوئی چیز نہیں۔ ان کو بجائے مولوی بننے کے مومن بننا چاہیئے اور شو (SHOW) اور نمائش بالکل نہیں ہونی چاہیئے۔ گفتگو میں سادگی ہونی چاہیئے۔ ضرور جواب کے لئے خواہ آتا بھی نہ ہو۔ تیار نہ ہونا چاہیئے۔ اگرچہ اس پر مومن کا ایمان ہونا چاہیئے کہ ہر چیز قرآن کریم میں ہے۔۔۔"

پھر فرمایا :۔

" دین کے معاملہ میں کبھی جرأت نہیں کرنی چاہیئے۔ دعا کر کے خدا سے برکت حاصل کریں خدا سکھلائے گا۔ مگر اس کی علامت یہ ہے کہ اس میں کبر نہیں آئے گا۔"

پھر حضور نے قرآن شریف کے ادب، اس کی تفسیر اور اس سے دینی مسائل کے استخراج وغیرہ کے متعلق اصولی ہدایات دیں۔ پھر فرمایا :۔

" اپنے سلسلہ کے کام میں بیوی کی بات نہ سُنیں۔ بیوی بھی ایسی ہے جیسے دُوسری عورتیں۔" اور فرمایا کہ اپنی بیوی کو سمجھا دیں کہ " تم اگر اپنے حقوق لوگی تو میرے حقوق جاتے رہیں گے۔"

پھر اصلاحِ نفس کے متعلق بعض دلکش اصول بیان فرمائے اور فرمایا :۔

" کبھی قرض نہیں لینا چاہیئے جس کی ادائیگی کی صورت نہ ہو! اور اس صورت کو بھی مدِّنظر رکھنا چاہیئے کہ ادائیگی کی صورت میں فوراً کا خیال بھی رہنا چاہیئے۔"

یعنی اگر کسی وقت قرضہ دینے والے کی طرف سے یہ مطالبہ ہو جائے کہ مجھے فوری ضرورت ہے تو یہ قرضہ فوراً ادا بھی کیا جا سکے۔

نیز فرمایا :۔

" قرض بھی انسان کی بڑی بھاری ذلّت کا موجب بن جاتا ہے۔ بعض دفعہ تحفہ بھی۔۔۔ اور ان کی زیادتی سے بھی بچنا چاہیئے!۔۔۔ تحفہ میں بھی بڑی احتیاط رکھنی چاہیئے۔۔۔ اِس بات کو بھی مدِّنظر رکھیں کہ اس کا (یعنی تحفہ دینے والے کا) کوئی کام میرے ساتھ پڑنے والا تو نہیں۔"

یعنی کوئی مدعی یا مدعا علیہ تو نہیں جس کا تنازعہ فیصلہ کے لئے میرے پاس آنے والا ہے۔ اور اِس ضمن میں حضور نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اور اپنی مثال بھی دی۔

الغرض یہ پُرلطف مجلس اور یہ زرّیں ہدایات ایک گھنٹہ تک جاری رہیں اور میری پاکٹ بک کے آٹھ صفحات میں درج ہیں۔ جب حضور ختم کر چکے اور نمازِ عصر کا وقت بھی ہو گیا تو حضور اپنے اِس غلام کو الوداع

کہنے کے لئے کھڑے ہو گئے۔ خاکسار بھی کھڑا ہو گیا اور عرض کیا حضور اِن ہدایات پر دستخط فرما دیں۔ حضورؓ نے بڑے پیارے انداز میں فرمایا:-

"لکھا تو آپ نے ہے دستخط میں کر دوں؟"

مَیں نے کہا حضور جو کچھ لکھا ہے حضور کے سامنے ہی لکھا ہے۔ اِس پر حضور ہنس پڑے اور ہدایات کے نیچے اپنے دستِ مبارک سے اپنا اسمِ مبارک

مرزا محمود احمد

لکھ دیا۔

اِس کے بعد مَیں نے عرض کیا "حضور معانقہ کی بھی اجازت عطا فرماویں"۔ کیونکہ مَیں نے آج تک کبھی حضور سے معانقہ نہیں کیا تھا اور نہ کسی بزرگ یا حضورؓ کے کسی دوست یا ہم عمر کو حضور کے ساتھ معانقہ کرتے دیکھا تھا۔ حضور نے تبسّم فرمایا اور فرمایا "کر لیں"۔ مَیں نے حضور سے معانقہ کیا اور حضور کے جسمِ مبارک سے (جس پر صرف باریک ململ کا ایک کُرتہ تھا) برکت حاصل کی۔ اور حضور کی دعا کے بعد "السلام علیکم" عرض کر کے روانہ ہو آیا۔ اور یہ تھی میری زندگی کے بیس سالہ دورِ اوّل کی حضور سے اِس ظاہری عالم میں آخری ملاقات! جس کی یاد اب تک تازہ ہے اور جس کی لذّت و سرور آج بھی اسی طرح محسوس کر رہا ہوں جیسے آج سے ۳۶ سال قبل! اور میری دِلی تمنّا ہے کہ مَیں ایسا ہی بن جاؤں جیسا حضورؓ مجھے بنانا چاہتے تھے اور ان سب ہدایات پر حتی الوسع عمل کرتا رہوں۔ اور حضور کی طرح حضور کے سب محبّوں کا خاتمہ بھی بالخیر ہو۔ آمین یا ربّ العالمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لاریب مصلح موعود، محمود، ایک نور اور ہمارے لئے نشانِ رحمت و فضل تھا جو آسمان سے اُترا۔ ہم نے اس کے نور سے نور حاصل کیا، اس کی محبت کے جلوے دیکھے، اس کے جلال کو دیکھا، اس کے کمال علم و حلم و تقویٰ کو دیکھا۔ اس نے دنیا کے کناروں تک شہرت پائی اور قوموں نے اس سے برکت حاصل کی اور جن کے ذریعہ اس کا نام دنیا کے کناروں تک پہنچا۔ ان میں سے ایک یہ عاجز محمد شریف ابن عبدالرزاق بھی ہے۔ وذٰلك فضل الله يؤتيه من يّشاء، ولاراذّ لفضله۔ واللّٰهمّ صلّ علىٰ محمّدٍ و علىٰ اٰل محمّدٍ وعلىٰ خلفاء محمّدٍ و بارك وسلّم۔ ؎

"تیرے اے میرے مربّی کیا عجائب کام ہیں
گرچہ بھاگیں جبر سے دیتا ہے قسمت کے ثمار"

(۱۲) حضور کے روحانی کمالات میں سے بھی دو مثالیں یہاں درج کر دیتا ہوں:-

(۱) اپریل ۱۹۲۸ء کا ذکر ہے کہ حضورؓ نے خان صاحب ذوالفقار علی خان صاحب کو مخاطب کر کے فرمایا:-

"مَیں نے سامنے کسی چیز پر جلیسے دیوار ہوتی ہے" محمد علی" لکھا ہوا دیکھا جو میرے دیکھتے دیکھتے مٹ گیا۔

خدا جانے اِس سے کون محمد علی مراد ہیں۔ ایک تو آپ کے بھائی مولانا محمد علی اِس وقت ہندوستان میں

مشہور ہیں۔ دوسرے محمد علی غیر مبائع
ہیں اور تیسرے محمد علی جناح"۔

(الفضل ۲۰۔ اکتوبر ۱۹۳۱ء)

تینوں "محمد علی" صاحبان علی الترتیب ۱۹۳۱ء
۱۹۵۲ء اور ۱۹۴۸ء میں حضور کی زندگی میں ہی اِس
دارِ فانی سے عالمِ جاودانی کی طرف منتقل ہو گئے۔

(۲) حضور نے اپنے خطبہ جمعہ ۱۸۔ اکتوبر ۱۹۴۰ء
میں فرمایا:۔

"باہر سے جو خط آئے ہیں ان میں سے
بعض میں یہ ذکر کیا گیا ہے کہ غیر مبایعین
آج کل میرے متعلق یہ دعویٰ کر رہے
ہیں کہ ان کی عمر باون ۵۲ سال سے زیادہ
نہیں ہو سکتی اور یہ کہ اِس عرصہ میں وہ
ضرور فوت ہو جائیں گے۔
زندگی اور موت تو اللہ تعالیٰ کے
قبضہ میں ہے۔
لیکن مَیں سمجھتا ہوں اگر غیر مبائعین یہ
کہتے ہیں تو بہتر ہے وہ اس کو تحریر میں
لے آئیں۔ پھر
اللہ تعالیٰ ان کو جھوٹا کر کے دکھلا
دے گا"۔

(الفضل ۲۴۔ اکتوبر ۱۹۴۰ء صفحہ ۱)

حضور اِس اعلان کے بعد ۲۵ سال تک زندہ
رہے اور حسبِ وعدہ و بشارت الٰہیہ کہ "وہ (مصلح موعود)
لمبی عمر پانے والا ہوگا" ستر ۷۰ سال کی عمر پا کر نومبر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۱۹۶۵ء میں اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اُٹھائے
گئے۔ فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ۔

## ۴

### نسیم سیفی:۔

بات سے بات نکلتی ہے اور پُرانی یادداشتیں
بغیر کسی ترتیب اور بغیر کسی تسلسل کے ذہن میں اُبھرتی
چلی جاتی ہیں۔ اگر ان کو ترتیب دیا جائے تو شاید ان کی
بے ساختگی میں وہ لذّت اور دلچسپی قائم نہ رہے۔ آخر
ذہن پر زور دے کر ہی ان کو ترتیب دیا جا سکتا ہے نا۔
مَیں ایسا نہیں کرنا چاہتا۔ سیدنا حضرت مصلح موعود
رضی اللہ عنہ کی یاد ہے۔ ذہن اور ان یادوں کا تعلق
بالکل ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے جسم اور خون کا۔ مَیں نے
سیّدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی خلافت میں
قادیان میں آنکھ کھولی اور اگرچہ گاہے گاہے قادیان سے
باہر رہنے کی وجہ سے زندگی کا ایک معتدبہ حصّہ قادیان
سے باہر ہی گذرا لیکن پیدا قادیان میں ہوا اور پلا بڑھا
بھی وہیں۔ اِس لئے یہ یادداشتیں بہت بچپن کے وقت
سے شروع ہوتی ہیں اور حضور کی حیاتِ طیّبہ کے آخری
ایّام تک چلتی ہیں۔

مسجد اقصیٰ (قادیان) میں حضور خطبہ ارشاد
فرما رہے تھے بارش شروع ہو گئی۔ حضور نے خطبہ میں
فرمایا کہ جو لوگ صحن میں ہیں بارش میں ٹھہر سکتے ہیں
وہ وہیں رہیں باقی مسقف حصّہ میں آنے کی کوشش کریں۔
مَیں ابھی بچّہ ہی تھا۔ بارش میں سردی بھی لگ رہی تھی لیکن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دل نے گوارا نہ کیا کہ اندر چلا جاؤں۔ بارش ہی میں خطبہ سُنا اور بارش ہی میں نماز پڑھی۔ حضور کا یہ فرمان کہ "جو لوگ باہر رہ سکتے ہیں" کچھ اِس قسم کا تھا کہ مَیں نے اِس بات کو ترجیح دی کہ حضور کی اِس توقع کو پورا کیا جائے کہ صرف وہ لوگ اندر آئیں جو بڑھاپے یا بیماری وغیرہ کی وجہ سے سردی میں بیٹھ نہ سکتے ہوں باقی باہر رہیں بات بہت معمولی سی ہے کہ مَیں بھی باہر ہی رہا لیکن اس کا سرور آج تک دل میں موجود ہے۔ قادیان میں کئی ایسے مواقع آئے کہ حضور نے نوجوانوں اور کسی قدر زیادہ عمر والوں سے بعض باتوں کے مطالبے کئے۔ تو بچپن کے باوجود دِل اِس بات کی طرف کھنچتا رہا کہ خود کو اس زمرہ میں ضرور شامل کروں اور حضور کی ہدایت پر عمل کرنیکی سعادت حاصل کروں۔

کوئی غیر ارادی طاقت ایسا کرواتی تھی یا اس کے کچھ اَور عوامل تھے یہ تو مَیں نہیں کہہ سکتا لیکن ایک بات مَیں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ حضور سے یہ محبت اور حضور کے ارشادات پر عمل کی خواہش میں اِس بات کا ضرور دخل تھا کہ حضور بچّوں کو اِس قدر پیار سے نوازتے تھے کہ اس پیار کی موجودگی میں دل میں حرف اور صرف یہی کیفیت پیدا ہو سکتی تھی۔

جمعہ کے بعد حضور کا یہ عام دستور تھا (قادیان میں اپنے بچپن کے زمانے کی بات کر رہا ہوں) کہ محراب سے باہر کے دروازے کی سیڑھیوں تک دو رویہ قطاریں بن جاتی تھیں اور حضور سب کو شرفِ مصافحہ عطا فرماتے تھے۔ بڑے تو شاید ایک ہی دفعہ مصافحہ کر کے چلے جاتے ہوں گے لیکن مجھ جیسے بچّے ایک جگہ مصافحہ کر کے دوڑ کے ذرا اَور آگے کھڑے ہو جایا کرتے تھے اور ایک دفعہ پھر مصافحہ کر لیا کرتے تھے۔ اور ایک دفعہ پھر اور ایک دفعہ پھر۔ حضور اکثر پہچان لیتے لیکن مصافحہ ضرور فرماتے اور ساتھ ہی مسکراتے بھی۔ یہ مسکراہٹ ابھی تک میرے دل پر نقش ہے۔ مَیں نے خدا جانے کتنی دفعہ ایسا کیا اِس لئے بے شمار مسکراہٹیں میرے دل کو جگمگا رہی ہیں۔ اور سچ تو یہ ہے کہ ان مسکراہٹوں نے زندگی کا راستہ بدل دیا۔ ایسی راہ پر گامزن کر دیا جس پر اللہ چاہے تو برکتیں ہی برکتیں ہیں اور کامیابیاں ہی کامیابیاں ہیں۔ ضرورت اِس بات کی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا فضل شاملِ حال رہے۔

گھر کی فضا بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی مدھم تھی۔ میری والدہ مرحومہ صحابیہ تھیں اور ان کے متعلق مَیں نے ایک اتنی پیاری روایت سُنی ہے کہ مَیں اُس پر جتنا بھی فخر کروں کم ہے۔ اِس وقت اصل مقصد اس روایت کا بیان کرنا نہیں اِس لئے اشارۃً اتنا کہے دیتا ہوں کہ والدہ مرحومہ بچپن میں ہر سیاں سے تشریف لاتیں تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کبھی کبھی پنکھا کرتیں۔ ایک دن پنکھا ہاتھ میں لئے آپ کھڑکی کے پاس جا کھڑی ہوئیں اور اپنے بھولپن میں کہنے لگیں حضرت جی آپ یہاں آ جائیں تو مَیں آپ کو پنکھا کروں۔ قربان جائیے اِس دلداری کے۔ حضور علیہ السلام جو تصنیف میں مصروف تھے اپنی جگہ سے اُٹھے اور کھڑکی کے پاس تشریف لے آئے اور فرمایا

لو بی بی میں آگیا ہوں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجھے خوب یاد ہے کہ قادیان سے باہر کا سفر کرنا پڑتا تو والدہ مرحومہ ہمیشہ حضرت مصلح موعودؓ کے پاس جاتیں اور اجازت حاصل کرتیں کہ میں قادیان سے باہر اپنے خاوند کے پاس جارہی ہوں۔ واپسی پر پھر حضور کی خدمت میں حاضر ہوتیں اور اطلاع دیتیں کہ میں آگئی ہوں۔ اِس بات نے بھی میری توجہ کو شروع ہی سے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی جانب لگائے رکھا۔ اللہ تعالیٰ میری والدہ مرحومہ کو جنّت الفردوس میں اعلیٰ مقامات عطا فرمائے۔

میری عمر ابھی گیارہ سال ہی تھی کہ والدہ کا سایہ سر سے اُٹھ گیا۔ لیکن والدہ مرحومہ کی دینداری کا اثر نہایت شدّت کے ساتھ موجود رہا۔ چنانچہ تھوڑا ہی عرصہ بعد میں نے ایک خواب دیکھا کہ آسمان پر گیا ہوں اور کسی سے پوچھتا ہوں کہ اللہ میاں کہاں ہیں۔ جواب ملا۔ چھت پر۔ سامنے ایک وسیع و عریض کمرہ تھا میں اس کی سیڑھیوں پر سے ہوتا ہوا چھت پر چلا گیا۔ دیکھا کہ اللہ میاں بیٹھے ہیں سامنے قطار اندر قطار بے شمار پرندے ہیں جو چہچہا رہے ہیں۔ مجھے ارشاد ہوا کہ نچلے کمرے میں چلے جاؤ وہاں سکھ لوگ موجود ہیں انکو کلمہ پڑھاؤ اور نماز سکھاؤ۔ میں کمرے میں آیا۔ دیکھا کہ درمیان میں ایک اینٹ ہے ایک طرف سکھ کھڑے ہیں پاس ہی مٹی کے لوٹے پڑے ہیں۔ میں نے سکھوں کو کلمہ پڑھایا اور وضو کا طریق بنانے میں مشغول ہو گیا۔ یہ خواب دل پر ایک گہرا تاثر چھوڑ گیا۔ کچھ عرصہ بعد حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے تحریکِ جدید کی سکیم جاری فرمائی اور جماعت سے واقفین کا مطالبہ فرمایا۔ میں نے اس وقت ایف۔ اے پاس کیا تھا حضور کی خدمت میں وقف کی درخواست دے دی۔ مجھے جواب ملا کہ چند ایک واقفین مجھے چاہیئے تھے وہ میں نے لے لئے ہیں اب پھر ضرورت پڑے گی تو تمہاری درخواست پر غور کیا جائے گا۔ یہ غالباً ۱۹۳۷ء کی بات ہے۔ اس کے بعد سات سال تک میں اسی کوشش میں رہا کہ وقف منظور ہو جائے۔ اسی دوران ایک دفعہ میں حضور کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا۔ گفتگو بہت دلچسپ ہوئی (اُس وقت میں بی۔ اے کر چکا تھا) حضور فرمانے لگے سوچ لو بی۔ اے پاس تو آئی۔ سی۔ ایس کا سوچتے ہیں اور وقف بڑا مشکل ہے ہم گذارہ بہت کم دیتے ہیں۔ جو کتابیں پڑھنی پڑتی ہیں وہ اتنی بڑی بڑی ہیں کہ شاید تم اُٹھا بھی نہ سکو۔ میں نے عرض کی کہ حضور اگر ابھی میرا باقاعدہ وقف منظور نہیں ہو سکتا تو مجھے اجازت مرحمت فرمائیں کہ ملک سے باہر چلا جاؤں اور تبلیغ کروں۔ حضور نے فرمایا کہاں جاؤ گے۔ میں نے عرض کیا۔ جاپان۔ فرمانے لگے۔ وہاں تمہیں کام کون دے گا تم دیکھتے ہو یہاں (قادیان میں) میں نے دارالصناعت کھولا ہوا ہے یہاں کوئی چینی مجھ سے ملازمت مانگے تو میں تو اسے ملازمت نہیں دوں گا میں تو پہلے یہاں کے لڑکوں کو ملازمت دوں گا۔ میں نے عرض کیا حضور میں وہاں کپڑے کی پھیری لگاؤں گا۔ حضور مسکرائے اور فرمایا اچھا پھر تمہیں اجازت ہے۔

اجازت تو مل گئی لیکن میں جا نہ سکا۔ دہلی میں
Digitized by Khilafat Library Rabwah
ملازم ہو گیا۔ اب تو مکرم مولوی عبدالرحمٰن صاحب انور
کہتے ہیں کہ انہیں یہ بات یاد نہیں لیکن قادیان میں
انہوں نے مجھے خود بتایا تھا کہ ایک دفعہ تمہارا نام
سامنے آیا تو حضور نے پوچھا جانتے ہو یہ کون ہے۔
انور صاحب نے عرض کی کہ حضور میں تو نہیں جانتا۔
فرمانے لگے یہ تو ہمارے سلسلہ کے شاعر ہیں۔ ان دنوں
کچھ نظمیں چھپنی شروع ہوئی تھیں۔ اگرچہ جماعت کے
اخبارات و رسائل میں کم اور دیگر ادبی رسائل اور
اخبارات میں زیادہ۔ لیکن اُنہیں دنوں مجھے خیال آیا
تھا کہ تبلیغ کے لئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی
تصنیف دعوۃ الامیر میں جو احمدیت کی سچائی کے
دلائل درج ہیں ان کو نظم کیا جائے چنانچہ میں نے حضورؓ
کی خدمت میں اپنی یہ گذارش پیش کی۔ چار نظمیں لکھی
گئیں تو پھر مصروفیات نے کوئی اور رنگ اختیار کر لیا
یہ چار نظمیں اب ایک لمبے عرصہ کے بعد معیارِ صداقت
کے نام سے میں نے چھپوا دی ہیں۔

حضور کا یہ فرمانا کہ "یہ تو ہمارے سلسلہ کے
شاعر ہیں" میرے لئے انتہائی راحت اور فخر کا باعث
ہے۔ اِدھر اُدھر کی شاعری کرتے کراتے آخر اللہ تعالیٰ
نے پوری طرح سلسلہ ہی کے لئے نظمیں کہنے کی توفیق
عطا فرما دی۔ کیا یہ حضور ہی کی توجہ کا نتیجہ نہیں ہے؟

میں حضور کی نوازشات کے باعث مبلغین کی
کانفرنس میں شرکت کے لئے انگلستان گیا ہوا تھا۔ یہ
کانفرنس حضور کی اپنی صدارت میں منعقد ہو رہی
تھی۔ مشن ہاؤس کے سامنے کھڑا تھا تو یوروپ کے ایک
مبلغ جلدی جلدی میرے پاس آئے اور کہنے لگے "بھائی
آپ کو مبارکباد دینی ہے۔ میں ربوہ گیا تھا۔ حضور سے
ملاقات ہوئی تو حضور نے فرمایا کہ سیفی کی طرف دیکھو
ہم سے ایک پیسہ بھی نہیں لیا اور ہفتہ وار اخبار جاری
کر دیا ہے۔"

حضور کی یہ خوشنودی میرے لئے کس قدر
باعثِ فخر ہے یہ بات میں ہی جانتا ہوں۔ حضور کی
خوشنودی کا تحریری اظہار بھی میرے پاس موجود ہے۔

ہفتہ وار اخبار ہی کے سلسلہ میں ایک بات
بیان کرتا ہوں۔ میں نے پہلے ایک بلیٹن جاری کیا تھا جو
سائیکلوسٹائل ہوتا تھا پھر اس کو چھاپنا شروع
کیا اور پھر اسے اخبار کی صورت میں تبدیل کر دیا لیکن
یہ اشاعت تھی ماہانہ ہی۔ دو تین اشاعتوں کے بعد
حضور کا ایک ارشاد ملا کہ میں تو سمجھتا تھا کہ ہفتہ وار
ہے لیکن پتہ چلا کہ ماہوار ہے۔ حضور کا یہ ارشاد ملنے
پر اگلے ہی ہفتہ سے ہفتہ وار اخبار مشروع ہو گیا۔
محنت تو بہت کرنی پڑی لیکن اس کا پھل بہت میٹھا تھا
تقریباً بارہ سال میں نے یہ ہفتہ وار اخبار اپنی ادارت
میں شائع کیا۔ اخبارات نے اِس پر تبصرے بھی کئے اور
ریڈیو والوں نے نیشنل اخبارات کے اداریوں میں
اس کے اداریے بھی شامل کر کے براڈکاسٹ کئے۔
عیسائیوں اور مسلمانوں پر اس کا جو اثر پڑا وہ بیان
کرنے کے لئے الگ مضمون درکار ہے۔ اِس بارہ سال
کے عرصہ میں نہ پرچہ کبھی شائع ہونے سے رُکا رہا اور

نہ کبھی ایک دن بھی اس کی اشاعت میں تاخیر ہوئی۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اور سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی توجہ کا نتیجہ۔

اخبار کے اجراء پر حضور نے پہلا ارشاد جو فرمایا وہ یہ تھا:۔

"اخبار ٹروتھ کا اجراء خوشکن ہے خدا کرے اس میں ترقی ہو۔ اخبار کو اچھا بنائیں یہ آمد کا بہتر ذریعہ ہو سکتا ہے۔ اپنا پریس بھی بنانے کی کوشش کریں اس کے ذریعہ بہت کامیابی ہو سکتی ہے۔ آپ پہلی تجارت پریس کے ذریعہ ہی شروع کریں۔ اس ملک میں پریس کی زیادہ ضرورت ہے۔"

اس کے بعد حضور کی نوازش کا یوں اظہار ہوا:۔

"TRUTH کا پرچہ ملا۔ بہت بڑی کامیابی ہے۔ خدا کرے اس سے بڑا ہو۔"

اس کے بعد حضور نے یہ ارشاد فرمایا:۔

"میں سمجھتا تھا کہ آپ کا اخبار ہفتہ وار ہے اب معلوم ہوا کہ ماہوار ہے۔ اللہ تعالیٰ جلد ہفتہ وار کرنے کی توفیق بخشے اور خدا کرے پھر روزانہ ہو جائے۔"

اس کے بعد حضور کی طرف سے جو ارشاد ملا وہ یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ ہفتہ واری اخبار مبارک کرے۔ نائب ضرور رکھیں اور پریس کو اور سکول کو مضبوط کرنے کی کوشش کریں۔ ملک کی آزادی سے پہلے زبردست جماعت بنالیں۔ چار پانچ لاکھ کی جماعت تو شروع میں ضرور ہونی چاہیئے۔"

میں ۸۔ جنوری ۱۹۴۵ء کو قادیان سے نائیجیریا کے لئے روانہ ہوا تھا۔ اس دن طوفانِ باد و باراں کی کیفیت تھی۔ میں مسجد مبارک میں ظہر کی نماز کے بعد حضور کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ حضور آج روانگی ہے۔ حضور نے اپنی دعاؤں کے ساتھ اجازت مرحمت فرمائی۔ اس سے دو چار روز قبل دارالواقفین میں الوداعی تقریب تھی۔ حضور بھی ازراہِ نوازش تشریف لائے۔ الوداعی نصائح میں حضور نے فرمایا: راستے میں فقہ کا مطالعہ کرتے جاؤ (بعض کتابوں کا بھی ذکر فرمایا) اور یاد رکھو کہ جو بات معلوم نہ ہو اس کے متعلق یہ کہنے کی جرأت پیدا کرو کہ مجھے تو معلوم نہیں البتہ مرکز سے پوچھ کر بتا دوں گا۔ پھر مجھے لکھو میں جواب بھجوا دیا کروں گا۔

اس موقع پر حضور نے ایک دلچسپ لطیفہ بھی بیان فرمایا۔ فرمانے لگے ایک ہوشیار سے آدمی کو خیال آیا کہ اختلاف تو ہر مسئلہ میں ہے پھر عالم بننا کونسا مشکل ہے۔ چنانچہ اس نے بہت بڑی پگڑی باندھ لی جُبّہ پہن لیا اور مسجد میں ایک عالم کی صورت بنا کر بیٹھ گیا۔ جو شخص اس سے کوئی مسئلہ پوچھتا اسے جواب ملتا کہ علماء کا اس میں اختلاف ہے کچھ یوں کہتے ہیں کچھ ووں کہتے ہیں۔ چند ایک شریر لڑکوں کو یہ بات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سُوجھی کہ اس سے اللہ تعالیٰ کے متعلق سوال دریافت
کیا جائے۔ سوال پوچھا گیا تو وہ کہنے لگا علماء میں اس
مسئلہ میں بہت اختلاف ہے کچھ علماء کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ
موجود ہے اور کچھ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا کوئی وجود
نہیں۔ ان لڑکوں نے جب یہ بات سُنی تو آؤ دیکھا نہ
تاؤ اسے مارنا پیٹنا شروع کر دیا کہ وہ کونسے مسلمان
علماء ہیں جو خدا کے وجود سے انکاری ہیں۔ حضور نے
فرمایا اس شخص کی طرح عالم بننے کی کوشش نہ کرنا۔ علم
تو مجھے ویسے ہی کم تھا کم علمی کا احساس اس سے بھی زیادہ
تھا۔ لیکن حضور کی اِس نصیحت نے مجھے اَور بھی محتاط کر دیا
اور اس بات نے مجھے بے حد فائدہ پہنچایا۔ انتظامی طور
پر تو مرکز سے رابطہ رکھنا ہی تھا میں نے علمی طور پر بھی
مرکز سے ہمیشہ رابطہ قائم رکھا اور ہر بات حضور کی
وساطت سے مرکز سے پوچھتا رہا۔

اِس قسم کا صرف ایک خط درج کرتا ہوں۔ عید
کے چاند کا مسئلہ تھا میں نے حضور کی خدمت میں تحریر
کیا۔ حضور نے فرمایا:۔

"کوئی ہرج نہیں ایسے اختلافات
صحابہؓ میں بھی ہوئے ہیں اِس لئے سمجھانے
سے زیادہ کچھ نہیں کرنا چاہیئے مشرق
کا چاند مغرب کے لئے حُجت ہوتا ہے
مغرب کا چاند مشرق کے لئے حُجت
نہیں ہوتا کیونکہ سورج مشرق میں
پہلے نکلتا ہے مگر ہر ملک کے لوگ
اگر اپنے اپنے ملک میں دیکھے ہوئے
چاند پر عمل کریں تو یہ بھی جائز ہے۔"

لندن کانفرنس کا ذکر پہلے کر چکا ہوں۔ اس
کانفرنس سے واپس نائیجیریا پہنچا تو دو چار دن تک
حضور کو اطلاع نہ دے سکا کہ بخیریت پہنچ گیا ہوں
مکرم ماموں صالح محمد صاحب کا لندن سے خط ملا کہ
کیا بات ہے اطلاع کیوں نہیں دی۔ حضور روزانہ
پوچھتے ہیں کہ سیفی کے خیریت سے پہنچنے کی اطلاع آئی
ہے یا نہیں۔ اپنے اِس تساہل پر سخت ندامت ہوئی
لیکن دل کے ایک گوشے سے خوشی کی لہر بھی اُٹھی کہ حضور
اپنے اِس خادم کے متعلق نہایت محبت اور شفقت
سے پوچھتے رہے۔ اسی طرح ۱۹۴۷ء میں جب برصغیر
کی تقسیم ہوئی تو جو لوگ ان حالات میں سے گذرے
وہ تو پریشان تھے ہی۔ جو ملک سے دُور تھے وہ اپنے
رشتہ داروں کے لئے دن رات تڑپتے تھے کہ خدا
جانے ان کا کیا حال ہے۔ اخبارات اور ریڈیو سے
جو خبریں ملتی تھیں ان سے یہ اندازہ ہوتا تھا کہ موت
لوگوں کے تعاقب میں ہے۔ ان حالات میں حضور کی
طرف سے ایک نوازش نامہ ملا جس میں تحریر تھا کہ

"آپ کے تمام رشتہ دار زندہ و
سلامت ہیں اور خیریت سے ہیں
فکر نہ کریں۔"

بس یہ نوازش نامہ ملتے ہی دل کو ایک ایسی تسکین حاصل
ہوئی کہ وہ اس کے بغیر کبھی اور کسی صورت میں نہ مل
سکتی تھی۔

حضور رضی اللہ عنہ نہ صرف انفرادی طور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پر ہر شخص کی تسکین اور تسلی کا سامان بہم پہنچاتے بلکہ ان کی عزتِ نفس کا بھی خاص خیال رکھتے تھے۔ ایک چھوٹا سا واقعہ ذہن میں اُبھر رہا ہے۔ لندن میں جمعہ کی نماز کے بعد دوست کچھ وقت کے لئے مشن ہاؤس میں ٹھہر جایا کرتے تھے اور چائے وغیرہ نوش کرتے تھے جب حضور ۱۹۵۵ء میں وہاں تشریف لے گئے تو ایک روز جمعہ کی نماز کے بعد وہاں کے مبلّغ انچارج نے اعلان کیا کہ جمعہ کی نماز کے بعد لوگ مشن ہاؤس میں چائے کے لئے تشریف لے چلیں۔ حضور نے یہ اعلان سُنا اور فوراً ٹوکا۔ "لوگ" کیا مطلب۔ "دوست" کہو۔ یعنی یہ کہنا چاہیئے تھا کہ جمعہ کی نماز کے بعد دوست مشن ہاؤس میں چائے کے لئے تشریف لے چلیں۔ یہ ایک لفظ کتنا نمایاں فرق پیدا کر دیتا ہے۔

باتوں باتوں میں حضور تبلیغ کے متعلق ایسی ہدایات ارشاد فرما دیا کرتے تھے کہ ان پر عمل نہایت دُور رس نتائج پیدا کرتا۔ مَیں ۱۹۵۰ء میں نائیجیریا سے ربوہ آیا تو حضور نے ملاقات کے دوران وہاں کے شمالی علاقہ کے متعلق حالات دریافت فرمائے۔ مَیں نے مشکلات کا ذکر کیا خصوصاً اس مشکل کا کہ وہاں کے مقامی حکام تعصّب سے کام لیتے ہیں اور ہمارے مبلّغین کو وہاں کام نہیں کرنے دیتے۔ حضور نے فرمایا۔ اچھا تو تم یہ طریق استعمال کرو کہ وہاں سے دو چار نوجوان لے کر انہیں تبلیغ کے لئے تیار کر دو اور پھر انہیں انکے اپنے علاقوں میں تبلیغ کے لئے بھیج دو۔

اسی طرح حضور نے میری نائیجیریا دوبارہ واپسی پر ایک خط میں فرمایا:۔

"حالات مل گئے۔ آپ اصول یہ رکھیں کہ جس علاقہ میں مسلمان زیادہ ہیں ان کو منظّم کرنے کی کوشش کریں جس میں مسلمانوں کی اکثریت ہے لیکن منظّم عیسائی ہیں۔ اس علاقہ میں مسلمانوں میں تعلیم پھیلانے کی کوشش کریں۔ جن علاقوں میں مسلمان کم ہیں ان میں عیسائیوں میں تبلیغ کا کام زور سے شروع کر دیں۔ اگر خالص اسلامی علاقے میں قیادت مل جائے اور عیسائیت کے علاقہ میں تبلیغ کامیاب ہو جائے تو نائیجیریا آئندہ آپ کا ہو جاتا ہے۔"

اسی طرح ایک اور موقع پر حضور نے فرمایا:۔

"الحمد للہ۔ اب تعلیم اور اشاعت پر خاص زور دیں اور ساتھ تجارت کی طرف توجہ دیں تا کام وسیع ہو۔"

تعلیم پر زور کے سلسلہ میں حضور نے یہ ہدایت ارشاد فرمائی (اس میں دیگر امور کی طرف بھی اشارہ ہے)

"اس کا علاج یہ ہے کہ مسلمانوں کو منظّم کریں اور خود ان کے لیڈر بن جائیں مگر عقل سے بغیر دوسروں سے ٹکر لینے کے۔ نیز ہونہار طلباء گولڈ کوسٹ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے سکول میں بھجوائیں کہ تعلیم یافتوں کی کثرت ہو اور آپ کے مددگار پیدا ہوں۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعلیم کے لئے نائیجیریا سے طلباء کو باہر بھجوانے کے سلسلہ میں حضور کی اس خوشنودی کا اظہار بھی میرے لئے باعثِ فخر ہے کہ جب حضور انگلستان میں تھے تو میں نے بعض ایسے طلباء کو جنہیں خاکسار نے کوشش کر کے مزید تعلیم کے لئے وہاں بھجوایا تھا حضور سے ملایا۔ ان میں سے ایک اب نائیجیریا میں جج ہیں اور ایک بہت کامیاب وکیل (یہ وہاں سے ۷۰-۱۹۶۰ء کر کے واپس آئے تھے) حضور نے ان سے مل کر بڑی خوشی اور خوشنودی کا اظہار فرمایا۔ الحمد للہ

حضور اکثر فرمایا کرتے تھے کہ بیرونی مشنوں کے حالات سے آگاہی کے لئے مبلغ میرے کان اور میری آنکھیں ہیں۔ ان کا فرض ہے کہ اپنے کان اور آنکھیں کھلی رکھیں اور مجھے تفصیل سے حالات لکھتے رہیں۔ میں نے جب نائیجیریا مشن کا چارج لیا تو کچھ عرصہ بعد اپنی نافہمی کی وجہ سے حضور کی خدمت میں عرض کی کہ حضور بعض اوقات کام اتنا زیادہ ہوتا ہے کہ رپورٹ لکھنے کی فرصت نہیں ہوتی۔ حضور نے فرمایا میں کب کہتا ہوں کہ ہر رپورٹ تم خود لکھو کسی دوسرے مبلغ سے لکھوا کر بھیج دیا کرو لیکن رپورٹ آنی ضرور چاہیئے۔ اب خود مرکز میں کام کرنے سے رپورٹ کی اہمیت کا اور بھی زیادہ احساس پیدا ہوتا ہے۔ مبلغین کی رپورٹیں ہی ہیں جن سے مرکز اپنے مشنوں کی صحیح پوزیشن سے آگاہ رہ سکتا ہے اور ترقی کے پروگراموں میں پوری طرح مدد کر سکتا ہے۔

دراصل رپورٹ کا فائدہ حقیقی معنوں میں مبلغ ہی کو ہوتا ہے کیونکہ مرکز اس فضا سے آگاہ رہتا ہے جس میں وہ کام کر رہا ہوتا ہے۔ اس کی ہر بات اور اس کی ہر سکیم کو مرکز ضروری امداد سے کامیاب بنانے کی کوشش کر سکتا ہے۔ اور اگر کبھی کوئی بات غلط راہ پر چل پڑے تو اس کی درستی بھی بلا تاخیر کی جا سکتی ہے۔

مجھے اللہ تعالیٰ کے فضل سے تقریباً بیس سال تک حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے ارشادات کے مطابق نائیجیریا میں کام کرنے کی توفیق میسر آئی ہے۔ ۱۹۴۵ء میں جنوری کے مہینے میں میں قادیان سے روانہ ہوا تھا۔ پانچ چھ ماہ فلسطین میں قیام کیا۔ صحرائی سفر طے کرنے کے بعد اگست کے مہینے میں نائیجیریا پہنچا۔ اکتوبر ۱۹۴۷ء میں مشن کا چارج لیا۔ ۱۹۵۵ء میں حضور نے ازراہِ نوازش خاکسار کو مغربی افریقہ کا رئیس التبلیغ مقرر فرمایا چنانچہ اس حیثیت سے غانا سیرالیون اور لائبیریا کے دورے کئے۔ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اور حضور کی نوازشاتِ پیہم کے نتیجہ میں ممکن ہو سکا۔

اب ایک چھوٹی سی ذوقی بات لکھ کر یادداشتوں کے اس بیان کو ختم کرتا ہوں۔ جب نائیجیریا میں میں نے تبلیغ کا کام شروع کیا اور مختلف نوٹس لینے کے لئے کاپیاں بنائیں تو ہر کاپی کے پہلے صفحہ پر میں نے سیدنا

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا ایک شعر لکھا۔ اور
اس شعر نے ہمیشہ مشکل اوقات میں مجھے حوصلہ دلایا
اور میری ہمت بڑھائی۔ شعر یہ تھا ؎

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہے عمل میں کامیابی موت میں ہے زندگی
جا لپٹ جا لہر سے دریا کی کچھ پروا نہ کر

ایک کاپی پر میں نے حضور کے کلام میں سے تقریباً
۵۰ شعر منتخب کر کے لکھے ہوئے تھے۔ ان اشعار کو
پڑھنے سے میری شعری صلاحیتوں کی حوصلہ افزائی
ہوتی تھی۔ ان پچاس اشعار میں سے دس پر خاص
طور پر نشان لگایا ہوا تھا وہ دس اشعار درج ذیل
ہیں ؎

صادق ہے اگر تو صبر دکھا قربانی کر ہر خواہش کی
ہیں جنسِ وفا کے ماپنے کے دنیا میں یہی پیمانے دو

---

لطفِ خلوت جو اٹھانا ہو اٹھا لو پیارو
دعوتِ پیرِ مغاں عام ہوئی جاتی ہے

---

بیٹھ جاؤ ذرا پہلو میں مرے آ کے کہ آج
سب ارادے مرے ارمان ہوئے جاتے ہیں

---

سجدہ کا اذن دے کے مجھے تاجور کیا
پاؤں کہاں تو نے مرا ناچیز سر کہاں

---

غیر کو سونپ نہ دیجو کہ کوئی خادمِ در
کر گیا تھا ہمیں تیرے ہی حوالے پیارے

---

گر نہ دیدار میسّر ہو نہ گفتار نصیب
کوچۂ عشق میں جا کر کوئی کیا لے پیائے

---

حالِ دل کہنے نہیں دیتی یہ بیتابیٔ دل
آؤ سینے سے تمہیں اپنے لگا لوں تو کہوں

---

دل میں آتا ہے کہ دل بیچ دیں دلدار کے پاس
اور پھر جان کو ہم ہدیۂ جاناں کر دیں

---

ایک دن تھا کہ محبّت کے تھے مجھ سے اقرار
مجھ کو تو یاد ہیں سب آپ کو کیا یاد نہیں

---

دل مرا توڑتے ہو کیوں جاناں
آپ کا اِس میں پیار رہتا ہے

---

بات سے بات نکلتی ہے اور یادداشتیں ذہن میں اُبھرتی چلی آتی ہیں۔ میری زندگی کو صحیح راہ پر لگانے والے مجھے اپنی منزل کی راہ سمجھانے والے، میرا ہاتھ پکڑ کر اس راہ پر چلانے والے۔ میری ہمت اور میرے حوصلہ کو بڑھانے والے۔ میری گفتار اور میرے کردار پر ایک نہ مٹنے والا اثر چھوڑنے والے۔ میری نثر اور میری نظم پر اپنی محبت کی چھاپ لگانے والے تجھ پر بے حد و بے حساب درود و سلام۔ اللہ تعالیٰ تجھے جنت الفردوس میں اعلیٰ سے اعلیٰ مقامات عطا فرمائے اور ہمیں توفیق دے کہ ہم اپنی راہ کو کبھی نہ بھولیں۔ ہمت اور حوصلہ کبھی نہ ہاریں اور منزلِ مقصود کے لئے جان کی بازی لگاتے رہیں۔ اے خدا تُو ایسا ہی کر۔ اے خدا تُو ایسا ہی کر۔ آمین

# منزلِ مقصود

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قبول یُوں بھی ہوئی ہے دُعائے آخرِ شب
نہ ہاتھ اُٹھائے تھے مَیں نے ابھی نہ کھولے تھے لب

قدم قدم پہ تری زُلف نے سہارا دیا
بہت کٹھن تھی مری عمر کی مسافتِ شب

نہ جانے اہلِ محبّت کہاں پہنچ کے رُکیں
کہ ان کی منزلِ مقصود ہے عجم نہ عرب

دِل و نظر ہوئے سرکش، زبان بے قابو
سکھاؤں اب مَیں کسے اس کی انجمن میں ادب

نہیں ہے فرق کوئی زہر و انگبیں میں ندیم!
اِک اُس کی مہر کا پرتَو ہے ایک عکسِ غضب

نہ دُود مان سے نسبت نہ ہے عشیرہ سے
بُھلا دیا ہے مجھے عاشقی نے میرا نسب

اگر فرشتوں سے سچ مچ تھا افضل و برتر
ذلیل کیوں ہوا انساں؟ کھُلا نہ اس کا سبب

تمہارا کام تبسّم! ہے سر جُھکا دینا
قبول ہو کہ نہ ہو سجدہ اس سے کیا مطلب

عبدالرشید تبسم ایم اے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# دُرِّ ثمین

کاش ہر دیوان ہو دُرِّ ثمیں کا اختصار
وادیٔ شعر و سخن ہر دم رہے وقفِ بہار

اِسکی ہر ہر بات ہے حمدِ خدا نعتِ رسولؐ
اِس کا ہر ہر لفظ ہے اِک جلوہ گاہِ حُسنِ یار

بازگشتِ جِدّ و جُہدِ قرنِ اوّل کی صدا
اہلِ دل کی وجہِ تسکیں، اہلِ ایماں کا قرار

ہر طرف یُوں جگمگاتا ہے خلوصِ قول و فعل
رُوح کی پاکیزگی ہے زینت و نقش و نگار

زندگی کی بے ثباتی کے اشارے گاہ گاہ
اور دوامِ رُوحِ انساں پر وثوق و اعتبار

اِسکی خوشبو سے معطّر ہے جہانِ آب و گِل
اِسکی تابانی سے دُنیائے تخیّل تابدار

سرورِ کونینؐ سے ہے یہ محبّت کی دلیل
سوز و سازِ عشق سے ہے اِس گلستاں پر نکھار

ہر کس و ناکس غمِ فردا سے پاتا ہے نجات
اِسکی ہر کے میں نہاں ہیں نغمہائے آبشار

خیرہ کرتی ہے نگاہِ شوق کو برقِ جمال
عقل حیراں ہے کہ جلووں کا نہیں کوئی شمار

چشمہ ہائے علم و حکمت ہیں رواں ہر شعر سے
اور ہر اک نظم ہے الہام کی آئینہ دار

ہے نسیم اِک منبعِ اقداریہ دُرِّ ثمیں
شاعری کی بزم میں اِس کا کوئی ہمسر نہیں

نسیم سیفی

لہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منظوم کلام ؛

# امریکہ میں تبلیغِ اسلام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(محترم میاں محمد ابراھیم صاحب مبلغِ امریکہ)

امریکہ میں تبلیغِ اسلام کی مہم حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ کی آمد سے ۱۹۲۱ء میں شروع ہوئی جس کے چند سال بعد حضرت مولوی محمد دین صاحب مدظلہ تشریف لائے اور پھر مبلغین کا یہ سلسلہ اور رسالہ "مسلم سن رائز" برابر جاری رہا جس کو زیادہ استقامت محترم صوفی مطیع الرحمٰن صاحب بنگالیؓ کے دور میں حاصل ہوئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی نگرانی اور وکالتِ تبشیر کے توسط سے ماشاء اللہ باقاعدگی سے موجودالوقت مبلغین مصروفِ عمل ہیں۔

اس مادی دور میں امریکہ ایسے ترقی یافتہ ملک میں جو شخصی آزادی کا علمبردار ہو اور جہاں رات دن دنیا سنوارنے اور اپنی لیڈری کا سکّہ جمانے کا ہی فکر ہو، چاند پر پہنچنا اور خلاء کی تسخیر کی فکر ہی دامنگیر ہو وہاں مذہب کے لئے وقت کیسے نکل سکتا ہے۔ یہ ہی غنیمت ہے کہ یہ لوگ اتوار کو کچھ وقت کے لئے گرجے میں چلے جاتے ہیں اور یہ حصّہ بھی جو گرجا سے تھوڑی بہت دلچسپی رکھتا ہے ساری آبادی کا محض مختصر — آٹے میں نمک کے برابر — ہی ہے۔ اور مذہب میں دلچسپی لینے والے اِس گروہ میں بھی تحقیق و تدبّر کا جذبہ مفقود ہے۔ ابھی پچھلے ہی دنوں مَیں ایک مذہبی لائبریری میں گیا۔ لائبریرین ایک معمر عورت تھی۔ بائیبل تو بنا سنوار کر الماریوں میں رکھ رہی تھی۔ مَیں نے اس سے پوچھا کہ آپ کی لائبریری میں "مقدس کفن" پر کونسی تازہ ترین کتاب آئی ہے۔ اس نے کہا کہ "مقدس کفن" کیا بلا ہے۔ ہمارے مسیح تو صلیب پر فوت ہو کر ہمارے گناہوں کا کفارہ ہو چکے۔ اِس مسئلہ کو مزید پرکھنے کے لئے ہم مطلقاً تیار نہیں۔ یہ سب بدعتیں ہیں۔ وَاِن من اھل الکتٰب اِلّا لیؤمنن بہٖ قبل موتہٖ.... یہ تو ایک مثال ہے۔ الّا ماشاء اللہ ساری کی ساری عیسائی دنیا بالخصوص کیتھولکس لیکر کے فقیر ہیں۔ پولوس نے کہا تھا کہ اگر مسیح مُردوں میں سے جی نہیں اُٹھے تو ہمارا سارا مذہب باطل اور ہماری ساری تبلیغ عبث ہے۔ اب دنیا نئی سے نئی تحقیق کرے قمران کی وادی سے SCROLL ملیں۔ یا کفنِ مقدس کا معائنہ اور آزادانہ رائے یہ ثابت ہی کیوں نہ کرے کہ مسیح علیہ السلام کو جب صلیب سے اتارا گیا تو وہ ابھی زندہ ہی تھے۔ ضمیر کی آزادی کے یہ پرچار باپ حادے

کی راہ پر ہی چلیں گے۔ لیکن آخر کب تک۔ زمانہ بدل رہا ہے۔ خود انہی میں سے ایسے محقق اور روشن ضمیر لوگ پیدا ہو رہے ہیں جو ان کی سوئی ہوئی فطرت کو جگا رہے ہیں اور اندھی تقلید کو خیرباد کہہ کر عقل و خرد سے کام لینے کی تلقین کر رہے ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں کے مطابق مروجہ عقیدہ سے بیزاری کا اظہار کر رہے ہیں۔ اور وہ دن دُور نہیں جب ہم انشاء اللہ تعالیٰ ان کو اسلام کی تائید میں کھڑا ہوتے دیکھیں گے۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ کے زمانہ کے احمدی مسلمان ان کا ذکر نہایت ادب و احترام سے کرتے ہیں۔ ان میں اسلام کا درد ہے۔ وہ "کالے" ہونے کے علاوہ دل کے سفید ہیں۔ وہ نسلی طور پر بھی اپنے آپ کو سفید امریکیوں سے برتر سمجھتے ہیں۔ انہیں اسلام کی برتری پر پورا پورا ایمان ہے اور انہیں ایسے تمام دلائل معلوم ہیں جو کوئی پرانا احمدی عالم دے سکتا ہے۔ کل (۴ اکتوبر ۱۹۷۳ء) ہی میرے ایک دوست عیسائی حجام کی دکان پر عیسائیت کی تعلیم کا بودا پن نہایت عالمانہ اور مؤثر رنگ میں پیش کر رہے تھے۔ انہیں تبلیغ کا بے پناہ شوق ہے وہ کوئی موقع ہاتھ سے نہیں دیتے جب وہ پیغامِ حق پہنچا سکتے ہوں اور نہ پہنچائیں۔ ان میں ایمان کی حرارت اور عقائد کی پختگی پر یقین کامل پایا جاتا ہے۔ اسلام کو نہایت دلیری اور جرأت سے پیش کرتے ہیں۔ ایسی جرأت جو میرے علم میں خود پاکستان میں مفقود ہے۔ ایسے پرانے اور مخلص احمدی تقریباً امریکہ کے ہر معروف شہر میں موجود ہیں لیکن نوجوان بھی ان سے پیچھے نہیں۔ اسلام کی تعلیم و عبادات کو سمجھنا ان کی فطرت میں داخل ہو چکا ہے مجھے ایسے نوجوانوں کو دیکھ کر رشک آتا ہے اور اپنے پاکستانی نوجوانوں پر افسوس کہ جن کی خدمتِ دین اور دینی علم حاصل کرنے کا شوق اِلّا ماشاء اللہ مدھم پڑ چکا ہے۔ نمازوں کو یہ لوگ نہایت التزام اور باقاعدگی سے پورے لوازمات کے ساتھ ادا کرتے ہیں۔ یونہی "ٹھونگے ہی نہیں مارتے"۔ پوری طرح سنوار کر ادا کرتے ہیں۔ یقیمون الصلوٰۃ۔ آجکل رمضان المبارک کے دن ہیں۔ اور جگہوں پر بھی امریکہ میں یقیناً درس ہوتا ہوگا ڈیٹن میں بھی ہم ایک پارہ روز پڑھتے ہیں۔ ان کا دین سے شغف اور اس کو حاصل کرنے کے شوق کا اس سے ہی اندازہ لگائیے کہ قرآن کریم پڑھنا بہت کم کو آتا ہے۔ میں تلاوت کرتا ہوں تو چھوٹے بڑے سبھی نہایت ادب و احترام کے ساتھ انتہائی خاموشی اور وقار سے سُنتے ہیں (عربی پڑھنے کا شوق بھی ہے۔ اور انشاء اللہ اگر شوق کا یہی عالم رہا اور انشاء اللہ رہے گا تو خود پڑھنا بھی سیکھ لیں گے) میں جو بات یہاں بیان کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ باوجود اس کے کہ خود پڑھنا نہیں آتا قرأت کو نہایت توجہ اور انہماک سے سُنتے ہیں۔ عورتوں میں بھی مردوں کی طرح دین سیکھنے کا شوق ہے۔ وہ اسلامی تہذیب و تمدن کی برتری پر ایمان رکھتی ہیں اور باوجود آزاد ملک کا باشندہ ہونے کے جہاں مرد و زن کا خلا ملا ایک عام چیز ہے اسلامی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پردہ کی مؤید ہیں اور ان کی خاصی تعداد اسلامی پردہ کرتی ہے اور یہ چیز ہماری پاکستانی بہنوں کے لئے سبق آموز ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امریکی احمدی بہن بھائیوں کو تبلیغ کا بہت شوق ہے۔ مبلغ سے زیادہ یہ لوگ اِس جستجو میں رہتے ہیں کہ کس شخص کو اور کہاں تبلیغ مفید ہو سکتی ہے۔ تبلیغی میدان اور مواقع تلاش کرتے رہتے ہیں اور ان کی مساعی سے ماشاء اللہ افرادی ترقی ہو رہی ہے۔ جماعتوں میں تنظیمی صلاحیتیں بھی موجود ہیں اور جب کبھی اور جہاں کہیں ان کو انتظامی امور میں شریک کیا جاتا ہے یا کوئی کام یا ادارہ ان کے انتظام میں دے دیا جاتا ہے اس کو نہایت محنت اور شوق سے کرتے ہیں۔ پچھلے دنوں جو سالانہ جلسہ ہوا اس کا انتظام خالصتاً امریکی بھائیوں نے کیا۔ اور ایسا عمدہ اور مکمل کہ دل سے داد اور دعا نکلتی تھی۔ ہمارے مرکزی سالانہ جلسہ کی طرز پر۔ ان لوگوں نے رات دن ایک کر کے اپنے جلسہ کو کامیاب بنایا اور یہ چیز الٰہی سلسلہ سے محبت اور اس کی خدمت کے جذبہ کی ضامن ہے۔ مشنری انچارج کو بہر حال ہمارے یہ امریکی بھائی اس کا جائز مقام دیتے ہیں اور اس کا باقاعدہ اور پورا پورا احترام کرتے ہیں اور اگر وہ منتظمین کو کوئی ترمیم یا تبدیلی پیش کریں تو اس کو دل سے اپناتے ہیں۔ احمدیہ جماعتیں۔ کہیں چھوٹی۔ کہیں بڑی۔ امریکہ میں بلکہ کینیڈا میں بھی۔ کثرت سے ہیں اور منظم و متحد۔ ان کے اخلاص اور تبلیغی جدّوجہد سے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے امید ہے کسی روز ہم یدخلون فی دین اللہ افواجا کا نظارہ بھی دیکھ لیں گے۔

---

• خط و کتابت کرتے وقت اپنا خریداری نمبر ضرور تحریر فرمایا کریں۔

• چندہ اپنی جماعت میں دیگر چندوں کے ساتھ ادا کیا جا سکتا ہے البتہ ہمیں اطلاع ضرور دیں کہ ادائیگی کر دی گئی ہے۔

• جملہ خط و کتابت بنام مینجنگ ایڈیٹر ہونی چاہیے

(مینجنگ ایڈیٹر)

شہزین

شہزین

شہزین

مرضِ الٹھراک مؤثر ترین دوا

حکیم نظام جان اینڈ سنز

ربوہ ـــــ ٹنڈو محمد خاں ـــــ گوجرانوالہ

دینی اور قومی اشعار کے مجموعے

# نورِ فطرت

قیمت ——— ایک روپیہ

محترم مولانا ابوالعطاء صاحب دیباچہ میں فرماتے ہیں :۔ "نورِ فطرت جو سلسلہ احمدیہ کے نامور شاعر جناب نسیم سیفی کی نظموں کا مجموعہ ہے اس پر نظر کرنے سے دل پکار اُٹھتا ہے کہ اس میں حضرت حسانؓ کی شاعری کا رنگ جھلک رہا ہے پاکیزہ الفاظ میں اور بہترین دلربا انداز میں حقائق کو ایک سلک میں پرو دیا گیا ہے۔"

# تلاشِ مسلسل

قیمت ——— ایک روپیہ

محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب فرماتے ہیں :۔ "جماعتِ احمدیہ کی دینی جدّوجہد اور عالمگیر قلمی اور لسانی اور مالی اور جانی جہاد میں بڑے خلوص کے ساتھ حصّہ لینے والا یہ مجاہد شاعر جب روحانی مجاہدوں اور حق و باطل کی پیکار کا ذکر کرتا ہے تو فرضی قصّوں کا شاعرانہ بیان نہیں بلکہ واردات اور مشاہدات ہی کو شعروں کے لباس میں پیش کرتا ہے"

# تشنہ لب

قیمت ——— پچاس پیسے

قطعات کا مجموعہ

——— ملنے کا پتہ ———

سیفی برادرز "رحمت منزل" دارالرحمت وسطی ربوہ

# مفید اور مؤثر دوائیں!

## نُور کاجل

ربوہ کا مشہور عالم تحفہ

آنکھوں کی خوبصورتی، صحت اور تندرستی کے لئے مفید ترین جڑی بُوٹیوں کا جوہر، آنکھوں کی بہت سی بیماریوں کا علاج ہے۔ بچّوں، عورتوں اور مَردوں سب کے لئے مفید۔

قیمت فی شیشی سوا روپیہ

## تریاقِ اٹھرا

اسقاطِ حمل، بچّوں کا پیدا ہو کر فوت ہو جانا یا کمزور رہنے کے لئے مفید عام گولیاں۔

قیمت مکمل کورس بیس ۲۰ روپے

## نُورِ نظر

اولادِ نرینہ کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کی بہترین تجویز۔ قیمت مکمل کورس پچیس ۲۵ روپے۔

## سُرمہ خورشید

دُھند، غبار، خارش، کُکرے، موتیابند اور دیگر امراضِ چشم کے لئے اکسیر اور لاجواب۔ قیمت ۷۵ پیسے

**خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ**

فون نمبر ۵۳۸

اچھوتے اور بے مثل ڈیزائنوں میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بیاہ شادی کیلئے

جڑاؤ و سادہ سیٹ

چاندی کے خوشنما برتن، ٹی سیٹ وغیرہ

فرحت علی جیولرز

کمرشل بلڈنگ شاہراہِ قائدِ اعظم لاہور۔ فون نمبر ۵۲۶۲۳

# ہمارے ہاں

ہر قسم کے پیچیدہ اور دیرینہ امراض (مثلاً) مالیخولیا، جنون، مرگی، ہسٹیریا خارش، دھدّر، چنبل، بالچر، گنج، لوط، آتشک، ذیابیطس، کمزوری اعصاب، دائمی قبض، دمہ، گرمی مثانہ اور دیگر مخصوصہ امراض کا سو فیصدی کامیاب علاج کیا جاتا ہے۔

## دواخانہ حکیم عبدالعزیز چک چھٹہ ضلع گوجرانوالہ

نوٹ:۔ فہرست عزیز طبی مجربات خط آنے پر مفت ارسال کر دی جاتی ہے۔

On return from his visit to Europe, Huzur is chatting with Maulana Mohammad Din, Sadr, Sadr Anjuman Ahmadiyya.

Digitized by Khilafat Library Rabwah

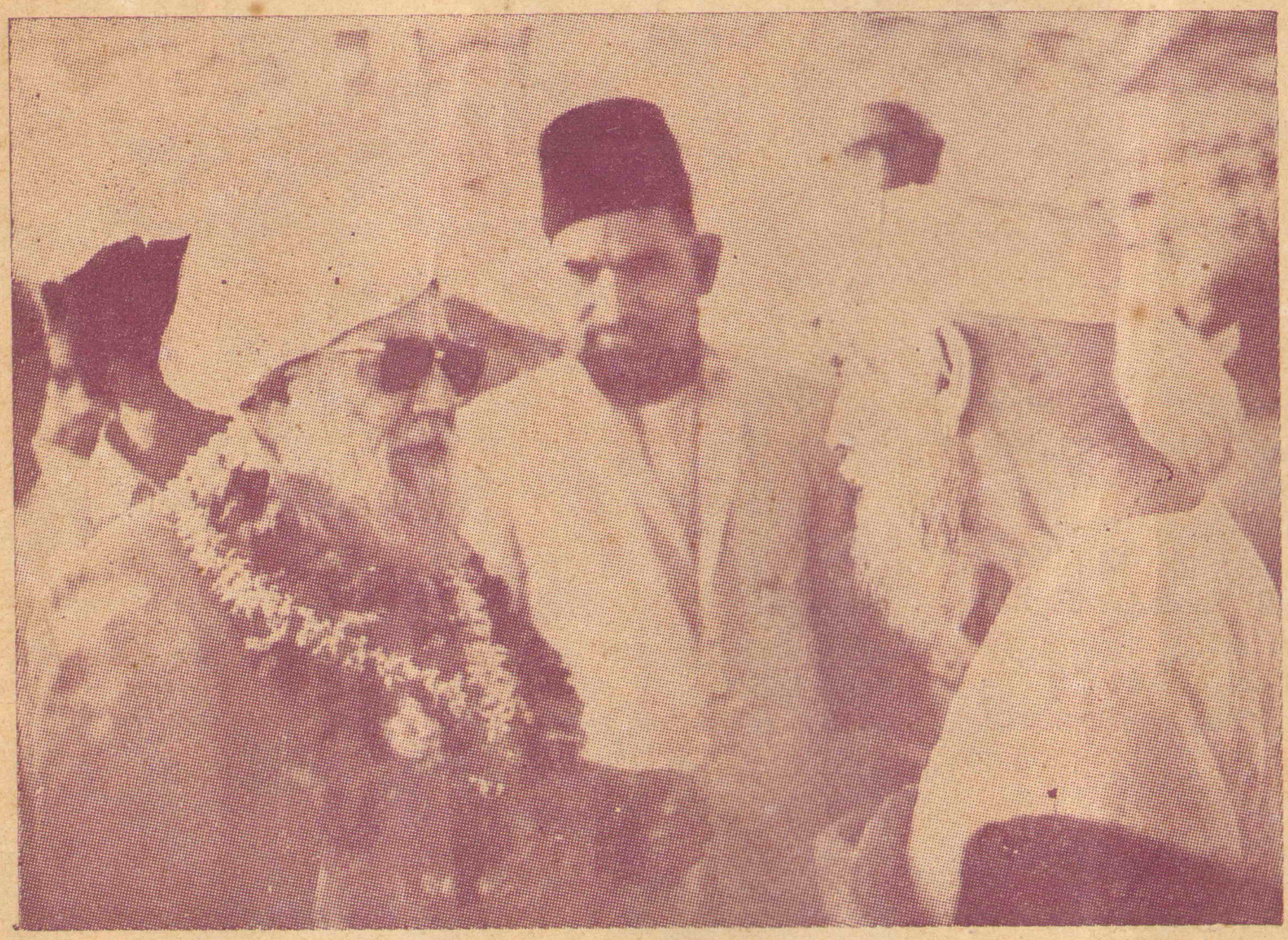

سفر یورپ سے واپسی پر موٹر سے اترتے ہی حضور مکرم و محترم مولانا محمد دین صاحب صدر - صدر انجمن احمدیہ سے گفتگو فرما رہے ہیں

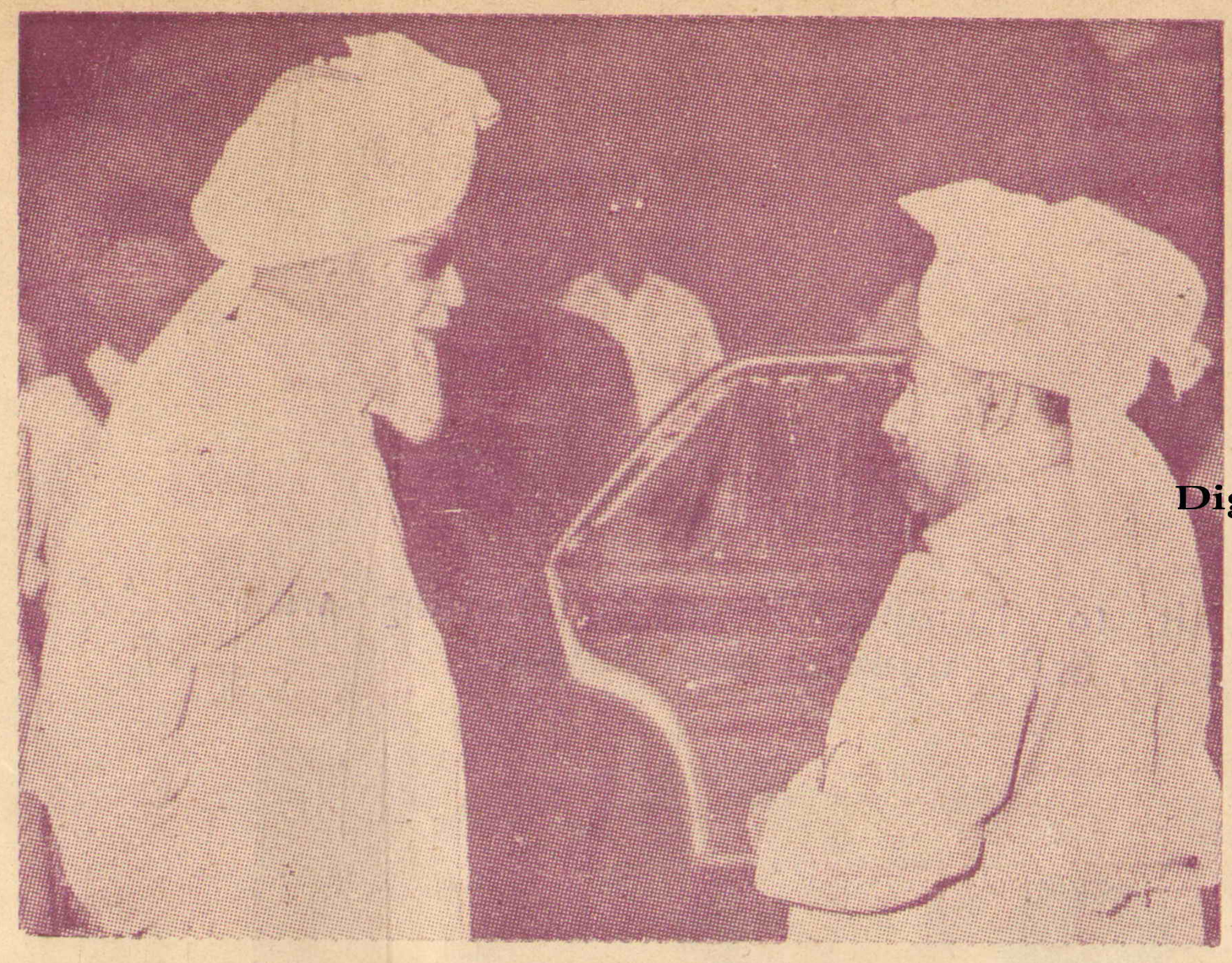

Hazrat Khalifatul Masih II giving some instructions to the Editor, Tahrik-i-Jadid.

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ ایڈیٹر تحریک جدید کو بعض ضروری ہدایات ارشاد فرما رہے ہیں

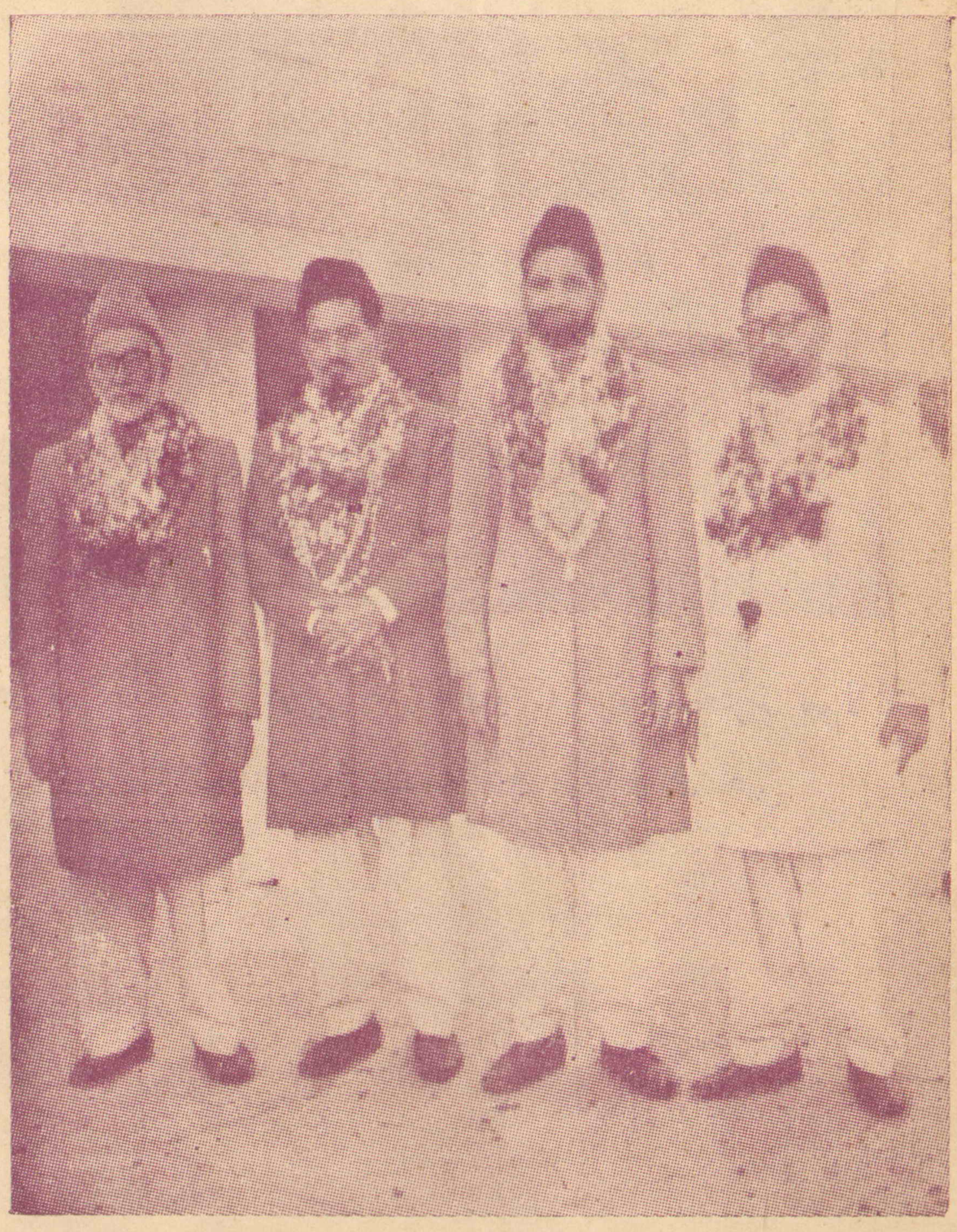

From right to left. Maulana Mohammad Shafi Sahib Ashraf, Raja Naseer Ahmad Sahib, Maulana Imam-ud-Din Sahib and Maulana Mohammad Saeed Sahib Ansari. These Missionaries have recently gone to Indonesia for propagation of Islam.

(دائیں سے بائیں) مکرم مولانا محمد شفیع صاحب اشرف، مکرم راجہ نصیر احمد صاحب، مکرم مولانا امام الدین صاحب، مکرم مولانا محمد سعید صاحب انصاری یہ چاروں مبلغین اس وقت انڈونیشیا میں مصروف عمل ہیں اللہ تعالیٰ انکی کوششوں میں برکت ڈالے اور انہیں ہر قدم پر کامیابی سے نوازے آمین

Maulana Abul Ata recently visited the United Kingdom for two months. The group photograph was taken on the eve of his departure from Rabwah.

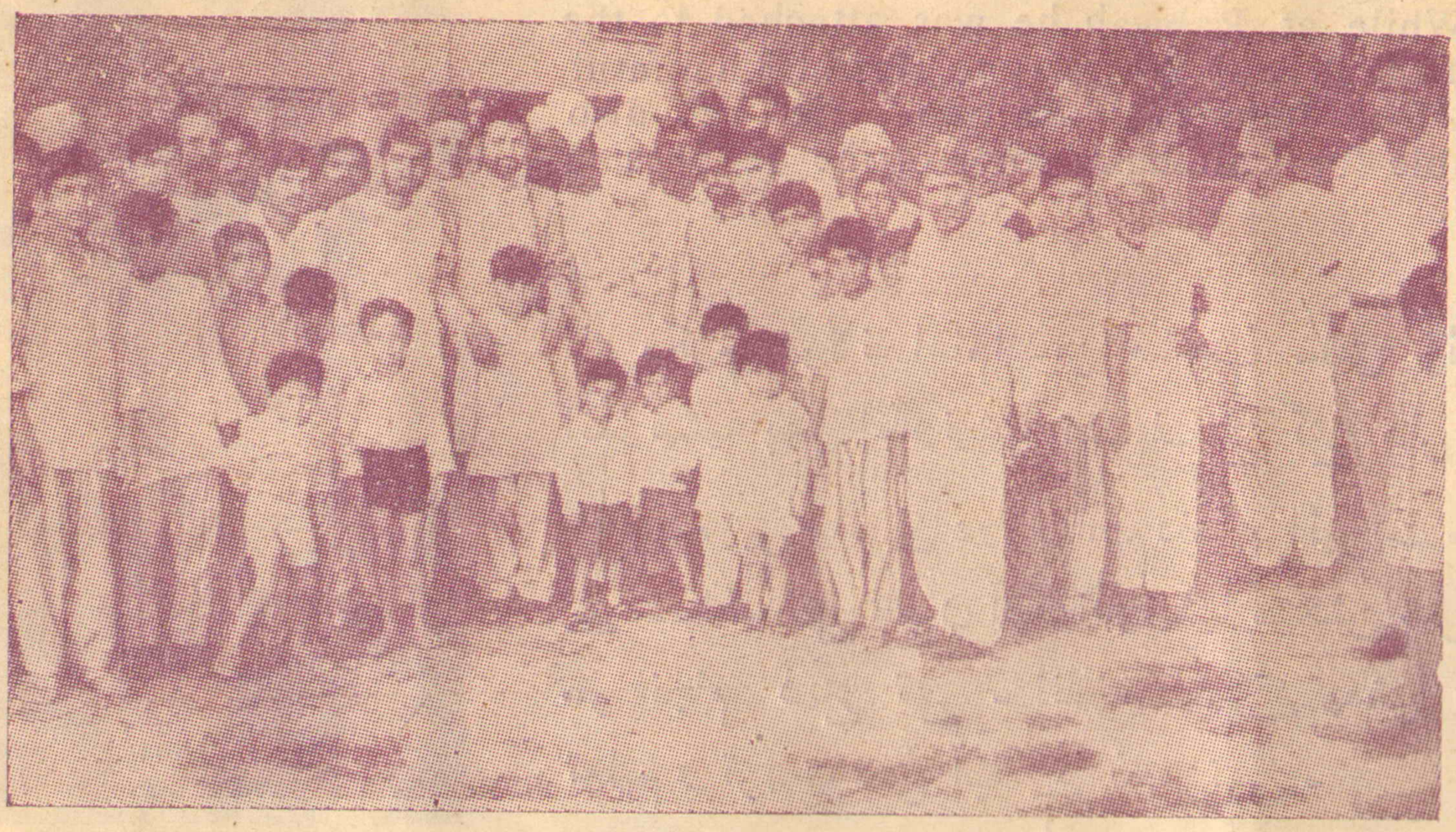

مکرم و محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے حال ہی میں دو ماہ کا عرصہ انگلستان میں قیام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیا ۔ اس قیام کے دوران آپ نے بعض جماعتی امور بھی سر انجام دیئے ۔ یہ تصویر

آپکی ربوہ سے روانگی کے وقت لی گئی تھی

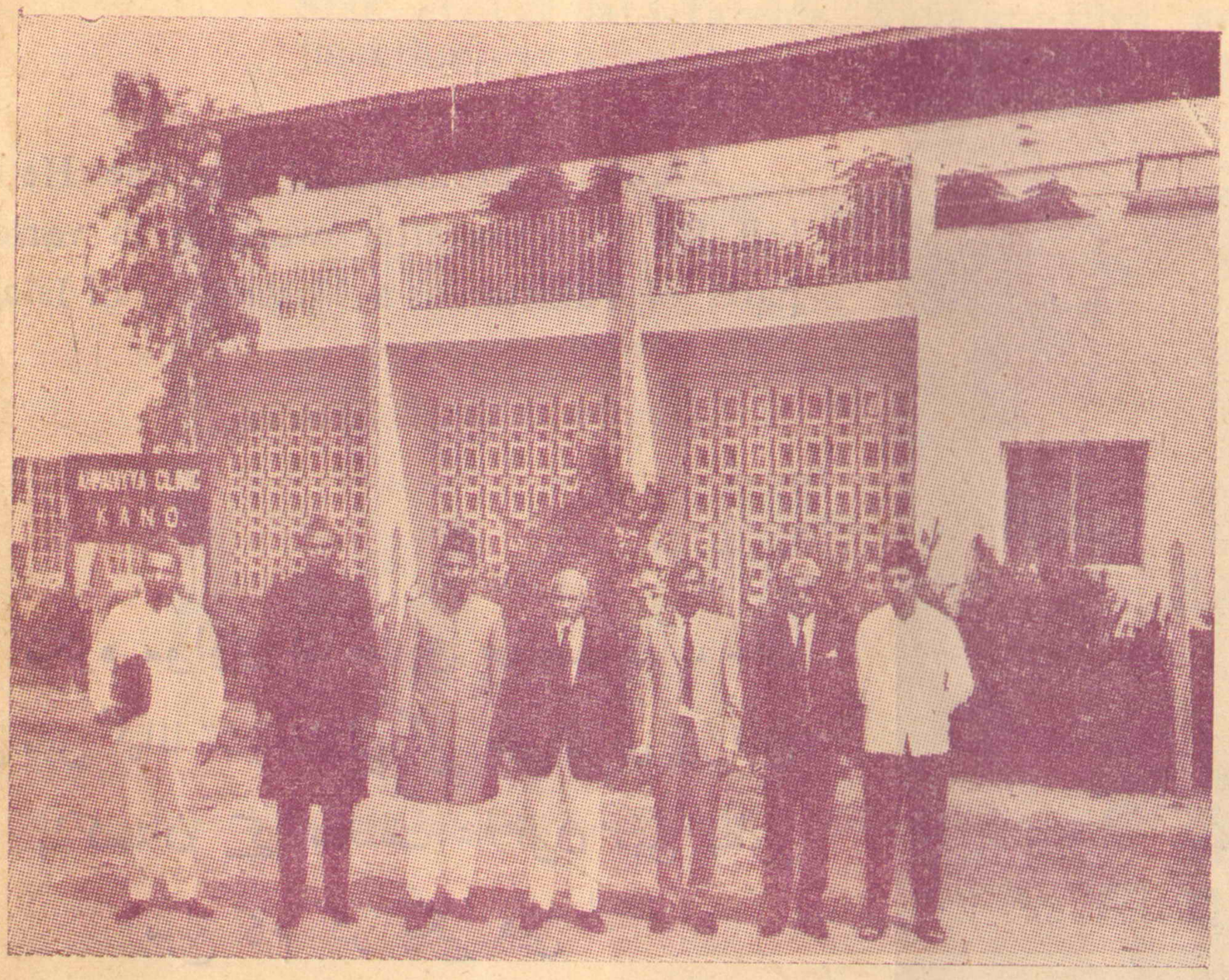


Ahmadiyya Hospital at Kano in Nigeria. Dr. Ziaud Din is the Chief Medical Officer at this hospital. He is third from the right. Very much loved and trusted Dr. Ziaud Din has been serving Nigeria since 1961.

دائیں سے تیسرے مکرم ڈاکٹر ضیاءالدین صاحب نے انتھک محنت اور پر خلوص کوشش

سے اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتے ہوئے کانو میں ایک شاندار ہسپتال تیار کر دیا ہے ۔

Maulana Imam-ud-Din, Ex Raisut Tabligh, Indonesia, again left for Indonesia on 13th October 1973. While at Rabwah he was attached to the office of the Private Secretary to Hazrat Khalifatul Masih, for Indonesian Section. He was also responsible for training of some of the Indonesian students.

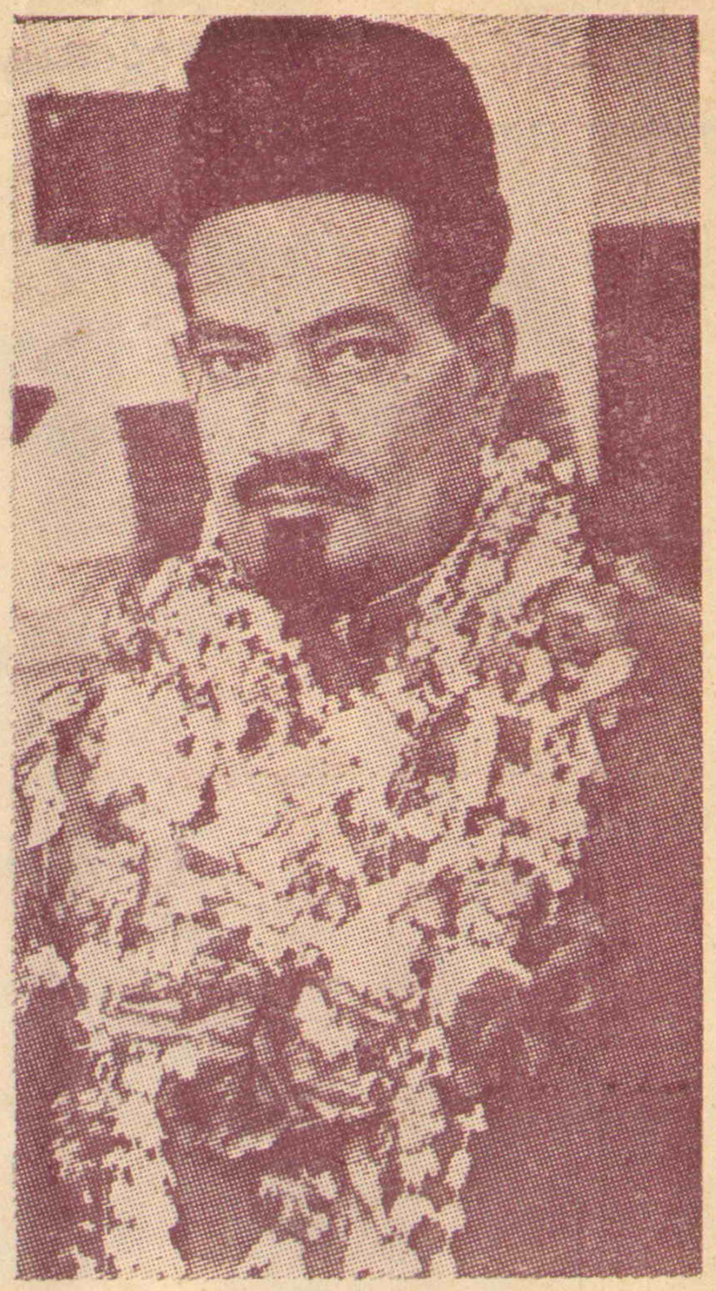

مکرم مولانا امام الدین صاحب سابق رئیس التبلغ
انڈونیشیا پھر انڈونیشیا تشریف لے گئے ھیں -

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ میں قیام کے دوران آپ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری سے منسلک تھے جہاں آپ انڈونیشیا سیکشن میں فرائض سر انجام دیتے تھے - انڈونیشیا کے بعض طلباء کی تعلیم و تربیت بھی آپ کے ذمہ تھی -

Maulana Mohammad Siddique. He has left for Guiyana after working in various parts of Pakistan as a Missionary of Islam.

مکرم مولوی محمد صدیق صاحب - آپ حال ھی میں گیانا تشریف لے گئے ھیں - اس سے قبل آپ پاکستان کے مختلف علاقوں میں بطور مبلغ کام کر چکے ھیں

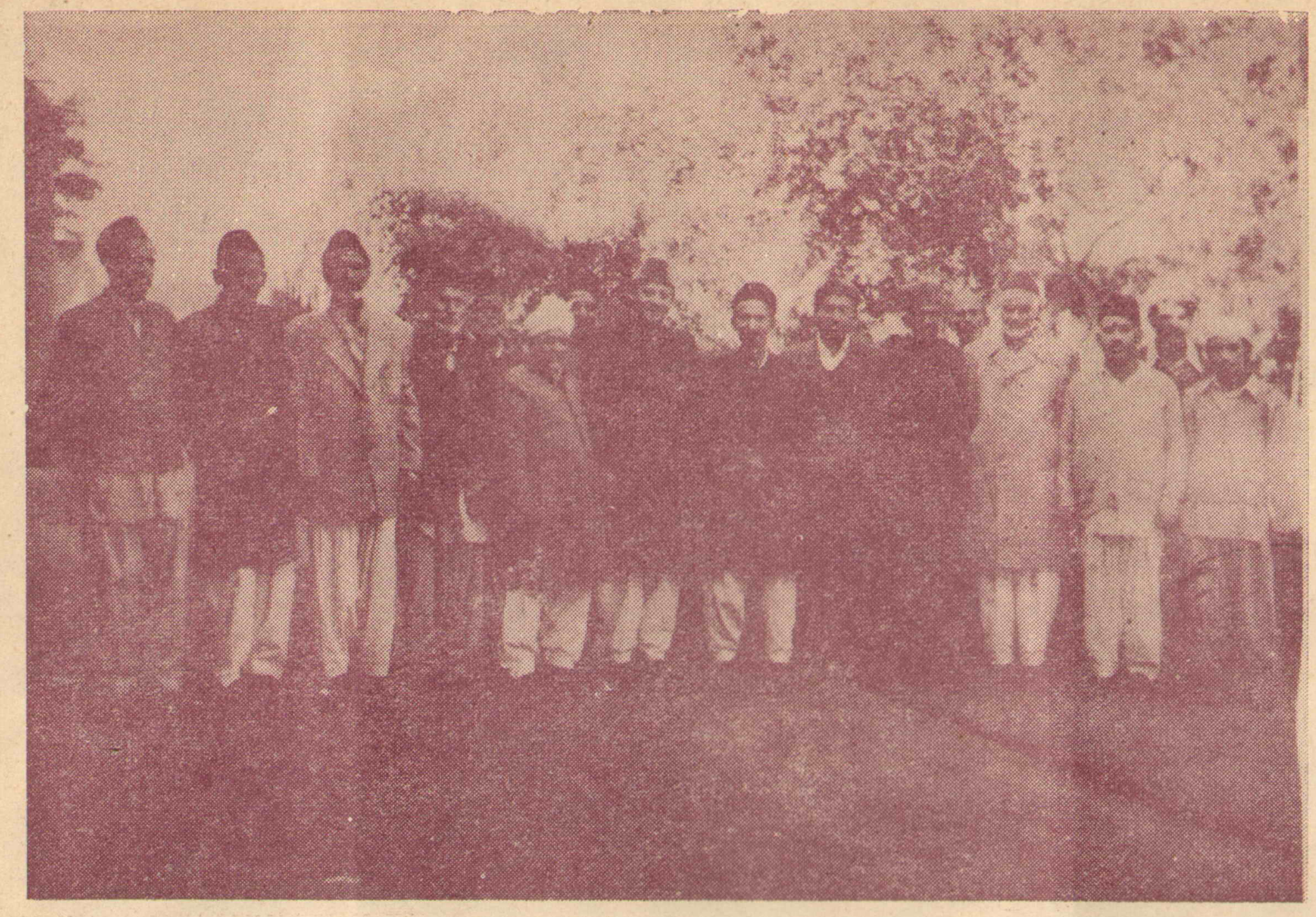

وکالت تبشیر ، وکالت علیاء اور ماھنامہ تحریک جدید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کا سٹاف مکرم و محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب

وکیل اعلی / وکیل التبشیر کے ھمراہ

Staff of Vakalat-i-Tabshir, Vakalat-i-Ulya and Tahrik-i-Jadid (monthly) with Sahibzada Mirza Mubarak Ahmad, Vakil-i-Aala and Vakil-ut-Tabshir.

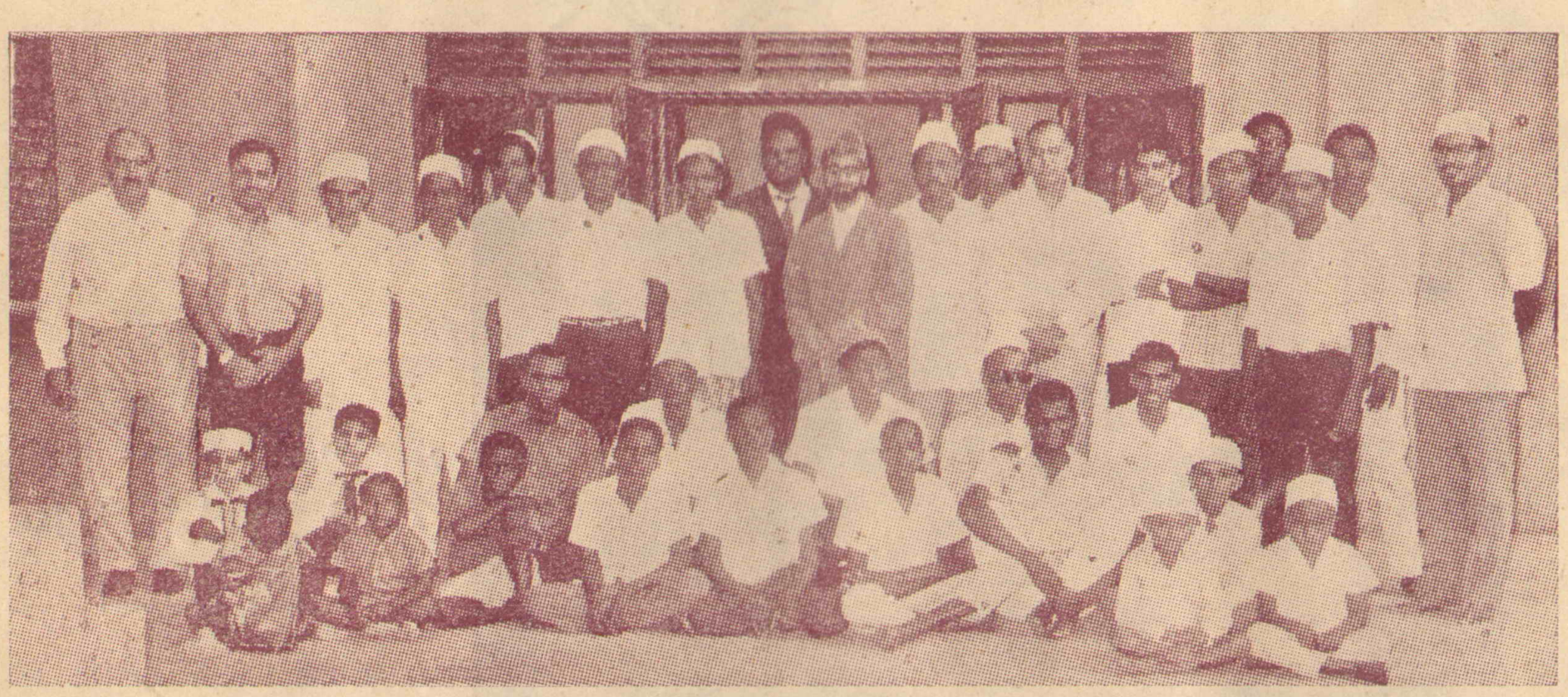

ھمارے مبلغ مکرم شمشیر صاحب سوکیہ کینیا میں احباب

جماعت کے ساتھ

Mr. Ahmad Shamsher Sookia, with members of the Jamaat in Kenya.

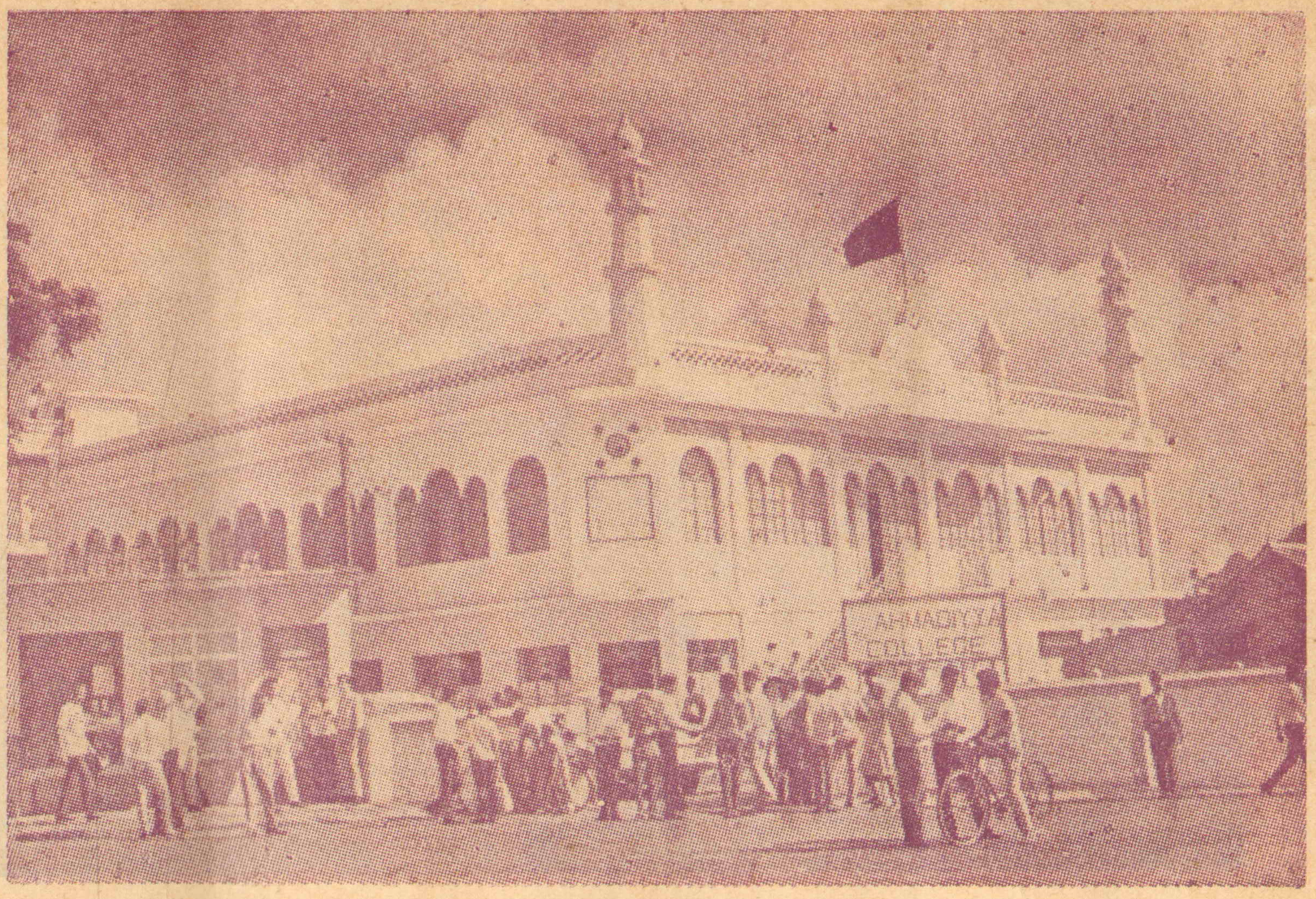


احمدیہ کالج ماریشش

Ahmdiyya College Rose Hill Mauritius.

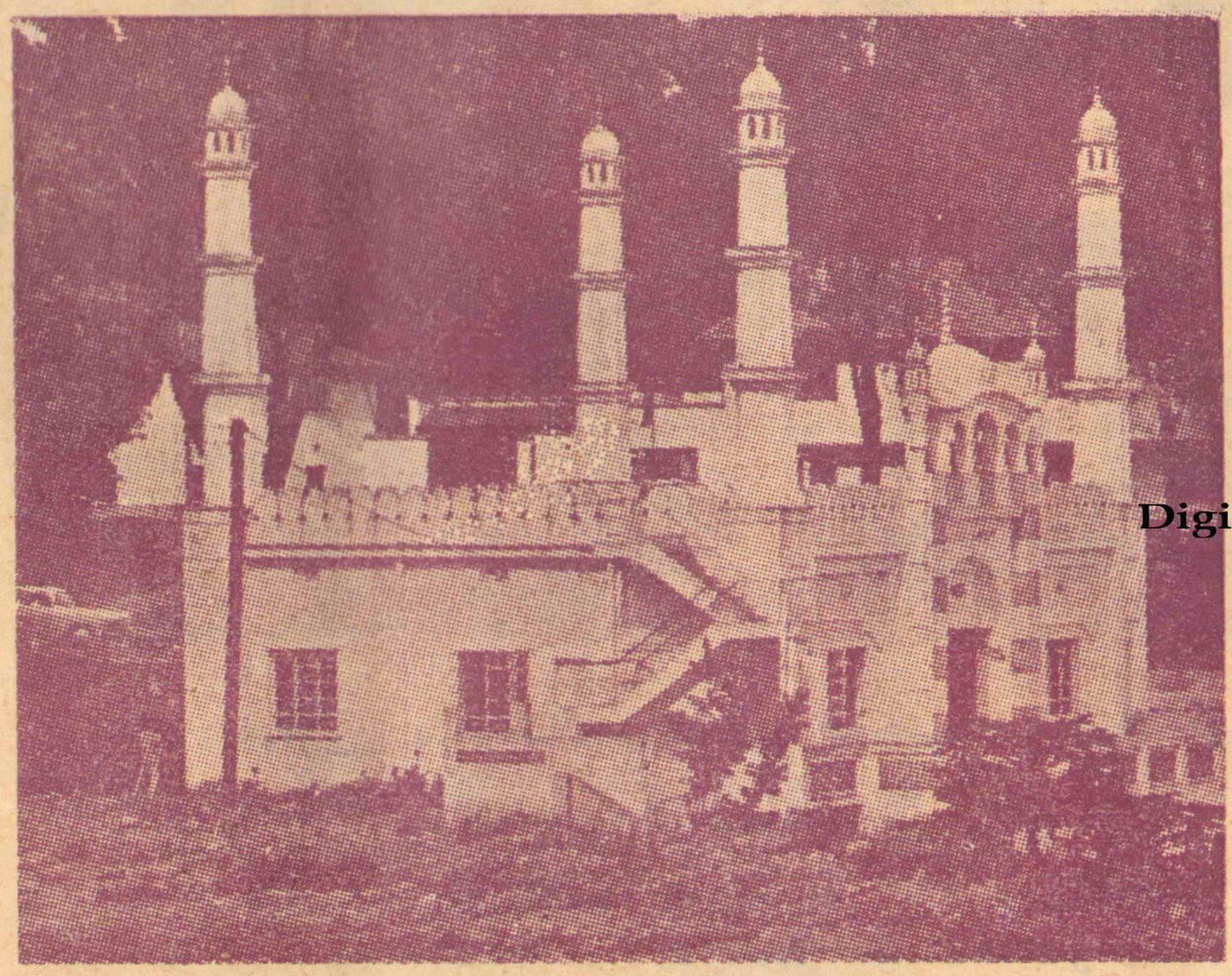

یوگنڈا میں کمپالہ کے مقام پر
بشیر ھائی سکول کے احاطہ
میں احمدیہ مسجد

Ahmadiyy Mosque near to
Bashir High School,
Kampala, Uganda.

Digitized by Khilafat Library Rabwah